

PDFBOOKSFREE.PK

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ



وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ

اصحاب بدر

• Khaybar

• Medine

• Badr

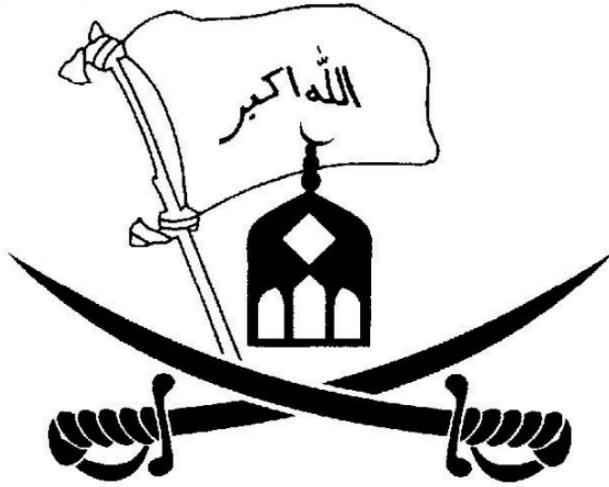
Makkah



مکتبہ اسلامیہ

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصوری



اصحابِ بَدْر

تالیف

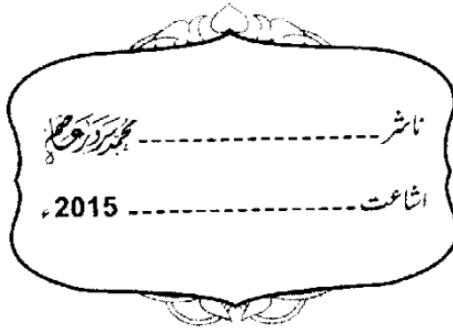
قاضی محمد سلیمان سلمان منضوی پوری



اصحابِ بدر

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

ہادیہ علیہ السلام سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

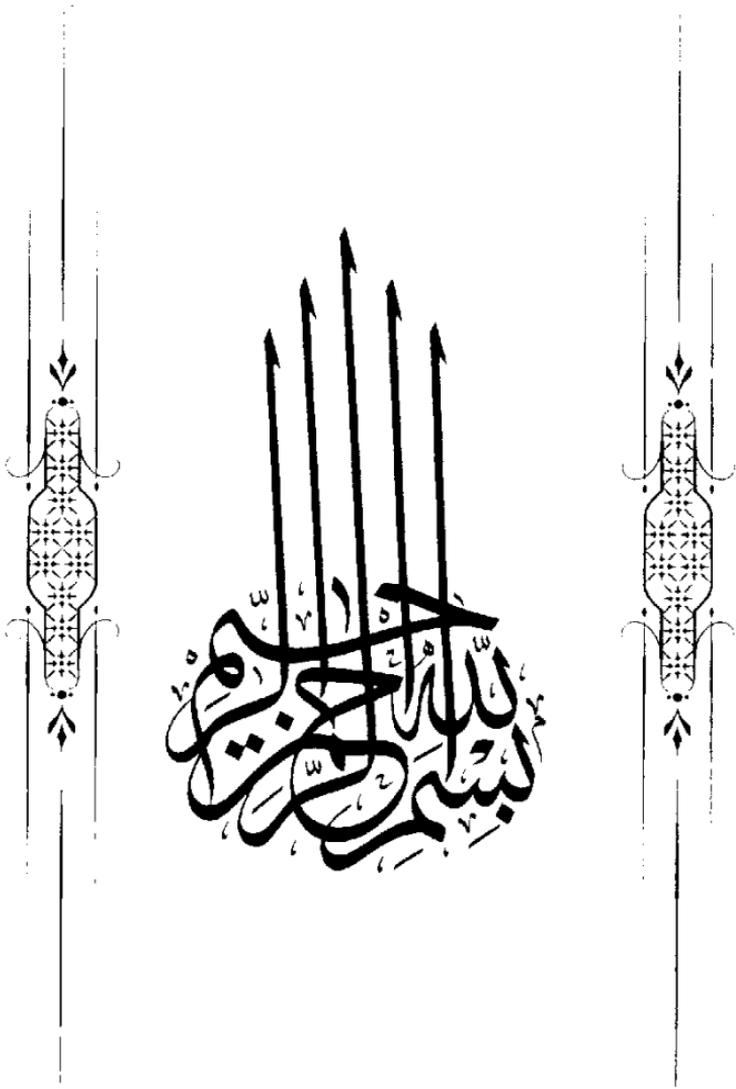
بیسمنٹ سٹ پینک بالمقابل شیل پیٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

☎ 0300-8661763

📌 /maktabaislamia1

🌐 www.maktabaislamiapk.com

✉ maktabaislamiapk@gmail.com



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَقْدُ
نَصْرِكُمُ اللَّهُ بِبِكِ
وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
فَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

”اور البتہ تحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری اس وقت مدد کی جب تم کمزور تھے، پس تم اللہ سے ڈرو تا کہ تم شکر گزار بن سکو۔“

فہرست مضامین

23	عرض ناشر
25	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
33	دیباچہ
34	غزوہ بدر
37	مجلس شوریٰ
39	میدان جنگ
39	نبی کریم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا عریش
40	ملاحظہ میدان جنگ
40	جنگ کے لیے صف بندی
41	عریش اور دعا
43	قتل ابو جہل لعنہ اللہ
44	جذبات جان نثاری و جوش صداقت وین
45	قیدیوں سے حسن سلوک
46	مشرکین کی مردہ لاشوں سے سلوک
47	اسیران بدر اور فدیہ
48	فدیہ و غنیمت کے لینے میں اشتباہ
49	فضیلت اہل بدر
50	فہرست اسمائے مبارک شہدائے غزوہ بدر <small>رحمۃ اللہ علیہم</small>
50	مجمع بن صالح <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>

اصحاب بدر

50	نعیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲
50	عمیر بن ابی وقاص (مالک) بن اہیب بن عبد مناف <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳
50	عائل بن بکیر بن عبد یلیل <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴
51	عمیر بن عمرو بن نضله <small>رضی اللہ عنہ</small>	۵
51	عوف یا عوذ بن عنفراء <small>رضی اللہ عنہ</small>	۶
51	معوذ بن عنفراء <small>رضی اللہ عنہ</small>	۷
51	حارث یا حارثہ بن سراقہ بن حارث انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸
51	یزید بن حارث یا حرث بن قیس بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small>	۹
51	رافع بن معلی بن لوذان <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰
51	عمیر بن حمام بن جموح بن یزید بن حرام (انصاری اسلمی) <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱
52	عمار بن زیاد بن سلن بن رافع (انصاری الاشہلی) <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۲
52	سعد بن خیشمہ الانصاری الاوسی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳
52	مبشر بن عبد المذر <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴
54	♦ مہاجرین <small>رضی اللہ عنہم</small>	
54	سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	۱
55	نبی کریم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا مختصر نسب نامہ	
56	ابو بکر صدیق <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲
61	امیر المؤمنین عمر فاروق <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳
61	ولادت	
61	قومی عہدہ	
61	حلیہ	
61	اسلام	

62	فاروق کا خطاب ملنا
63	ہجرت مدینہ
63	فضائل
66	خلافت
68	مدتِ خلافت
68	شہادت
68	علمِ عمر <small>رضی اللہ عنہ</small>
69	سیدنا فاروق <small>رضی اللہ عنہ</small> اور مرتضیٰ <small>رضی اللہ عنہ</small> کے تعلقات
75	ان صحابہ کے نام جنہوں نے سیدنا عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے حدیث روایت کی
76	ان تابعین کے نام جنہوں نے سیدنا عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے حدیث روایت کی
76	اوّلیات عمر <small>رضی اللہ عنہ</small>
77	قرض
78	حکومت پر عام رائے
78	اسمِ عمر کی اہل بیت میں قبولیت
78	مشاہدہ و غزوات
79	امیر المؤمنین عثمان ذوالنورین <small>رضی اللہ عنہ</small>
80	امیر المؤمنین علی مرتضیٰ <small>رضی اللہ عنہ</small>
82	حلیہ مبارک
84	ارقم بن ابوالارقم <small>رضی اللہ عنہ</small>
84	ایاس بن الکبیر <small>رضی اللہ عنہ</small>
85	بلال حبشی <small>رضی اللہ عنہ</small>
85	حاطب بن ابی بلتعہ <small>رضی اللہ عنہ</small>

- | | | |
|----|---|----|
| 86 | حمزہ بن عبدالمطلب ﷺ | ۱۰ |
| 86 | حمیس بن حدافہ ﷺ | ۱۱ |
| 87 | ربیعہ بن اشم بن سخیرہ الاسدی ﷺ | ۱۲ |
| 87 | زاہر بن حرام الاشجعی ﷺ | ۱۳ |
| 88 | زبیر بن العوام ﷺ | ۱۴ |
| 89 | زید بن خطاب القرشی العدوی ﷺ | ۱۵ |
| 89 | زیاد بن کعب بن عمرو ﷺ | ۱۶ |
| 89 | سالم بن معقل ﷺ | ۱۷ |
| 90 | سائب بن مظعون القرشی المخی ﷺ | ۱۸ |
| 90 | سائب بن عثمان بن مظعون القرشی المخی ﷺ | ۱۹ |
| 91 | سبرہ بن فاتک الاسدی ﷺ | ۲۰ |
| 91 | سعد بن ابی وقاص قرشی الزہری ﷺ | ۲۱ |
| 92 | سعد بن خولی ﷺ | ۲۲ |
| 92 | سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی العدوی ﷺ | ۲۳ |
| 93 | سلیط بن عمرو القرشی العامری ﷺ | ۲۴ |
| 93 | سوید بن محشی الطائی ﷺ | ۲۵ |
| 93 | سویط بن سعد القرشی العبدری ﷺ | ۲۶ |
| 94 | سہل بن بیضاء القرشی الفہری ﷺ | ۲۷ |
| 94 | شجاع بن ابی وہب الاسدی ﷺ | ۲۸ |
| 95 | شقران حبشی ﷺ | ۲۹ |
| 95 | شہاس بن عثمان بن شریذ القرشی المخزومی ﷺ | ۳۰ |
| 96 | صفوان بن بیضاء القرشی الفہری ﷺ | ۳۱ |

اصحاب بدر

96	صہیب بن سنان الرومی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۲
97	طفیل بن حارث القرشی <small>المطہمی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۳
98	طلحہ بن عبید اللہ القرشی <small>التمیمی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۴
99	طلیب بن عمیر بن وہب القرشی <small>العبدری</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۵
99	عاقل بن کبیر <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۶
100	عامر بن حارث <small>القہری</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۷
100	عامر بن ربیعہ <small>القرنی العدوی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۸
100	عامر بن عبد اللہ بن جراح <small>القرشی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳۹
101	عامر بن فہیرہ <small>ازدی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۰
102	عبد اللہ بن جحش بن رباب <small>الاسدی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۱
103	عبد اللہ بن سراقہ <small>القرشی العدوی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۲
103	عبد اللہ بن سعید <small>القرشی الاموی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۳
103	عبد اللہ بن سہیل بن عمرو <small>القرشی العامری</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۴
104	عبد اللہ بن عبد الاسد بن بلال <small>القرشی المخزومی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۵
105	عبد اللہ بن محرمہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۶
105	عبد اللہ بن مسعود <small>الہذلی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۷
107	عبد اللہ بن مظعون <small>قرشی الحنفی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۸
108	عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف <small>قرشی المطہمی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴۹
108	عبد الرحمن بن عوف <small>القرشی الزہری</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۵۰
111	عبد یاسیل بن ناشب <small>اللیثی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۵۱
111	عمرو بن الحارث بن زہیر <small>القرشی القہری</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۵۲
111	عمرو بن سراقہ <small>القرشی العدوی</small> <small>رضی اللہ عنہ</small>	۵۳

- 112 ۵۴ عمرو بن ابی عمرو بن شداد القرشی القہری رضی اللہ عنہ
- 112 ۵۵ عمرو بن ابی سرح ربیعہ القرشی القہری رضی اللہ عنہ
- 112 ۵۶ عثمان بن مظعون القرشی الحنفی رضی اللہ عنہ
- 113 ۵۷ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
- 116 ۵۸ عمیر بن ابی وقاص القرشی الزہری رضی اللہ عنہ
- 116 ۵۹ عمیر بن عوف مولیٰ سہیل بن عمرو العامری رضی اللہ عنہ
- 116 ۶۰ عقبہ بن وہب رضی اللہ عنہ
- 116 ۶۱ عوف بن اثابہ قرشی المطلبی رضی اللہ عنہ
- 117 ۶۲ عیاض بن زبیر بن ابوشداد القرشی القہری رضی اللہ عنہ
- 117 ۶۳ قدامہ بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ
- 119 ۶۴ کثیر بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ
- 119 ۶۵ کنازہ بن حصین ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ
- 120 ۶۶ مالک بن امیہ بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ
- 120 ۶۷ مالک بن ابو خولی الجعفی رضی اللہ عنہ
- 120 ۶۸ مالک بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ
- 120 ۶۹ مالک بن عمیلہ بن السباق رضی اللہ عنہ
- 120 ۷۰ محرز بن نضله الاسدی رضی اللہ عنہ
- 121 ۷۱ مدلاج بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ
- 121 ۷۲ مرثد بن ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ
- 123 ۷۳ مسعود بن الربیع القاری رضی اللہ عنہ
- 123 ۷۴ سیدنا مصعب بن عمیر القرشی العبدری رضی اللہ عنہ
- 124 ۷۵ معتب بن حمراء الخزاعی السلولی رضی اللہ عنہ

صحابہ بدر

125	معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ القرظی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۷۱
125	مجعج بن صالح المہاجر <small>رضی اللہ عنہ</small>	۷۷
125	واقد بن عبد اللہ تمیمی الیربوعی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۷۸
126	وہب بن محسن الاسدی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۷۹
126	وہب بن ابی سرح القرظی الفہمری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۰
126	وہب بن سعد بن ابی سرح القرظی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۱
127	ہلال بن ابی خوئی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۲
127	یزید بن رقیش <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۳
127	ابو حذیفہ بن عقبہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۴
128	ابوسبرہ قرظی العامری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۵
128	ابو کبشہ مولیٰ رسول اللہ <small>ﷺ</small>	۸۶
128	ابو واقد اللیثی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸۷
♦ الانصار <small>رضی اللہ عنہم</small>		
129	ابی بن ثابت الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱
129	ابی بن کعب <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲
130	اسعد بن یزید بن فاکہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۳
130	اسید بن خضیر بن سماک <small>رضی اللہ عنہ</small>	۴
131	اسیرہ بن عمرو الانصاری التجاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۵
131	انس بن مالک بن نضر <small>رضی اللہ عنہ</small>	۶
132	انس بن معاذ بن انس بن قیس <small>رضی اللہ عنہ</small>	۷
132	انس بن قنادہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۸
132	انسہ مولیٰ رسول اللہ <small>ﷺ</small>	۹

133 ۱۰ اوس بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

133 ۱۱ اوس بن خوئی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

133 ۱۲ اوس بن صامت الانصاری رضی اللہ عنہ

134 ۱۳ ایاس بن ودقہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

134 ۱۴ بشر بن براء بن معرور الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

134 ۱۵ بشیر بن سعد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

135 ۱۶ ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ

135 ۱۷ ثابت بن جذع (ثعلبہ) رضی اللہ عنہ

135 ۱۸ ثابت بن خالد بن عمرو بن نعمان بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

136 ۱۹ ثابت بن عامر بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

136 ۲۰ ثابت بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

136 ۲۱ ثابت بن عمرو بن زید بن عدی رضی اللہ عنہ

136 ۲۲ ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

136 ۲۳ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ

137 ۲۴ ثعلبہ بن عمرو بن عامرہ رضی اللہ عنہ

137 ۲۵ ثعلبہ بن عنتمہ بن عدی رضی اللہ عنہ

138 ۲۶ جابر بن عبداللہ بن رباب رضی اللہ عنہ

138 ۲۷ جابر بن عتیک الانصاری المعاوی الاوسی رضی اللہ عنہ

138 ۲۸ حارث بن سراقہ رضی اللہ عنہ

139 ۲۹ حمیب بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ

140 ۳۰ خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ

140 ۳۱ ریح بن ایاس رضی اللہ عنہ

صحابہ بدر

- 140 رفاعہ بن حارث بن رفاعہ رضی اللہ عنہ (۳۲)
- 140 رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ (۳۳)
- 141 ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمزید الانصاری رضی اللہ عنہ (۳۴)
- 142 رفاعہ بن عمرو بن زید الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ (۳۵)
- 142 رفاعہ بن عمرو الجعفی رضی اللہ عنہ (۳۶)
- 142 زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی العجلانی رضی اللہ عنہ (۳۷)
- 142 زید بن دشنہ الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ (۳۸)
- 142 زید بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ (۳۹)
- 143 زید بن عاصم المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ (۴۰)
- 143 زید بن المرین الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ (۴۱)
- 144 زید بن ودیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ (۴۲)
- 144 زیاد بن لبید بن ثعلبہ انصاری البیاضی رضی اللہ عنہ (۴۳)
- 144 سالم بن عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ (۴۴)
- 144 سمیع بن قیس بن عیشہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ (۴۵)
- 145 سراقہ بن عمرو بن عطیہ الانصاری رضی اللہ عنہ (۴۶)
- 145 سفیان بن بشر بن زید بن حارث الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ (۴۷)
- 145 سراقہ بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ (۴۸)
- 145 سعد بن خولی الانصاری رضی اللہ عنہ (۴۹)
- 146 سعد بن خیشمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ (۵۰)
- 146 سعد بن ربیع الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ (۵۱)
- 147 سعد بن زید زرقی الانصاری رضی اللہ عنہ (۵۲)
- 147 سعد بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ (۵۳)

- | | | |
|-----|--|----|
| 147 | سعد بن عبید الانصاری الاوسی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۵۳ |
| 148 | سعد مولیٰ عتبہ بن غزو ان <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۵۵ |
| 148 | سعد بن عثمان بن خلدہ الانصاری الزرقی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۵۶ |
| 148 | سید الاوس سیدنا سعد بن معاذ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۵۷ |
| 150 | سعید بن سہیل الانصاری الاشہلی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۵۸ |
| 150 | سفیان بن بشر <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۵۹ |
| 150 | سلمہ بن اسلم الانصاری الحارثی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۰ |
| 150 | سلمہ بن ثابت بن وقش الانصاری الاشہلی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۱ |
| 151 | سلمہ بن حاطب انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۲ |
| 151 | سلمہ بن سلامہ بن وقش <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۳ |
| 151 | سلیط بن قیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۴ |
| 151 | سلیم بن حارث الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۵ |
| 152 | سلیم بن قیس بن قہد الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۶ |
| 152 | سلیم بن عمرو الانصاری السلمی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۷ |
| 152 | سلیم بن ملحان الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۸ |
| 152 | سہاک بن خرشہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۶۹ |
| 153 | سہاک بن سعد الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۷۰ |
| 153 | سنان بن ابی سنان <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۷۱ |
| 153 | سنان بن صفی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۷۲ |
| 153 | سہل بن حنیف الانصاری الاوسی <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۷۳ |
| 154 | سہل بن عتیک الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۷۴ |
| 154 | سہل بن قیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۷۵ |

اصحاب بدر

- ٤٦ سہیل بن عمرو بن ابی عمرو الانصاری 155
- ٤٧ سہیل بن رافع الانصاری 155
- ٤٨ سواد بن غزویہ الانصاری 155
- ٤٩ سواد بن یزید الانصاری السلمی 155
- ٨٠ ضحاک بن حارثہ الانصاری السلمی 156
- ٨١ ضحاک بن عبد عمرو الانصاری 156
- ٨٢ ضمیرہ بن عمرو الانصاری 156
- ٨٣ طفیل بن مالک الانصاری السلمی 156
- ٨٤ عاصم بن العکبر الانصاری 157
- ٨٥ عاصم بن ثابت الانصاری الاوی 157
- ٨٦ عاصم بن قیس بن ثابت 158
- ٨٧ عامر بن أمیہ 158
- ٨٨ عامر بن ثابت انصاری 158
- ٨٩ عامر بن سلمہ بن عامر البلوی 159
- ٩٠ عامر بن عبد عمرو الانصاری 159
- ٩١ عامر بن مخلص بن الحارث الانصاری 159
- ٩٢ عائذ بن ماعص الانصاری 159
- ٩٣ عبد اللہ بن ثعلبہ البلوی الانصاری 160
- ٩٤ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان الانصاری 160
- ٩٥ عبد اللہ بن الجعد 160
- ٩٦ عبد اللہ بن حمیر الاشجعی 160
- ٩٧ عبد اللہ بن ربیع بن قیس الانصاری الخزرجی 160

اصحاب بدر

161	عبداللہ بن رواحہ الانصاری الخزرجی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۹۸
163	عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری الحارثی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۹۹
163	عبداللہ بن سعد بن خیشمہ الانصاری الاوسی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۰
164	عبداللہ بن سلمہ العجلائی البلوی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۱
164	عبداللہ بن سہل الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۲
164	عبدالرحمن بن سہل الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۳
165	عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک البلوی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۴
165	عبداللہ بن عامر البلوی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۵
165	عبداللہ بن عبدمناف الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۶
165	عبداللہ بن عہس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۷
166	عبداللہ بن عمیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۸
166	عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول الانصاری الخزرجی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۹
167	عبداللہ بن عرفطہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۰
167	عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۱
168	عبداللہ بن عمیر بن عدی الانصاری الخزرجی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۲
168	عبداللہ بن قیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۳
168	عبداللہ بن قیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۴
169	عبداللہ بن کعب الانصاری المازنی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۵
169	عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۶
169	عبدالرحمن بن جبر الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۷
170	عبدالرحمن بن عبداللہ البلوی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۸
170	عبدالرحمن بن کعب المازنی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۱۹

صحابہ بدر

170	عبد ربیع بن حق الانصاری الساعدی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۰
170	عباد بن بشر بن وقش الانصاری الأشہلی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۱
172	عبادہ بن خشخاش بن عمرو الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۲
172	عباد بن عبید بن الیثم <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۳
172	عباد بن قیس <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۴
173	عباد بن قیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۵
173	عبادہ بن الصامت الانصاری السالمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۶
173	عبادہ بن قیس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۷
173	عبید بن ابو عبید الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۸
174	عبید بن اوس الانصاری الحضرمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۹
174	عبید بن تیمان الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۰
174	عبید بن زید الانصاری الزرقی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۱
174	عبس بن عامر الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۲
175	عتبہ بن ربیعہ البہرانی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۳
175	عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۴
175	عتبہ بن غزوان بن جابر المازنی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۵
176	عتبان بن مالک الانصاری السالمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۶
176	عدی بن الزغباء الجعفی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۷
176	عصمہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۸
177	عصمہ بن الحصین الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۹
177	عصیمہ الاسدی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۶۰
177	عصیمہ الاعمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۶۱

177	عطيہ بن نویرہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۲
178	عقبہ عامر بن نابی الانصاری الخزرجی السلمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۳
178	عقبہ بن ربیعہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۴
178	عقبہ بن عثمان بن خلدہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۵
178	عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابو مسعود الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۶
179	عقبہ بن وہب بن کلدہ الغطفانی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۷
179	علیفہ بن عدی بن عمرو الانصاری البیاضی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۸
179	عمرو بن ایاس بن زید اسمیٰ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۳۹
180	عمرو بن ثعلبہ بن وہب الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۰
180	عمرو بن الجموح الانصاری السلمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۱
180	عمرو بن عنتمہ بن عدی الانصاری الخزرجی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۲
181	عمرو بن عوف الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۳
181	عمرو بن غزیہ بن عمرو الانصاری المازنی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۴
181	عمرو بن قیس بن زید الانصاری التجاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۵
181	عمرو بن معاذ بن النعمان الانصاری الاشہلی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۶
181	عمارہ بن حزم الانصاری الخزرجی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۷
182	عمرو بن معید <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۸
182	عمیر بن عامر بن مالک الانصاری المازنی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۴۹
182	عمیر بن حارث بن ثعلبہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۰
182	عمیر بن حرام بن عمرو بن الجموح الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۱
183	عمیر بن الحمام بن الجموح الانصاری السلمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۲
183	عمیر بن معبد بن ازعر الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۵۳

اصحاب بدر

- 184 عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۶۳)
- 184 عمار بن زیاد بن سکن الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۶۵)
- 184 عمتہ السلمی الذکوانی رضی اللہ عنہ (۱۶۶)
- 184 عوف بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۶۷)
- 185 عویم بن ساعدہ بن عائش رضی اللہ عنہ (۱۶۸)
- 185 عویم بن اشقر بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۶۹)
- 185 غنام رضی اللہ عنہ (۱۷۰)
- 185 فردہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۷۱)
- 185 فاکہ بن بشیر الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ (۱۷۲)
- 186 قتادہ بن نعمان بن زید الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ (۱۷۳)
- 186 قطبہ بن عامر بن حدید الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ (۱۷۴)
- 187 قیس بن السکن الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ (۱۷۵)
- 187 قیس بن عمرو بن سہل الانصاری المدنی رضی اللہ عنہ (۱۷۶)
- 188 قیس بن محسن بن خالد بن مغلد الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ (۱۷۷)
- 188 قیس بن مغلد الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ (۱۷۸)
- 188 قیس بن ابی صحصعہ الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ (۱۷۹)
- 188 کعب بن جہاز الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۸۰)
- 189 کعب بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۸۱)
- 189 کعب بن عمرو بن عباد الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ (۱۸۲)
- 189 مالک بن تیمان رضی اللہ عنہ (۱۸۳)
- 190 مالک بن دشتم الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۸۴)
- 190 مالک بن رافع بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ (۱۸۵)

190	١٨٦	مالک بن ربیعہ الانصاری الساعدی
190	١٨٧	مالک بن قدامہ الانصاری الاوسی
191	١٨٨	مالک بن مسعود بن البدن الانصاری الساعدی
191	١٨٩	مالک بن نمیلہ مزنی الانصاری
191	١٩٠	مبشر بن عبدالمنذر الانصاری
191	١٩١	الحجذ ربن ذیاد البلوی الانصاری
192	١٩٢	محرز بن عامر بن مالک الانصاری
193	١٩٣	محمد بن مسلمہ الانصاری الحارثی
193	١٩٣	مراہ بن ربیعہ العمری الانصاری
193	١٩٥	مسعود بن اوس بن زید الانصاری
194	١٩٦	مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی
194	١٩٧	مسعود بن ربیع القاری
194	١٩٨	مسعود بن سعد
194	١٩٩	مسعود بن عبدسعد الانصاری
195	٢٠٠	امام العلماء معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی
197	٢٠١	معاذ بن عفراء الانصاری
198	٢٠٢	معاذ بن عمرو بن الجموح الانصاری السلمی
199	٢٠٣	معاذ بن ماعض الانصاری الزرقی
199	٢٠٤	معبد بن عباد الانصاری السالمی
199	٢٠٥	معبد بن قیس بن صخر الانصاری
199	٢٠٦	معبد بن وہب بن عبد القیس العبدي
200	٢٠٧	معتب بن بشیر بن ملیل الانصاری

صحابہ پر

- 200 معتب بن عبید بن ایاس البلوی الانصاری (۲۰۸)
- 200 معقل بن منذر بن سرح الانصاری (۲۰۹)
- 200 معمر بن حارث القرظی الحنفی (۲۱۰)
- 201 معن بن عدی بن جد بن عجلان بن صبیحہ البلوی الانصاری (۲۱۱)
- 201 معن بن یزید بن اخنس بن خباب السلمی (۲۱۲)
- 201 معوذ بن عفراء الانصاری (۲۱۳)
- 201 معوذ بن عفراء بن الجموع الانصاری (۲۱۴)
- 202 منیل بن وبریہ بن خالد بن عجلان الانصاری (۲۱۵)
- 202 منذر بن قدامہ الانصاری الاوسی (۲۱۶)
- 202 منذر بن عرفجہ الاوسی الانصاری (۲۱۷)
- 202 منذر بن محمد بن عقبہ الانصاری (۲۱۸)
- 202 نحات بن ثعلبہ بن خزیمہ البلوی (۲۱۹)
- 202 نصر بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب الانصاری الظفری (۲۲۰)
- 203 نعمان بن ابی خزیمہ الانصاری الاوسی (۲۲۱)
- 203 نعمان بن سنان الانصاری (۲۲۲)
- 203 نعمان بن عبد عمرو نجاری الانصاری (۲۲۳)
- 203 نعمان بن عصر بن الربیع البلوی الانصاری (۲۲۴)
- 203 نعمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری (۲۲۵)
- 204 نعمان بن قوقل (بن ثعلبہ) (۲۲۶)
- 204 نعمان بن مالک بن ثعلبہ الانصاری (۲۲۷)
- 204 نعمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری (۲۲۸)
- 206 نوفل بن ثعلبہ الانصاری السالمی الخزرجی (۲۲۹)

206	ہانی بن نیار <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۰
206	ہبیل بن ویرہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۱
206	ہلال بن امیہ الانصاری الواقسی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۲
207	ہلال بن معقل الانصاری الخزرجی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۳
207	ہمام بن حارث بن ضمیرہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۴
207	ودقہ بن ایاس الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۵
207	ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یرویح الجبلی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۶
207	یزید بن اخنس السلمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۷
208	یزید بن ثابت بن الضحاک الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۸
208	یزید بن ثعلبہ بن خزیمہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۳۹
208	یزید بن حارث الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۰
208	یزید بن عامر بن حدیدہ الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۱
209	یزید بن منذر الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۲
209	ابوصرمہ الانصاری المزنی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۳
209	ابو الضیاح الانصاری الادی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۴
210	ابوعیسیٰ الجارثی الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۵
210	ابوفضالہ انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۶
210	ابوقدادہ انصاری السلمی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۷
211	ابوملیل الانصاری الضبعی <small>رضی اللہ عنہ</small>	۲۴۸

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين،

أما بعد:

حق و باطل اور کفر و اسلام کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جس کے نتائج پر دنیائے کفر آج تک ورطہ حیرت میں ہے کہ کس طرح تین سو تیرہ نے کسمپرسی کی حالت میں ساز و سامان اور اسلحہ سے لیس ایک بڑے لشکر کو شکست سے دوچار کیا، اس معرکہ میں کفار کو نہ صرف ذلت کا سامنا کرنا پڑا بلکہ اپنے سرداروں سے بھی ہاتھ دھونے پڑے کیونکہ چند ایک کے علاوہ تمام سردار اس جنگ میں مارے گئے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

”اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی اور تم کمزور تھے، پس اللہ

سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“ (ال عمران: ۱۲۳)

شاعر اس کا نقشہ کچھ یوں کھینچتا ہے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو

اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اللہ رب العزت نے اس دن کو ”یوم الفرقان“ قرار دیا ہے، یعنی حق اور باطل کے درمیان فرق والا دن، کیونکہ بعد ازاں دین اسلام کو مسلسل غلبہ حاصل رہا اور دنیا کے مختلف خطوں میں اس کی دعوت پہنچی۔

اس مبارک معرکہ میں شریک جلیل القدر صحابہ کرام جنؓ جو تمام کے تمام مغفور قرار

دیے گئے، ان کا تعارف اور حالات جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے تاکہ موجودہ

صورت میں اپنی اصلاح کر کے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکے۔

زیر نظر کتاب ”اصحابِ بدر“ مشہور سیرت نگار قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفِ لطیف ہے جس میں انھوں نے معروف روایت کے مطابق جمیع اصحابِ بدر کا احاطہ کیا ہے، آسان فہم انداز میں ہر بدری صحابی کا مختصر تذکرہ صفحہ قرطاس پر منتقل کیا ہے جو یقیناً لائقِ تحسین کاوش ہے۔

مکتبہ اسلامیہ کے رفیق قاری عمر فاروق راشد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تصحیح و تنقیح کے مرحلے سے گزارا، جبکہ فیصل مقبول صاحب نے بہترین کمپوزنگ کی اور محترم عبدالواسع صاحب نے دلکش نائٹل و خوبصورت ڈیزائننگ سے مزین کیا، لہذا اب اُمید واثق ہے کہ یہ کتاب ذوق قارئین کی تحسین کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

محمد سرور عام

مدیر مکتبہ اسلامیہ

لاہور فیصل آباد

اللہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری ﷺ

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری ﷺ کا مختصر شجرہ نسب یہ ہے: محمد سلیمان بن احمد شاہ بن معزالدین بن باقی باللہ.....!

بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے خاندان کے ایک بزرگ جن کا نام پیر محمد تھا۔ وہ عہد مغلیہ میں دہلی کے منصب قضا پر فائز تھے اور منصب کی رو سے انہیں قاضی کہا جاتا تھا۔ اس کے بعد خاندان کے ہر فرد کو قاضی کہا جانے لگا اور یہ خاندان ”قاضی خاندان“ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ آگے چل کر ان کا سلسلہ نسب سیدنا علیؑ سے جا ملتا ہے، اس اعتبار سے یہ علوی ہوئے، لیکن کسی نے اپنے نام کے ساتھ ”علوی“ نہیں لکھا۔

قاضی محمد سلیمان کے پردادا قاضی باقی باللہ ضلع فیروز پور (موجودہ ضلع فرید کوٹ مشرقی پنجاب) کے ایک چھوٹے سے گاؤں بڈھیمال میں اقامت گزیرے تھے اور تیرہویں صدی ہجری کے معروف عالم و عابد غلام علی شاہ مجددی دہلوی کے حلقہ بیعت میں شامل تھے۔ ان کے حکم کے مطابق انھوں نے بڈھیمال کی سکونت ترک کر کے منصور پور کو تبلیغ دین کا مرکز بنایا اور اس نواح میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔

قاضی باقی باللہ اپنے علاقے اور عہد کے ممتاز عالم دین اور تقویٰ شعار بزرگ تھے، ان کے اتفاقاً و تدبیر کے متعلق پرانے لوگوں اور ان کے خاندان میں بہت سی عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں، جن کے تذکرے کی یہاں گنجائش نہیں۔

منصور پور جسے قاضی باقی باللہ نے اپنا مرکز تبلیغ قرار دیا، سابق ریاست پٹیالہ (موجودہ ضلع پٹیالہ) کا ایک پرانا تاریخی قصبہ ہے، جو ہندوستان کی تعلق حکومت کے دور سے آباد ہے اور انبالہ ٹھنڈا ریلوے لائن پر پٹیالہ سے تیس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

قاضی باقی باللہ کے بیٹے قاضی معزالدین بھی باپ کے ساتھ تبلیغ دین میں مشغول رہے۔ وہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ کسب معاش کا ذریعہ کھیتی باڑی تھا۔ لوگوں کو فی سبیل اللہ قرآن مجید اور علوم دینیہ کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کے حدود اثر کا دائرہ منصور پور سے باہر نکل کر قرب و جوار کے قصبات و دیہات تک پھیل چکا تھا۔ لوگ دور دور سے احکام شریعہ سیکھنے اور اوامر و نواہی سے باخبر ہونے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے والد گرامی قاضی احمد شاہ جو ۱۲۵۰ھ (۱۸۳۳ء) کو منصور پور میں پیدا ہوئے۔ اپنے باپ دادا کی طرح علم و عمل اور تقویٰ و صالحیت کی دولت سے بہرہ ور تھے۔ عالم باعمل، تہجد گزار اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ دوج کیے۔ پہلا حج ۱۳۱۳ھ (۱۸۹۶ء) میں کیا، دوسرا ۱۳۲۳ھ (۱۹۰۷ء) میں۔

قاضی احمد شاہ ۲۸ محرم ۱۳۲۸ھ (۱۹ فروری ۱۹۱۰ء) کو پنیالہ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے۔

قاضی احمد شاہ کی زرینہ اولاد تین بیٹے تھے، جن کے نام علی الترتیب یہ ہیں: محمد سلیمان، عبدالرحمن اور محمد۔ سب سے چھوٹے محمد تھے، جو کم سنی میں وفات پا گئے تھے۔ ان سے بڑے قاضی عبدالرحمن تھے۔ عابد و زاہد، متقی اور منکسر المزاج تھے۔

فنِ ریاضی اور ہیئت و فلکیات میں خاص طور سے مہارت رکھتے تھے۔ مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی (متوفی ۱۳۱۳ھ) کے حلقہٴ ارادت میں شامل تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۳ نومبر ۱۹۴۷ء کی شب کو وہ لاہور پہنچے۔ کچھ عرصہ بیمار رہے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں فوت ہوئے اور کرشن نگر کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

قاضی محمد سلیمان سلیمان منصور پوری ۱۸۶۷ء (۱۲۸۴ھ) کو منصور پور میں پیدا ہوئے۔ والد کی طرح والدہ بھی نہایت صالحہ اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ اپنے بیٹوں کو وضو کر کے دودھ پلایا کرتی تھیں۔ قاضی صاحب نے قرآن مجید اور اس دور کی مروجہ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قاضی احمد شاہ سے حاصل کی۔ باقی علوم اس دور کے مختلف اہل علم سے پڑھے، جن میں موضع کوم (ضلع لدھیانہ) کے ایک عالم دین مولانا عبدالعزیز کوموی کا نام بھی شامل ہے۔

۱۸۸۳ء میں قاضی صاحب نے مہندرا کالج (پٹیالہ) کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی میں منشی فاضل کا امتحان دیا اور یونیورسٹی میں اول آئے۔ یہ سرکاری طور پر فارسی کی اعلیٰ تعلیم کا امتحان تھا۔ قاضی صاحب کی عمر اس وقت سترہ برس تھی۔ اس عمر میں وہ علوم عربیہ، دینیہ اور فارسی کی اعلیٰ مروجہ تعلیم سے فارغ ہو چکے تھے۔

سرکاری ملازمت کے دائرے میں آنے کی عمر قانونی لحاظ سے کم از کم اٹھارہ سال تھی، لیکن قاضی صاحب اس سے چھ مہینے کم یعنی ساڑھے سترہ برس کی عمر میں بحیثیت سررشتہ دار محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ ان کی ملازمت کا آغاز ریاست پٹیالہ کے محکمہ تعلیم کے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ہوا تھا اور وہ اس وقت ریاست کے تمام اہل کاروں سے کم عمر تھے۔ یہ ۱۸۸۵ء کی بات ہے۔

کم و بیش پندرہ سال وہ ریاست کے محکمہ تعلیم میں خدمت انجام دیتے رہے۔ ان کے حسن کار اور طریق عمل کے نہ صرف محکمہ تعلیم کے چھوٹے بڑے منصب دار مداح تھے، بلکہ دیگر سرکاری محکموں سے تعلق رکھنے والے اہل کار بھی ان کی کارکردگی کو سراہتے اور اپنی مجلسوں میں بطور مثال ان کا ذکر کرتے تھے۔

بعد ازاں محکمہ تعلیم سے قاضی صاحب کو عدلیہ کے محکمے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد قاضی صاحب تمام عمر عدلیہ میں رہے اور تھوڑے عرصے میں اتنی ترقی کی کہ ریاست پٹیالہ کے سیشن جج بنا دیے گئے۔ اس نازک ترین محکمے میں ان کی زندگی کے بہت سے واقعات مشہور ہیں، لیکن ان کی تفصیلات میں جانے کا یہ محل نہیں۔ سرکاری امور میں انتہائی مصروفیت کے باوصف قاضی صاحب نے علمی و تصنیفی سرگرمیاں ہمیشہ جاری رکھیں۔ قرآن، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ جیسے متعدد اہم عنوانات پر انھوں نے جس اسلوب میں اظہار خیال فرمایا، وہ اچھوتا اور منفرد نوعیت کا ہے۔ عیسائیت اور مرزائیت کے مختلف پہلوؤں کو بھی انہوں نے موضوع تحقیق بنایا اور اس موضوع پر لاجواب کتابیں لکھیں۔ جماعت اہل حدیث اور بعض دیگر مسالک کے تبلیغی جلسوں میں بھی وہ شرکت فرماتے تھے۔ بعض جلسوں کی صدارتی ذمہ داری سپرد ہوئی اور ان میں انہوں نے تحریری

اصحابِ بدر

خطباتِ صدارت پڑھے۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے کئی اجلاسوں کی انہوں نے صدارت کی اور تحریری خطبات ارشاد فرمائے۔ لوگوں سے میل جول کا سلسلہ بھی جاری رکھتے تھے، اپنے اعزہ و اقارب اور احباب و متعلقین کے معاملات میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔ مسجد میں روزانہ درس قرآن بھی ان کے فرائض میں شامل تھا۔ خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے تھے۔ لوگ بذریعہ تحریر ان سے فقہی مسائل بھی دریافت کرتے اور وہ ان کا تحریری صورت میں جواب دیتے تھے۔ غرض ان کی زندگی کے شب و روز بہ درجہ غایت مصروفیت میں گزرتے تھے اور اللہ نے ان کو بے پناہ ہمت اور بوقلموں اوصاف سے نوازا تھا۔ ان کی تصانیف جیسا کہ عرض کیا گیا گونا گوں موضوعات پر مشتمل ہیں، جو اہل علم سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں اور لوگوں نے ان سے خوب استفادہ کیا ہے اور استفادہ کر رہے ہیں۔ وہ تصانیف حسب ذیل ہیں۔

الجہال والکمال

یہ سورۃ یوسف کی تفسیر ہے اور اردو زبان کی بے نظیر تفسیر ہے۔

شرح اسماء اللہ الحسنی

اس میں اللہ تعالیٰ کے نانوائے (۹۹) ناموں کی تفصیل سے شرح کی گئی ہے۔ ہر نام کے لغوی معنی بھی بیان کیے گئے ہیں اور اصطلاحی بھی۔

مہر نبوت

یہ سیرت نبوی ﷺ کی مختصر کتاب ہے۔ ۱۸۹۹ء میں پہلی دفعہ شائع ہوئی، پھر بار بار چھپی۔

رحمۃ للعالمین

سیرت نبوی ﷺ سے متعلق یہ انتہائی اہم کتاب ہے جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسے بہت سے ناشرین نے شائع کیا۔ لیکن ”مکتبہ اسلامیہ لاہور، فیصل آباد“ نے اسے نہایت عمدہ کاغذ اور نفیس کمپوزنگ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ابتدا میں قاضی صاحب کے مفصل

اصحابِ بدر

حالات شامل ہیں۔ اس سے پہلے کسی ناشر نے ان کے حالات نہیں لکھے۔

غایت المرام

یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض کتابوں کے جواب میں لکھی گئی۔ سال تالیف ۱۸۹۳ء مرزا غلام احمد سمیت کوئی مرزائی آج تک اس کا جواب نہیں دے سکا۔

تائید الاسلام

اس میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور افکار کی تردید کی گئی ہے۔ اس کا جواب بھی کوئی مرزائی نہ دے سکا۔ ۱۸۹۸ء میں مرزا صاحب کی زندگی میں چھپی۔

خطباتِ سلمان

وہ خطباتِ صدارت جو قاضی صاحب نے برصغیر کی مختلف انجمنوں اور جلسوں میں ارشاد فرمائے۔ سب خطبات علمی اور تحقیقی نوعیتوں کے ہیں۔

تاریخ المشاہیر

اس کتاب میں متعدد آئمہ دین، فقہاء و محدثین، مشائخ کرام، شعرا و ادبا، مصنفین و مؤلفین اور ملوک و وزراء کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

مسحِ جراب

یہ علامہ جلال الدین القاسمی دمشقی کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے، جس میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ جرابوں پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

استقامت

۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے۔ قاضی صاحب تحریر فرماتے ہیں: ”میں دفتر جا رہا تھا کہ راستے میں

پوسٹ مین نے مجھے ایک خط دیا۔ جس میں صاحب مکتوب نے ارقام فرمایا تھا کہ اگر مجھے پہلی بخش جواب نہ ملا تو میں عیسائی ہو جاؤں گا۔ یہ خط پڑھ کر میں گھر کی طرف لوٹا کہ مبادا

اصحابِ بدر

دیر ہو جائے اور وہ اسلام چھوڑ دے۔ چنانچہ آدھے گھنٹے میں یہ خط لکھا۔ ڈاک میں ڈالا اور دفتر روانہ ہوا۔“ بعد میں یہ خط ایک مستقل کتاب بن گیا، جس کی اشاعت ”استقامت“ کے نام سے ہوئی۔ صاحبِ مکتوب بجز اللہ اسلام پر قائم رہے۔

مکاتیبِ مسلمان

یہ چونتیس مکاتیب کا علمی مجموعہ ہے۔ مختلف حضرات نے قاضی صاحب سے جو استفسارات کیے، اس میں ان کے جواب دیے گئے ہیں۔

برہان

غازی محمود دھرم پال اپنے دور کی ایک بڑی معروف شخصیت تھی۔ وہ ۳ فروری ۱۸۸۲ء کو ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) کے ایک گاؤں بہنہ کے متدیسن خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام عبدالغفور رکھا گیا۔ بڑے ذہین اور پڑھے لکھے آدمی تھے۔ ۱۴ جون ۱۹۰۳ء کو گوجرانوالہ میں ہندوؤں کا آریہ مذہب اختیار کر لیا اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کئی کتابیں تصنیف کیں، پھر ان کی زندگی نے پلٹا کھایا اور قاضی صاحب نے ۴ مئی ۱۹۱۴ء کو بعض سوالات و اعتراضات کے جواب میں ایک طویل خط لکھا، جسے پڑھ کر وہ قاضی صاحب کی خدمت میں گئے اور ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء کو دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ اپنا نام غازی محمود دھرم پال رکھا اور اسلام کے بہت بڑے مبلغ ہوئے۔ جمعہ المبارک کے دن ۱۸ مارچ ۱۹۶۰ء (۲۰ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ) کو لاہور میں وفات پائی اور قبرستان میانی میں دفن کیے گئے۔

سفر نامہ حجاز

۱۹۲۱ء میں قاضی صاحب نے پہلا حج کیا اور سفر نامہ حجاز لکھا، جو اس دور کی سرزمین حجاز کی بہت سی معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

الصلوة والسلام

امام ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب کا اردو ترجمہ۔

اصحاب بدر

انجیلوں میں خدا کا بیٹا
عیسائیت کے خلاف۔

امام رازی کی تفسیر سورہ فلق کا ترجمہ

نماز مترجم

تبیان
حج و عمرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔

آئینہ تصوف
امام غزالی کے بعض افکار کا ترجمہ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کیا۔ افسوس
کہ مسودہ ضائع ہو گیا۔ کتاب چھپ نہ سکی۔

ایک عرض کا جواب
عیسائیوں کے بارے میں۔

اصحاب بدر

یہ قاضی صاحب کی وہ کتاب ہے جو اس وقت خواندگان محترم کے زیر مطالعہ ہے۔
اس میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے، جنہوں نے اسلام کی پہلی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ جنگ ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو
جمعة المبارک کے دن بدر کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ اسلام اور کفر کے درمیان یہ پہلی جنگ
تھی۔ جس میں جنگی ساز و سامان سے لیس ایک ہزار کفار کے مقابلے میں صرف تین سو
تیرہ مسلمان میدان میں کھڑے تھے، جن کی قیادت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ ان

اصحاب بدر

کے پاس نہ کوئی قابل ذکر اسلحہ تھا، نہ جنگی سامان۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں کو کفار پر فتح دی۔ بہت سے مشہور مخالفین اسلام قتل ہوئے اور بہت سے گرفتار کیے گئے۔

اس مقام کو ”بدر“ اس لیے کہا جاتا ہے کہ کسی زمانے میں یہاں ایک شخص بدر بن نخلد بن نصر بن کنانہ آباد ہوا تھا۔ آباد ہونے والے کے نام کی وجہ سے اس مقام کا نام ”بدر“ پڑ گیا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ”بدر“ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بدر بن حارث نے یہاں کنواں کھدوایا تھا، لہذا اسے ”بدر“ کہا جانے لگا۔ بعد میں ”بدر“ کا لفظ مشی سے حذف ہو گیا اور صرف ”بدر“ رہ گیا۔

قاضی صاحب کے والد محترم قاضی احمد شاہ منصور پوری کو اصحاب بدر کے ساتھ خاص قلبی تعلق تھا اور انہیں ان میں سے جن کے ناموں کا علم تھا، انہیں خط نسخ اور خط نستعلیق میں لکھتے رہتے تھے، پھر لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ قاضی صاحب نے ان کی وفات کے بعد اس موضوع پر اصحاب بدر کے نام سے مستقل کتاب تصنیف فرمادی۔ جس کے شروع میں اس جنگ کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

اصحاب بدر یا شرکائے بدر کے نام کسی عربی یا اردو کتاب میں یک جا نہیں ملتے۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے ان اسمائے گرامی کو یک جا کر دیا۔ اس موضوع کی یہ اولین کتاب ہے۔ اس پر انہوں نے جو محنت کی۔ اس کا اندازہ قارئین کرام بخوبی کر سکتے ہیں۔

قاضی صاحب نے دوسرے حج سے بذریعہ بحری جہاز واپس آتے ہوئے ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو جہاز میں وفات پائی۔ اس جہاز میں مولانا اسماعیل غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی سوار تھے۔ انہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور میت سمندر کی لہروں کے سپرد کر دی گئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(محمد اسحاق بھٹی)

اسلامیہ کالونی، ساندہ۔ لاہور

بروز جمعہ ۱۱۔ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

۷۔ نومبر ۲۰۰۳ء



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ وَخُلَفَاءِهِ وَ
أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔^①

اَمَّا بَعْدُ! غازیانِ غزوة بدر کے حالات میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ میرے والد بزرگوار مولوی قاضی حاجی احمد شاہ صاحب ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ“ کو اصحابِ کبارِ غزوة بدر کے ساتھ خاص شغف تھا۔ انہوں نے بیسیوں بار اپنے قلم سے خط نسخ و نستعلیق میں ان مبارک ناموں کو لکھا اور احباب میں تقسیم کیا۔ ان دنوں مجھے اتفاق سے ان کے قلم کی لکھی ہوئی ایک فہرست مل گئی۔ دل میں آیا کہ ان کے حالات قلم بند کر دوں۔ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اس ناچیز کے عمل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والد بزرگوار کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔^②

محمد سلیمان عفی عنہ

کیم مارچ ۱۹۳۰ء

① تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پانے والا اور رسولوں پر سلامتی ہو اور اللہ کے حبیب محمد ﷺ، آپ کی آل، آپ کی ازواجِ مطہرات، آپ کی اولاد، آپ کے اہل بیت، آپ کے خلفا اور تمام صحابہ پر درود و سلام ہو۔

② ”اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔“



غزوات نبوی ﷺ میں سے یہ غزوة نہایت مشہور اور متبرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور اظہار احسان فرمایا:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ [۳/ آل عمران: ۱۲۳]

”اللہ نے تو تمہاری بدر میں بھی مدد کی جبکہ تم بہت کمزور تھے۔“

دوسرے مقام پر اسی غزوے کو یوم الفرقان بھی فرمایا گیا ہے۔ اس غزوے کا فضل و شرف جملہ غزوات سے برتر ہے اور حدیبیہ اس سے درجہ دوم پر ہے۔

بدر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہاں بدر بن نخل بن النضر بن کنانہ آباد ہوا تھا اسی کے نام سے اس مقام کا نام بدر پڑ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ بدر بن حارث نے یہاں کنواں لگوا یا تھا۔ بڑ بدر کی وجہ سے لوگ اس جگہ کو بھی بدر کہنے لگے۔

جب سے نبی کریم ﷺ اور مہاجرین صادقین مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں آئے تھے تب سے قریش نے ارادہ کر لیا تھا کہ فوجی طاقت سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو فنا کر دیا جائے اور ایسا ناگہانی حملہ کیا جائے جو مسلمانوں کو پامال ہی کر دے۔

نبی کریم ﷺ بھی ان کی فطرت سے واقف اور ان کے ارادوں سے باخبر تھے۔ اس لیے تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد ہر اس راستے کی طرف جدھر سے اہل مکہ کا اقدام و حملہ ہو سکتا تھا سرور کائنات ﷺ مسلمانوں کے جتنے روانہ کرتے اور اس طرف کے قبائل کے ساتھ غیر جانبدار رہنے کے معاہدات کرتے رہتے تھے۔

رمضان ۱ھ میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تیس (۳۰) سواروں کے ساتھ سیف المحرکی طرف گشت لگانے گئے تھے تو انھیں ابو جہل کا لشکر، جس میں تین سو سوار تھے، مل گیا۔

اصحابِ بدر

ابو جہل نے دیکھا کہ مسلمان ہوشیار ہیں اور ناگہانی حملہ ناممکن ہے، لہذا وہ واپس چلا گیا۔ شوال ۱ھ میں سیدنا عبیدہ بن الحارث الہاشمی رضی اللہ عنہ ساٹھ (۶۰) سواروں کو لے کر مدینہ منورہ سے گشت کو نکلے تو انھیں ابوسفیان دوسو سواروں کے ساتھ ثنیۃ المرہ کے راستے پر آتا مل گیا۔ ابوسفیان نے دیکھا کہ مسلمان اس راہ سے بھی غافل نہیں، لہذا وہ بھی واپس چلا گیا۔

ذی قعدہ ۱ھ میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسی (۸۰) سواروں کے ساتھ مدینہ سے گشت کو نکلے اور انہوں نے جھٹکے تک چکر لگایا مگر دشمن نہ ملا۔

اس سے تین ماہ بعد صفر ۲ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ستر (۷۰) سواروں کے ساتھ ابواتک نہضت فرما ہوئے، اس سفر میں عمرو بن بخشی الضمری سے معاہدہ ہوا کہ وہ غیر جانبدار رہے گا۔

ربیع الاول ۳ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ابواتک سفر فرمایا، یہ مقام بیسویع بندرگاہ کے قریب ہے، راستے میں قافلہ قریش ملا جس کا سردار امیہ بن خلف تھا۔ اس کے ساتھ صرف ایک سواشخاص تھے اور آپ کے ہمراہ (۲۰۰) دوسو، لیکن چونکہ مسلمانوں کا مقصد خود کسی کو چھیڑنا نہ تھا، اس لیے قافلہ نکل گیا اور آپ واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

اسی مہینے میں کرز بن جابر القہری نے مکہ سے نکل کر مدینہ تک کامیاب حملہ کیا اور اہل مدینہ کے مویشیوں کو مدینہ کی چراگاہ سے لوٹ کر لے گیا، اس کا تعاقب بھی مقام سفوان تک کیا گیا مگر اسلامی لشکر ناکام رہا۔ سفوان، بدر کے قریب ہے، اس لیے مؤرخین نے اس غزوے کا نام بدر اولیٰ بھی لکھا ہے۔

اس حملے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت محسوس ہوئی کہ بنو مدجن اور بنو ضمرہ کے ساتھ غیر جانبدار رہنے کا معاہدہ کیا جائے، لہذا جمادی الآخر ۲ھ میں آپ اُدھر نہضت فرما ہوئے اور معاہدہ کیا۔

اسی ماہ جمادی الآخر کے آخری دنوں میں بارہ سواروں کا ایک جتھا سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھیجا گیا، انھیں قریش کا قافلہ مل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے

اصحابِ بدر

خلاف مسلمانوں نے تیر چلائے۔ قریش کا ایک آدمی مارا گیا جبکہ دو قید ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور مقتول کا خون بہا قریش کو ادا کر دیا اور یہ بھی واضح کر دیا کہ مسلمانوں نے یہ کام اجازت سے بڑھ کر کیا تھا۔ قریش نے تاوان تو وصول کر لیا مگر انہوں نے مسلمانوں کی معذرت کی کچھ قدر نہ کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ اب مسلمانوں پر اعلانیہ حملہ کیا جائے۔

قوم کو جوش دلانے کے لیے ابو جہل نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ قریش کے اس قافلہ کو جو ابوسفیان کی ماتحتی میں شام سے آرہا ہے، جس کا سرمایہ تجارت پچاس ہزار دینار ہے، مسلمان اس قافلے کو لوٹنا چاہتے ہیں، لہذا قافلے کی حفاظت کے لیے جلد آگے بڑھنا چاہیے۔ اس کی تدبیر پر تزدیر سرلیج الاثر ثابت ہوئی اور ایک ہزار کا لشکر جو خوب مسلح تھا جن کے ساتھ تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ بھی تھے، فراہم ہو گیا۔ قریش کے پندرہ سردار لشکر میں شامل ہو گئے اور ہر ایک نے وعدہ کیا کہ یکے بعد دیگرے تمام لشکر کی خوراک کے متکفل ہوں گے۔

ابو جہل مکہ سے چار پانچ منزل پر پہنچا تھا کہ اسے اطلاع مل گئی کہ ابوسفیان والا قافلہ بچا کر خیریت سے مکہ پہنچ گیا ہے۔ اہل لشکر نے ابو جہل سے کہا کہ اب ہمیں واپس چلنا چاہیے، کیونکہ ہمارا قافلہ بلا کسی گزند کے گھر پہنچ چکا ہے۔ ابو جہل نے کہا: ہاں! یہ تو اچھا ہوا لیکن بہتر یہ ہے کہ یثرب کے قرب و جوار تک پہنچیں اور وہاں جشن منائیں۔ اس کا اثر گرد و نواح کے قبائل پر یہ پڑے گا کہ وہ مسلمانوں سے ہم عہد ہونا پسند نہ کریں گے اور مسلمان ہماری کثرت، شان و شوکت اور جشن کے حالات سن کر مرعوب ہو جائیں گے۔

اہل لشکر نے اس رائے سے اتفاق کر لیا اور اب یہ لشکر سمندر کا ساحل چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہو گیا۔

جب نبی کریم ﷺ کو ابو جہل کی اس گفتگو کی اطلاع ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ جو اصحاب اس وقت جلد سے جلد چلنے پر تیار ہو سکتے ہیں وہ ہرکاب نبوی ﷺ چل پڑیں۔ تین سو چودہ لوگ جو اس وقت روئے زمین پر بہترین لوگ تھے، آپ کے ساتھ روانہ ہو

اصحابِ بدر

گئے، اس تعداد میں مہاجرین ۸۳، انصار ۱۵۲۔ جن میں قبیلہ اوس کے ۶۱ جبکہ خزرج کے ۹۱ اور متعلقین ہر دو قبائل کے ۷۹ افراد شامل تھے۔ بعض روایات میں تعداد ۳۱۹ بعض میں ۳۱۵ بیان کی گئی ہے۔ ۳۱۹ کی روایت مسلم میں ہے جو کہ غالباً اُن بچوں سمیت ہے جو میدانِ جنگ میں تھے مگر بوجہ صغیر سن انھیں لڑنے کی اجازت نہ دی گئی، چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو واقعات کی تفصیلی اطلاع نہ تھی، اس لیے ان میں سے بھی اکثر کا گمان یہی تھا کہ آپ قافلے پر حملہ آور ہونے جا رہے ہیں اور وہ دل ہی میں خوش تھے کہ قافلے ہی سے مڈبھیڑ ہوں گے کیونکہ مسلمان بلحاظ جنگی ساز و سامان کے مکمل نہ تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تو مدینہ ہی میں مطلع فرما دیا تھا کہ حملہ آور دشمن سے جنگ کے لیے جانا ہے۔

مجلسِ شوریٰ

نبی کریم ﷺ نے سردارانِ مہاجرین و انصار کی مجلس طلب فرمائی اور اس معاملے کو شوریٰ میں پیش کیا۔

سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور بعد ازاں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی۔ دونوں تقریریں نہایت دلچسپ تھیں۔

بعد ازاں سیدنا مقداد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو اللہ تعالیٰ سے جو حکم بھی ملا ہے اُس کے لیے سوار ہو جائیں۔ ہم لوگ بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ ”تو اور تیرا خدا جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے! اگر آپ برک الغماد (اقصائے یمن کا ایک مقام ہے) تک جائیں گے تو ہم بھی ساتھ ساتھ ہوں گے اور آپ کو درمیان میں لیتے ہوئے آگے پیچھے، دائیں بائیں جنگ کریں گے۔ یہ سننے کے بعد نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک روشن ہو گیا۔ انصار کے لیے شمولیتِ جنگ کا یہ پہلا موقع تھا اور انصار میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو جنگ کو پسند نہیں کرتے تھے، لہذا نبی کریم ﷺ نے بارہا انصار کی طرف رخ فرما کر دریافت کیا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا

حضور ﷺ کو ہماری رائے کی ضرورت ہے؟ بخدا ہمارا آپ پر ایمان ہے۔ میں نے آپ کی تصدیق کی ہے اور شہادت دی ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں، وہ حق ہے۔ ہم نے قبل ازیں آپ سے سماع و اطاعت کے معاہدات بھی کیے ہیں، لہذا ہماری عرض یہ ہے کہ آپ کا جو ارادہ ہے، اسی کے مطابق عمل فرمایا جائے۔

دوسری روایت میں سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ بھی ہیں۔ کیا حضور ﷺ کا خیال یہ ہے کہ انصار آپ کا ساتھ صرف اپنے ہی وطن میں دیا کریں گے؟ میں اس وقت انصار ہی کی طرف سے اور انہی کی عرض پیش کر رہا ہوں کہ آپ کی جو منشا ہو اس پر عمل فرمائیں، جس کا رشتہ ملانا ہو ملا دیجیے، جس کا رشتہ توڑ دینا ہو توڑ دیجیے، جسے موجودہ حالت پر رکھنا ہو اسے اسی حالت پر چھوڑ دیجیے، ہمارے اموال حاضر ہیں، جس قدر منشا ہو قبول فرمائیے اور جس قدر منشا ہو ہمیں بطور عطیہ چھوڑ دیجیے، لیکن آپ کا قبول فرمانا ہمیں زیادہ پسند ہوگا اور جو ہمارے پاس رہ جائے گا وہ ناپسند ہوگا۔ ہمارا معاملہ بالکل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ ”برک الغماد“ تک چلیں تو تب بھی ہم سب ہمرکاب ہیں۔^①

اس اللہ کی قسم! جس نے آپ کو سچی نبوت کے ساتھ بھیجا ہے! اگر ہمیں سمندر چیر کر نکل جانے کا حکم ہوگا تو بھی ہم سب آپ کے ساتھ چلیں گے اور ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہیں رہے گا۔

یا رسول اللہ! ہم لوگ جنگ میں جم جانے والے ہیں اور مقابلے میں اپنی بات کو پورا کر دکھاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری خدمات آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ نے اس تقریر پر نہایت سرور و نشاط کا اظہار فرمایا۔

یہ بات اسی پر واضح ہو جاتی ہے کہ قافلہ شام سے آ رہا تھا اور شام مدینہ سے جانب شمال جبکہ مکہ سے جانب جنوب ہے۔ قافلے کا راستہ مدینہ سے جانب غروب تھا۔

① صحیح مسلم: 1779؛ دلائل النبوة للبيهقي: 25/3؛ المعجم الكبير

اصحاب بدر

نبی کریم ﷺ کا ارادہ اگر قافلے کے لیے جانے کا ہوتا تو آپ مدینہ سے جانب مغرب سفر فرماتے، حالانکہ آپ مدینہ سے جانب جنوب نہضت فرما ہوئے تھے۔

اسلامی لشکر میں صرف ستر اونٹ جبکہ دو گھوڑے سواری کے لیے تھے۔ تین تین سواروں کے لیے ایک ایک اونٹ مقرر کیا گیا۔ ان تین میں سے ایک پیدل چلتا جبکہ دو سوار ہوتے۔ نبی کریم ﷺ کی سواری میں بھی سیدنا علی المرتضیٰ اور ابولبابہ رضی اللہ عنہما شامل تھے۔ سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ راستے سے ہی حاکم مدینہ بنا کر واپس بھیج دیے گئے، تو سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جگہ لے لی۔ باقی سب مجاہدین بالکل پیدل تھے۔

میدان جنگ

مسلمانوں کو کفار کے مقابلے میں جہاں پڑاؤ ڈالنا پڑا، وہاں ریت بہت تھی۔ آدمیوں کے پاؤں دھنس جاتے تھے اور پانی موجود نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی زور کی بارش بھیجی کہ ریت دب گئی اور مسلمانوں نے ریت ہٹا کر جو ہڑ بنا لیا جو پانی سے بھر گیا۔ کفار چونکہ صاف زمین پر اترے تھے، لہذا ادھر سخت کچھڑ ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ کا عریش

لشکر سے پیچھے ایک بلند ٹیلے پر نبی کریم ﷺ کے لیے ایک چھپر بنا دیا گیا تاکہ آپ اس بلندی سے دونوں لشکروں کے محاربے کو ملاحظہ کر سکیں۔ صرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس چھپر کے سائے میں آپ کے ساتھ تھے۔ ان کا کام آپ کی خدمت بجالانا، اپنے لشکر کی حالت عرض کرتے رہنا اور آپ کے احکام لشکر تک پہنچانا تھا۔ زمانہ حال میں ایسے افسر کو چیف آف آرمی سٹاف کہتے ہیں جو سوہ سالار اعظم کے ماتحت اور ساری فوج کا نگران حال ہوتا ہے۔ سید الانصار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! مناسب یہ ہے کہ عریش کے پچھلی طرف آپ کی سواری ہر وقت موجود رہے، کیونکہ اگر اسلامی لشکر کو شکست بھی ہوئی اور ہم سب خاک و خون میں مل گئے تب بھی آپ کو مدینہ منورہ جانے کا موقع

اصحاب بدر

رہے گا۔ وہاں آپ کے جاں نثار اور صدق شعار ابھی تک موجود ہیں جو صدق و خلوص میں ہم سے ہرگز کم نہیں۔ گو تنگی وقت کی وجہ سے وہ ہم کاب حاضر نہ ہو سکے۔ حضور ﷺ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

ملاحظہ میدان جنگ

جنگ سے ایک روز پیشتر حضور ﷺ نے میدان جنگ کا ملاحظہ فرمایا۔ صحابہ کرام ﷺ ساتھ تھے۔ آپ جگہ جگہ ٹھہر کر فرماتے جاتے کہ کل یہاں فلاں کافر کی لاش ہوگی جبکہ یہاں فلاں کافر کی۔ آپ نے جملہ سرداران قریش کے نام اسی طرح گنوا دیئے۔

جنگ کے لیے صف بندی

۷ ارمضان ۲ھ بروز جمعۃ المبارک کو صف بندی ہوئی۔ نبی کریم ﷺ ملاحظے کے لیے صفوں کے سامنے سے گزرے، دیکھا کہ ایک انصاری صف سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی۔ انصاری کے پیٹ پر چھڑی لگا کر کہا: برابر ہو جاؤ۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی۔ حضور ﷺ عدل و انصاف کے پیغام رساں ہیں، میں تو بدلہ لوں گا۔ آپ نے فرمایا: اچھا۔ کہا: آپ کرتے اٹھائیں۔ آپ نے کرتہ اٹھایا تو اُس نے آگے بڑھ کر جھٹ سے آپ کے بطن اطہر کو چوم لیا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا۔ وہ بولا: حضور ﷺ دنیا میں یہ آخری گھڑیاں ہیں اور آخری سانس ہے۔ میں نے چاہا کہ اس شرف سے مشرف ہو جاؤں۔ آپ نے اسے دعائے خیر دی اور بعد ازاں یہ دعا فرمائی: ”یا اللہ! یہ وہ اہل ایمان ہیں کہ آج اگر تو نے انھیں ہلاک کر دیا تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔“

اپنی فوج کے ملاحظے سے فارغ ہوئے تو دشمن کی فوج کی طرف دیکھا اور زبان مبارک سے فرمایا: ”الہی! یہ قریش ہیں جو فخر و تکبر سے بھرپور ہیں۔ تیرے نافرمان۔ تیرے رسول ﷺ سے جنگ آور۔ الہی! تیری نصرت اور مدد کی ضرورت ہے جس کا تو نے وعدہ

فرمایا ہے۔“

عریش اور دعا

بعد ازاں نبی کریم ﷺ عریش میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز کی نیت باندھی۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شمشیر برہنہ لے کر پہرے پر کھڑے ہو گئے۔ (نماز میں) آپ نے یہ دعا پڑھی:

«اللَّهُمَّ لَا تَخْذِلْنِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُكَ مَا وَعَدْتَنِي»^①

”الہی مجھے ندامت سے بچانا! یا اللہ! میں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔“

نماز کے بعد آپ نے لمبا سجدہ فرمایا اور سجدے میں یَا حَسْبِيَ یَا قُیُومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ پڑھتے رہے۔ سجدے کے بعد بھی لمبی دعا میں مصروف رہے۔ دعا ایسے تضرع و ابتهال کے ساتھ تھی کہ آپ کی چادر مبارک بھی کندھوں سے گر گئی تھی اور آپ کا ابتهال بڑھتا جاتا تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنے آپ کو اتنا ہلکا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے فتح و ظفر کا وعدہ فرما چکا ہے۔

اتنے میں آپ پر اونگھ سی طاری ہوئی اور ادھر ساری فوج بھی اونگھ گئی۔ آپ نے آنکھ کھولتے ہی فرمایا: ”ابو بکر! تجھے بشارت ہو، نصرت الہی آئی، جبرئیل علیہ السلام بھی آگئے ہیں۔“

فوج نے آنکھ جھپک جانے کے بعد دشمن کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی تعداد بہت کم ہے اور مسلمان کثرت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اس یقین نے ان کے حوصلے بڑھا دیے۔

نبی کریم ﷺ میدانِ جنگ میں تشریف لائے تو فوج سے فرمایا: اپنی جگہ پر قائم رہنا، دشمن حملے کی شکل میں آگے بڑھے تو اسے آگے آنے دینا، پھر جب وہ تمہارے تیروں کی زد میں آجائے تو خوب تیر برسانا اور اگر دشمن مزید قریب آجائے تو نیزوں کا استعمال کرنا اور تلوار کا استعمال سب سے آخر میں کرنا۔“

اس وقت کفار کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ بن عبد مناف اپنی فوج کے سامنے تقریر کے لیے نکلا اور ادھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم میں یہ شخص سمجھ دار ہے۔ اگر لوگوں نے اس کی بات مان لی تو سیدھی راہ پر آ جائیں گے۔“

عتبہ بولا: اے معشر قریش! محمد ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی نفع معلوم نہیں ہوتا۔ اگر تم غالب بھی آ گئے۔ تب بھی کیا ہوگا ہم اپنے بھائیوں سے ہمیشہ آنکھ چراتے رہیں گے۔ کوئی چچا زاد کو تو کوئی خالہ زاد کو قتل کرے گا اور کوئی اپنے قبیلے کے بھائی کو مار ڈالے گا۔ چلو واپس چلو۔ عرب والے خود محمد ﷺ سے نپٹ لیں گے۔ اگر کوئی قبیلہ ان پر غالب آ گیا تو تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی غالب نہ آیا تو تم ندامت و عار سے بچے رہو گے۔

بعد ازاں یہی پیغام ابو جہل کے پاس بھی بھجوا دیا۔ ابو جہل نے عامر بن حضرمی کو بلایا، کہا: دیکھو! یہ عتبہ تیرا رقیب ہے اور تجھے بھائی کا انتقام لینے سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اس کی یہ وجہ بھی ہے کہ اس کا بیٹا مسلمانوں کی طرف ہے۔ اب تم پر لازم ہے کہ آگے بڑھو اور فوج کو گراماؤ۔ اس نے اپنے بھائی کے نام کی دہائی دی اور فوج میں جوش پیدا ہو گیا۔

اسود مخزومی کفار میں سے نکلا اور کہا: سب سے پہلے میں بڑھتا ہوں۔ مسلمانوں کے حوض کا پانی پی کر آؤں گا یا وہیں مر جاؤں گا۔

وہ حوض کی طرف چلا تو سیدنا حمزہ ؓ نے اس کا تعاقب کیا اور اس کی پیٹھ پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں گر گیا۔

عتبہ اپنی صف سے نکلا (عالباً یہ ابو جہل کے طعن کا جواب تھا) اس کا بھائی شیبہ اور فرزند ولید بھی اس کے ساتھ تھے، اس نے نعرہ لگایا کہ کوئی مقابلہ کو نکلے یہ سن کر سیدنا معاذ اور معوذ بن عتیبہ پر ان حارث باہر نکلے (ان کی ماں عفرات انصاریہ ہیں اس خاتون کے سات فرزند دو شوہروں حارث اور بکیر سے تھے اور ساتوں فرزند میدان جنگ میں حاضر تھے۔ کوئی خاتون ان کی اس فضیلت کو نہ پاسکی) سیدنا عبد اللہ بن رواحہ انصاری ؓ جو کہ نقیب محمدی ﷺ اور شاعر زبان آور تھے، ان کے ساتھ ساتھ تھے۔

اصحاب بدر

عتبہ نے کہا: تم کون ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم انصار ہیں۔ عتبہ بولا: ہاں! آپ عزت والے ہیں برابر کے جوڑ ہیں۔ لیکن میں تو اپنی قوم کے اشخاص چاہتا ہوں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حرث تم چلو۔ حمزہ رضی اللہ عنہ تم چلو۔ علی رضی اللہ عنہ تم چلو“ (تینوں ہاشمی ہیں) حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عتبہ کا شکار جاتے ہی کر لیا۔

سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ اور عتبہ ایک دوسرے پر شمشیر زنی کر رہے تھے کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ نے بھی عتبہ پر حملہ کر دیا اور اسے بھی خاک و خون میں سلا دیا۔

اسی جنگ میں رئیس الکفر امیہ بن خلف جو بلال رضی اللہ عنہ کو کلمہ توحید کی وجہ سے ستایا کرتا تھا، قتل ہوا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا۔ سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی مدد کو پہنچ گئے اور اس ناپاک کا خاتمہ کر دیا۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس شعر میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دی، فرمایا:

هَيْبًا زَادَكَ الرَّحْمَنُ فَضْلًا فَقَدْ أَدْرَسْتَ ثَارَكَ يَا بَلَالُ ①

قتل ابو جہل لعنہ اللہ

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صف بندی میں میرے دائیں بائیں نوجوان لڑکے تھے، میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر کوئی آزمودہ کار ہوتا تو خوب تھا۔ یہ دونوں نوجوان سیدنا معاذ و معوذ بن جحش پسران عفراء تھے۔

ایک نے چپکے سے مجھے کہا: چچا! آپ ابو جہل کو جانتے ہیں؟ جب ہمارے سامنے آئے تو مجھے بتانا۔ دوسرے نے بھی یہی بات آہستہ سے پوچھی۔ میں نے کہا: تم کیا کرو گے اگر اُسے دیکھ لو گے؟ انہوں نے کہا: ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اُسے ضرور قتل کریں گے یا اپنی جان دے دیں گے۔ اتنے میں ابو جہل چکر لگاتا ہوا لشکر کے سامنے آیا۔ میں نے دونوں لڑکوں سے کہا: دیکھو! ابو جہل وہ

① (اے بلال!) تمہیں مبارک ہو، اللہ تمہارے فضل و شرف میں مزید اضافہ فرمائے، یقیناً آپ نے (جو آپ پر ظلم ہوئے ان کا) بدلہ پالیا ہے۔

ہے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں ایسے جھپٹے جیسے شہباز کوے پر گرا کرتا ہے۔ دونوں نے اپنی اپنی تلواریں اس کے پیٹ میں جھونک دیں۔ وہ گر پڑا۔ جان توڑ رہا تھا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کی چھاتی پر پاؤں رکھا۔ سر کاٹا اور داڑھی سے پکڑ کر سر اٹھا لیا۔ نبی کریم ﷺ نے تینوں کی خدمات کو منظور فرمایا۔ نیز فرمایا کہ ”اس امت کا فرعون یہی ابو جہل تھا۔“

جذباتِ جان نثاری و جوشِ صداقتِ دین

الف:- جب کفار کے لشکر سے عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق مبارز طلب نکلا تو اس کے مقابلے کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آمادہ ہو گئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو روک لیا۔

ب:- جب لشکر کفار سے جراح باہر آیا تو اس کے محاربے کو سیدنا ابو عبیدہ عامر رضی اللہ عنہ ان کے فرزند لشکر اسلام سے روانہ ہو گئے۔ ہر دو امثلہ سے ظاہر ہے کہ ان مجاہدین فی سبیل اللہ کی نگاہ میں باپ کی عظمت باقی رہی تھی نہ فرزند کی محبت۔ انھیں ایک وحدۃ لا شریک لہ کی ذات ہی کبریائی و عظمت کی مستحق نظر آتی تھی اور ایک ذات حمیدہ و صفات محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی واجب الاحترام و المحبت دکھائی دیتی تھی اور بس۔

ج:- ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سن لیا کہ ”جو کوئی آج اللہ کی راہ میں شہید ہو اس کے لیے جنت واجب ہے۔“ ان کے ہاتھ میں انگور کا گچھا تھا، انگور کھا رہے تھے۔ انہوں نے آپ کے ارشاد کو سنا، پھر انگوروں کی طرف دیکھا اور کہا: اوہ! یہ انگور تو بہت ہیں۔ ان کے ختم کرنے میں تو دیر لگے گی۔ میں جنت میں جانے سے اتنی دیر کیوں کروں؟ یہ کہہ کر انگور پھینک دیے۔ آگے بڑھے اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے فردوس کو سدھا رہ گئے۔ لڑائی گھسان کی ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو بھی اہل ایمان کی مدد و نصرت اور ثبات و اطمینان کے لیے نازل فرمایا۔ مسلمان، فرشتوں کو انسانوں کی صورت میں چلتے پھرتے دیکھتے تھے اور فرشتے ہر ایک مومن سے کہہ رہے تھے کہ بہادر بنو، مضبوط رہو، فتح اور نصرت الہی تمہارے ساتھ ہے۔

صحابِ بدر

جب مسلمین و کافرین کا ہر شخص جنگ میں مصروف تھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے کنگریوں کی ایک مٹھی کفار کی جانب پھینک دی اور زبان مبارک سے فرمایا: «شَاهَتِ الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ ارْغَبْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَلْزَلْ اَقْدَامَهُمْ»^①

کنگریوں کا پھینکنا تھا کہ کفار دل توڑ کر بھاگ نکلے۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا اور سترہ اشخاص کو قید بھی کر لیا۔ معرکے میں کافروں کے ۷۰ آدمی ہلاک ہوئے تھے اور مسلمانوں کے صرف چودہ آدمی شہید ہوئے۔ اس روز جنگ میں پہلا شہید ہونے والا سیدنا مہج ﷺ تھا۔ جو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔ دنیا والے اسے غلام سمجھتے تھے مگر مساوات کے حامی، عدل کے مربی، اخوت کے بانی سردر کائنات ﷺ نے اسے ”سید الشہداء“ کا خطاب عطا فرمایا۔

قیدیوں سے حسن سلوک

ستر قیدیوں میں چند ہاشمی بھی تھے جو نبی کریم ﷺ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے۔

(۱) انہی میں عباس بن عبدالمطلب نبی کریم ﷺ کے چچا تھے۔ (۲) انہی میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ مرتضیٰ کے برادر کلاں بھی تھے۔ (۳) اور نوفل بن حارث نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھی۔ (۴) اور انہی میں حضور ﷺ کی دختر کلاں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر ابو العاص بھی تھے۔

لیکن یہ سب عام قیدیوں کی طرح پابند و سلاسل تھے۔ رات کو ایک انصاری نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خواب راحت نہیں فرماتے ادھر ادھر کروٹیں لے رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ حضور ﷺ کو کچھ تکلیف ہے؟ فرمایا: ”نہیں! مجھے تو عباس رضی اللہ عنہ کے کراہنے کی آواز آرہی ہے اور وہی آواز مجھے سونے نہیں دیتی۔“ انصاری اٹھا اور عباس رضی اللہ عنہ کی مشک بندھی کھول آیا۔ نبی کریم ﷺ نے جب عباس رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سنی تو انصاری سے پوچھا: کہا: میں اُن کی مشک بندھی کھول آیا ہوں۔ فرمایا: ”جاؤ اور سب اسیروں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔“

① المعجم الكبير للطبرانی: 318۔ ”اے اللہ! ان کے چہرے سخ کر دے، ان کے دلوں پر رعب آری کر دے اور ان کے قدموں کو متزلزل کر دے۔“

مشرکین کی مُردہ لاشوں سے سلوک

کفار ایسے بھاگے تھے کہ انہوں نے اپنی فوج کے مُردوں کا بھی کچھ انتظام نہ کیا۔ نبی کریم ﷺ کی طبعاً عادت مبارک یہ تھی کہ جہاں کسی انسان کی لاش کو بلا تدفین دیکھ لیتے تو دفن کرنے کا حکم دیتے۔ بدر میں بھی آپ نے ایسا ہی کیا۔

۲۴ سردارانِ قریش کو ایک گڑھے میں الگ اور باقی کفار کو ایک گڑھے میں الگ زیرِ خاک کر دیا گیا۔

تیسرے روز نبی کریم ﷺ اس قلب (گڑھے) کے کنارے تشریف لے گئے، جہاں سردارانِ قریش کے ناپاک جُحے گرائے گئے تھے اور بآواز بلند فرمایا: ”اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے امیہ بن خلف! اے ابو جہل بن ہشام! اے فلاں! اے فلاں! اللہ نے جو تمہاری بابت کہا تھا کیا اسے تم نے ٹھیک پایا؟ مجھے تو جو اللہ نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے بالکل درست دیکھ لیا۔“^①

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے استفہامیہ لہجے میں عرض کیا: کیا آپ ان لاشوں سے، جن میں روح نہیں، تین روز کے بعد خطاب فرما رہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((انھُمْ اَلْاَنَ لَیَسْمَعُوْنَ))^② ”ہاں! یہ لوگ اس وقت سن رہے ہیں۔“

یہ الفاظ جب ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کیے گئے تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے الفاظ مبارک تو یہ تھے:

((انھُمْ اَلْاَنَ لَیَعْلَمُوْنَ))^③

”ہاں! وہ اس وقت خوب جان گئے ہیں۔“

① ان چوبیس میں سے ۴ کے نام بروایت صحیح مسلم: 179۔ عن انس اور پرکھ دیئے ہیں۔ بعض نے باقی نام اور بھی لکھے ہیں۔ حظلہ بن ابوسفیان، ولید بن عتبہ، حرث بن عامر، طمیمہ بن عدی، نوفل بن عبد، زمعہ و عقیل پسرانِ اسود، عاصی برادر ابو جہل، ابو قیس برادر خالد بن ولید، ہبیدہ و منبہ پسرانِ حجاج، علی بن امیہ بن خلف، عمرو بن عثمان، مسعود بن ابوامیہ برادر ام سلمہ، قیس بن فاکہ، اسود برادر ابوسلمہ، عاصی بن قیس بن عدی، امیہ بن رفاعہ، عبیدہ و

نبی کریم ﷺ نے اس معاملے کو کہ اسیروں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ شوریٰ میں پیش کر دیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ کافروں کے پیش رو ہیں۔ میری رائے میں ان کی گردنیں اڑادی جائیں۔ فلاں شخص جو میرا قریبی ہے اس کی گردن میں اڑادوں اور عقیل جو علی رضی اللہ عنہ کا بھائی ہے علی رضی اللہ عنہ اس کی گردن اڑادے۔

اسی طرح حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے قریبی کی تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ہمارے دل میں مشرکین کی مودت ذرا بھی نہیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میری رائے ہے کہ ان کو معاف کر دیا جائے اور ان سے فدیہ لیا جائے۔ فدیے سے ہم اپنی جنگی حالت کو درست کر لیں گے اور بعد ازاں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کو اسلام کی نعمت و ہدایت مل جائے اور وہ خود بھی ہمارا قوت بازو ثابت ہو۔ سیدنا عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ جس جنگل میں لکڑی بہت ہو، وہاں ان کو داخل کر کے آگ لگا دی جائے۔

نبی کریم ﷺ عریش میں چلے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ بعض کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ دودھ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہیں، بعض کے دلوں کو سخت کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔“

اے ابوبکر! تو ملائکہ میں میکائیل علیہ السلام جیسا ہے جو رحمت کے ساتھ نازل ہوتا ہے اے ابوبکر! انبیاء علیہم السلام میں تیری مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے۔

جنہوں نے فرمایا: ﴿مَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَظُفُرٍ رَّحِيمٍ﴾ ①

① 14 / ابراہیم: 36۔ ”جو میری اتباع کرے تو وہ میرا (ساتھی) ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو یقیناً تو

سجاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

اصحابِ بدر

اے ابوبکر! انبیاء ﷺ میں تیری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے کہا تھا:

﴿إِن تُعَذِّبُهُمْ فَأَلَّهْمُ عِبَادَكَ﴾^①

اے عمر! تیری مثال ملائکہ میں جبرائیل علیہ السلام جیسی ہے جو شدت اور باس کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔

اے عمر! تیری مثال انبیاء ﷺ میں نوح علیہ السلام کی سی ہے۔ جنہوں نے کہا:

﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا﴾^②

اے عمر! تیری مثال انبیاء ﷺ میں موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے۔ جنہوں نے کہا تھا:

﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَيَّ اَمْوَالِهِمْ.....﴾ الآیہ۔^③

اے ابوبکر و عمر! اگر تمہارا اتفاق ہوتا تو میں کچھ اور حکم نہ دیتا۔ اچھا، ان سے فدیہ لیا جائے، ورنہ ضربِ عتق ہوگا۔^④

کافی لوگوں نے اپنا اپنا زرِ فدیہ وہیں ادا کر دیا اور جو رہ گئے تھے ان کو مدینہ میں لے گئے۔ قیدیوں میں بعض پڑھے لکھے تھے ان کو انصار کے بچے سپرد کر دیے گئے کہ زرِ فدیہ کے عوض میں ان کو تعلیم دیا کریں۔

اسیروں کو مدینہ میں ایسے آسائش و آرام سے رکھا گیا کہ وہ مکہ مکرمہ میں واپس آ کر کہا کرتے تھے: خدا اہل مدینہ پر رحم کرے خود کھجوروں پر گزارہ کیا کرتے اور ہمیں روٹی کھلایا کرتے تھے۔

فدیہ و غنیمت کے لینے میں اشتباہ

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بھی شبہ تھا کہ کیا زرِ فدیہ و مالِ غنیمت کا استعمال مسلمانوں کے لیے جائز بھی ہے۔ تو اللہ پاک نے سورۃ انفال میں یہ حکم نازل فرما کر انہیں بھی مطمئن کر دیا۔ فرمایا:

① 5/ المائدة: 118۔ ”اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔“ ② 71/ نوح: 26۔ ”اے میرے رب! کفر کرنے والوں کا زمین پر کوئی گھر نہ چھوڑ۔“ ③ 10/ یونس: 88۔ ”اے اللہ! ان کے مال و دولت کو غارت کر دے اور ان کے دل سخت کر دے، وہ ایمان نہ لائیں حتیٰ کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔“ ④ مصنف ابن ابی شیبہ: 36690۔

صحابِ بدر

”اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے اس بارے میں نوشتہ موجود نہ ہوتا تب فدیہ اور غنیمت کے متعلق تم پر عذاب بھی نازل ہوتا۔ پس جو حلال، پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔“^①

فضیلت اہل بدر

صحیح بخاری میں سیدنا رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ صحابی بن صحابی سے روایت ہے۔
جَاءَ جِبْرِئِيلُ الطَّلِيحِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فَيُكْفَمُ
قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ
الْمَلَائِكَةِ الطَّلِيحِيِّ.^②

جبرائیل الطَّلِيحِيُّ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے پوچھا: ”آپ اہل بدر کو مسلمانوں میں کیسا سمجھتے ہیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں۔“ جبرائیل الطَّلِيحِيُّ نے بتایا: ”فرشتوں میں سے جو فرشتے بدر میں حاضر ہوئے ان کا درجہ ملائکہ میں بھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے۔“

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطْلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)).^③

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا: اب تم جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا ہوں۔“

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ التَّابِعِينَ هُمْ بِإِحْسَانٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ النَّبِيِّ وَآلِهِ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اصحاب بدر

فہرست اسمائے مبارکہ شہدائے غزوہ بدر ﷺ ①

سیدنا معج بن صالح ﷺ

قوم عک سے تھے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام۔ اس غزوے میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((يَوْمَئِذٍ مَهْجَعُ سَيِّدِ الشَّهَدَاءِ)) ②
یہ اسلام ہی کی انسانیت نوازی ہے کہ ایک غلام کو سید الشہداء کا خطاب عطا کیا گیا۔

سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبدمناف بن قصی رضی اللہ عنہ

قرشی المطلبی، ابو الحارث یا ابو معاویہ کنیت تھی۔ سب سے اولین سر یہ اسلامی کے سردار یہی بنائے گئے تھے۔ غزوہ بدر میں جب سرورِ عالم ﷺ نے اپنے گھرانے کے تین سرداروں کو جنگ میں جانے کا حکم دیا تو سیدنا امیر حمزہ و علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ تیسرے بزرگ یہی تھے۔ عمر بوقت شہادت ۶۳ سال تھی۔

سیدنا عمیر بن ابی وقاص (مالک) بن اہیب بن عبدمناف رضی اللہ عنہ

قرشی الزہری ہیں اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بن ابو وقاص (احد العشرة المبشورة) اور فاتح ایران کے برادر خورد ہیں۔ ۱۶ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو بوجہ صغریٰ واپس کرنا چاہا تو یہ رو پڑے، اس لیے اجازت دی گئی۔ حوصلے کے ساتھ لڑے اور خنداں خنداں روضہ رضوان کو سدھارے۔

سیدنا عاقل بن بکیر بن عبدیلیل رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنو لیث سے ہیں۔ ان کے بھائی کا نام سیدنا خالد رضی اللہ عنہ تھا، وہ غزوہ رجب میں شہید ہوئے۔

① ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تراجم اگلے صفحات پر تفصیل سے موجود ہیں، لہذا ان کی تخریق بھی وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔ ② "آج کے دن کے شہدائے سردار معج ہیں۔" دیکھیے: تفسیر قرطبی 13/234۔

اصحابِ بدر

سیدنا عمیر بن عمرو بن افضلہ رضی اللہ عنہ

ذوالشمالین لقب، ابو محمد کنیت اور بنو زہرہ کے حلیف تھے۔

سیدنا عوف یا عوذ بن عفرأ رضی اللہ عنہ

انصاری نجاری تھے۔ عفرأ ان کی والدہ کا نام ہے۔ اس خاتونِ بلند پایہ کے ساتوں فرزند غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ والد کا نام حارث ہے۔

سیدنا معوذ بن عفرأ رضی اللہ عنہ

صحابی اور والدین بھی صحابی، نمبر ۶ کے سگے بھائی۔

سیدنا حارث یا حارثہ بن سراقہ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ

ان کی والدہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ حلق پر تیر لگا اور جاں بجاں آفرین کو سپرد کر گئے۔

سیدنا یزید بن حارث یا حارث بن قیس بن مالک رضی اللہ عنہ

انصاری نجاری، مؤاخات میں نمبر ۵ کے دینی بھائی۔

سیدنا رافع بن معلیٰ بن لوذان رضی اللہ عنہ

انصاری ہیں۔

سیدنا عمیر بن حمام بن جموح بن زید بن حرام (انصاری سلمی) رضی اللہ عنہ

مؤاخات میں سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ، مہاجر نمبر ۴ کے دینی بھائی۔ دونوں زندگی میں بھی اکٹھے رہے اور بہشت بریں میں بھی ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے رونق افروزِ خلد ہوئے۔ میدانِ جنگ میں ان کا رجز یہ تھا۔

اصحابِ بدر

رَكُضًا عَلَى اللَّهِ بِغَيْرِ زَادٍ إِلَّا التَّقَىٰ وَ عَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرَ فِي اللَّهِ عَلَى الْجِهَادِ وَكُلَّ زَادٍ عُرْضَةٌ النِّفَادِ
غَيْرُ التَّقَىٰ وَالْبِرِّ وَالرِّشَادِ ①

سیدنا عمار بن زیاد بن سکن بن رافع (انصاری الاشہلی)  ۱۲

ان کے بھائی سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ بن زیاد اور ان کے بچا سیدنا یزید رضی اللہ عنہ بن سکن غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

سیدنا سعد بن خیشمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ  ۱۳

ابو عبد اللہ کنیت، سعد الخیر لقب نقیب محمدی تھے۔ باپ نے کہا: تم ٹھہرو! میں جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا: ابا مجھے بہشت میں جانے سے نہ روکو۔ ان کے والد سیدنا خیشمہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید ہوئے، تو اس طرح یہ شہید بن شہید اور صحابی بن صحابی ہیں۔

سیدنا مبشر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ  ۱۴

انصاری الاوسی ہیں۔

زرقانی میں ہے۔

أُسْتُشْهِدَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ رَجُلًا ②

فہرست بالا کے نام زرقانی اور الاستیعاب کے متفق علیہ ہیں۔ بعض نے شہدائے بدر کی تعداد ۲۲ بتلائی ہے۔

مجھے بروایت بعض تین نام اور بھی ملے۔

① ”ہم اللہ کی طرف جارہے ہیں جبکہ ہمارے پاس زور اور نہیں ہے اور اس کے پاس جانے کے لیے تو تقویٰ اور آخرت میں کام آنے والے اعمال ہی کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہیے اور تقویٰ، نیکی اور ہدایت کے سوا باقی سب کچھ ختم ہونے والا ہے۔“ ② شرح الزرقانی علی

صحابہ بدر

① سعد بن خولی ② صفوان بن بیضاء فہری۔

③ عبد اللہ بن سعید بن عاص اموی۔

اس طرح فہرست ہذا میں ۷۱ نام درج کیے جاسکتے ہیں۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ①

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَآئِسُهُ

يُبْدِي بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِيلُ وَيُنْخَتَمُ ②

محمد سلیمان سلمان منصور پوری تکانہ اللہ لہ

پٹیا لہ۔ یکم رمضان ۱۳۲۸ھ

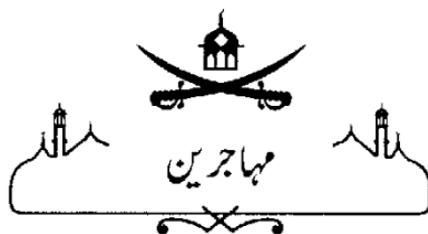
① (اے اللہ! اپنے راستے میں شہادت عطا فرما اور مجھے موت تیرے رسول کے شہر میں آئے) قاضی صاحب کی یہ دعا میں نے ان کی اکثر تحریرات میں دیکھی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح شہادت کا بہت شوق تھا اور بیت اللہ الحرام کا جذبہ بھی آپ کے دل میں کارفرما رہتا تھا، چنانچہ یکم محرم الحرام ۱۳۲۹ھ کو ایک حد تک آپ کی یہ دعا قبول ہو گئی آپ حج بیت اللہ الحرام سے واپس آ رہے تھے کہ جدہ کے قریب ہی جہاز میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ۔ شہید گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ اس کے جنازے کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ حاجی جب حج سے فارغ ہو جائے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا تو یہ بھی ایک گونہ شہادت ہی سمجھیے۔ نِعْمَ مَا قَالُوا۔

غوط خورد و غریق رحمت گشت مورد لطف خاص رحماں بود
سال تاریخ ہم بہ بحر سخن "غرق موج" از وقات سلماں بود

خادم

1349ھ

② سلامتی ہوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر، کیونکہ ہر خوبصورت کلام کی ابتدا و انتہا آپ ہی کے نام سے ہوتی ہے۔



سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ

ولادت مبارک بروز دوشنبہ ۹ ربیع الاول کو مکہ معظمہ میں بعد صبح صادق و قبل از طلوع آفتاب ہوئی۔

دنیا کے مروجہ مشہورہ سنین کے مطابق آپ کی تاریخ ولادت حسب ذیل ہے۔

۹۔ ربیع الاول	۱۔ عام الفیل	۱۰۔ ماہ ایار	۳۳۳۱۔ عبرانی
۱۸۔ ماہ وے	۴۰۔ نوشیروانی	۱۹۔ اپریل	۵۲۸۴۔ جولیاہی (جولین پیری ۱۱)
۲۵۔ ماہ برمودہ	۲۸۷۔ قطبی جدید	کیم جینٹھ	۳۶۷۲۔ کل جگ
۲۲۔ اپریل	۵۷۱۔ عیسوی	۱۸۔ ماہ توت	۱۳۱۹۔ بخت نصری
۲۰۔ ماہ ہفتم	۲۵۸۵۔ ابراہیمی	۲۰۔ ماہ نیسان	۸۸۲۔ سکندری
۱۱۔ ماہ پیشنس	۳۶۷۵۔ طوفان نوح	کیم جینٹھ	۶۲۸۔ بکری شمس

اکتالیسویں سال کے پہلے دن بعثت نبوت ہوئی۔ ۱۳ سال مکہ معظمہ میں تبلیغ رسالت فرمائی۔ بروز دوشنبہ ۲۸ ویں شب ماہ رجب ۱۰۔ نبوت کو معراج ہوا۔

شب جمعہ ۲۷ صفر ۱۳۔ نبوت کو مکہ ہجرم ہجرت چھوڑا۔ دوشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۔ نبوت کو قبارونق افروز ہوئے۔ دوشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۔ نبوت کو قبا میں ۱۴ یوم قیام کے بعد مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

۶۳ سال ۴ یوم کی عمر میں فوت ہوئے۔ تاریخ وفات دوشنبہ وقت چاشت ۱۲ ربیع

الاول ۱۱ھ ہے۔

صحابِ بدر

عالم دنیوی میں نبی کریم ﷺ نے ولادت سے لے کر وفات تک ۲۲۳۳۰ دن ۶ گھنٹے قیام فرمایا۔ یہ چھ گھنٹے اکتیسویں دن کے تھے۔

مذکورہ بالا ایام میں سے ۸۱۵۶ دن تبلیغ رسالت و نبوت کے ہیں۔

آپ کے ممتاز اسماء محمد، احمد، حاجی، حاشر اور عاقب ہیں۔ آپ کے ممتاز خطابات میں سے جو مشہور ہیں، وہ درج ذیل ہیں: عبد اللہ، رحمة للعالمین، خاتم النبیین، امام

الانبياء، سید ولد ادم، شفیع المذنبین۔^①

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَّ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَّ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔^②

نبی کریم ﷺ کا مختصر نسب نامہ

آدم عليه السلام سے نوح عليه السلام تک (ہردو اسماء بھی شمار میں داخل ہیں) ۱۰ پشت

سام بن نوح سے ابراہیم خلیل عليه السلام تک (ہردو اسماء شامل ہیں) ۹ پشت

اسماعیل بن ابراہیم عليه السلام سے اؤڈ تک (ہردو اسماء شامل ہیں) ۴۰ پشت

عدنان بن اؤڈ سے عبد اللہ نبی کریم ﷺ کے والد تک (ہردو اسماء شامل ہیں) ۲۱ پشت

میزان ۸۰ پشت

ذیل میں عدنان تک کا نسب نامہ مکمل درج ہے، کیونکہ اس نسب نامے کے بعض اسماء کا ذکر مہاجرین کی تاریخ میں بھی آئے گا۔

① (بالترتیب) اللہ کے بندے، تمام جانوں کے لیے رحمت، آخری نبی، انبیاء کے امام، آدم عليه السلام کی اولاد کے سردار اور گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے۔ ② اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس

طرح تو نے ابراہیم عليه السلام پر اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم عليه السلام پر اور آل ابراہیم پر برکت

نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

صحابہ بدر

۱۔ عبد اللہ بن ۲۔ عبد المطلب بن ۳۔ ہاشم بن ۴۔ عبد مناف بن ۵۔ قصی بن۔
 ۶۔ کلاب بن ۷۔ مرہ بن ۸۔ کعب بن ۹۔ لؤی بن ۱۰۔ غالب بن ۱۱۔ فہر المقلب
 بہ قریش بن ۱۲۔ مالک بن ۱۳۔ نضر بن ۱۴۔ کنانہ بن ۱۵۔ خزیمہ بن ۱۶۔ مدرکہ
 ابن ۱۷۔ الیاس بن ۱۸۔ مضر بن ۱۹۔ زرار بن ۲۰۔ معد بن ۲۱۔ عدنان
 نبی کریم ﷺ جن غزوات میں شریک ہوئے ان کی تعداد ۲۷ ہے۔

۱۔ غزوہ ودان یا ابواء، ۲۔ غزوہ بواط، ۳۔ غزوہ سفوان، ۴۔ غزوہ ذوالعشیرہ،
 ۵۔ غزوہ بدر الکبریٰ، ۶۔ غزوہ قیقاع، ۷۔ غزوہ السویق، ۸۔ غزوہ قرقرۃ الکدر، ۹۔ غزوہ
 ذی افریا غطفان یا اغمار، ۱۰۔ غزوہ احد، ۱۱۔ غزوہ حموالاسد، ۱۲۔ غزوہ بنو نضیر، ۱۳۔ غزوہ
 بدر الاخریٰ، ۱۴۔ غزوہ دومتہ الجندل، ۱۵۔ غزوہ بنو مصطلق، ۱۶۔ غزوہ احزاب یا خندق،
 ۱۷۔ غزوہ بنو قریظہ، ۱۸۔ غزوہ بنو لحيان، ۱۹۔ غزوہ ذی قروہ یا غابہ، ۲۰۔ غزوہ حدیبیہ، ۲۱۔
 غزوہ خیبر، ۲۲۔ غزوہ وادی القریٰ، ۲۳۔ غزوہ ذات الرقاع، ۲۴۔ غزوہ (فتح) مکہ، ۲۵۔
 غزوہ حنین، ۲۶۔ غزوہ طائف، ۲۷۔ غزوہ تبوک۔

غزوہ بدر و حنین کا نام قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے حالات مبارکہ بچوں کو ہماری کتاب مہر نبوت میں اور اہل علم کو
 رحمۃ اللعالمین میں مطالعہ کرنے چاہئیں۔

۲ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

عبد اللہ بن عثمان نام، ابو بکر کنیت، صدیق خطاب اور عتیق، علم، صاحب الغار
 لقب ہے۔

سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے، اس وقت ان کی
 عمر ۳۸ سال تھی اور مکہ معظمہ کے مشہور اور نامی گرامی تاجروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور
 مقدمات دیت کا انحصال انہی کے فیصلے پر ہوتا تھا۔

آپ کے والدین کا نسب نبی کریم ﷺ کے نسب میں مرہ، نمبر ۷ میں شامل ہو جاتا

اصحابِ بدر

ہے۔ سیدنا زبیر بن العوام، طلحہ، عثمان غنی اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم یہ چاروں بزرگ عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں اور یہ چاروں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ پر داخل اسلام ہوئے۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ایسے بزرگوں کو کفار کی تعذیب سے اپنا مال خرچ کر کے رہا کرایا جو اسلام میں بلند تر درجہ رکھتے ہیں۔ انہی سات میں سیدنا بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے اپنی زمین پر مسجد تیار کی اس وقت جب کفار مکہ مسلمانوں کو حرم میں عبادت کرنے دیتے تھے۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ہجرت کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جو غار ثور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقیم تھے۔ قرآن مجید نے: ﴿اذْهَبَا فِي الْغَارِ﴾^① کہہ کر ان کی تخصیص فرمادی ہے۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں اپنے عیش میں اپنے ساتھ ٹھہرایا تھا۔ اس وقت سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ وہی فرائض ادا کر رہے تھے جو جزل اور فوج کے درمیان چیف آف سٹاف کو ادا کرنے ہوتے ہیں۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو غزوہ تبوک میں، جبکہ سب سے زیادہ فوج کا اجتماع ہوا تھا، نشانِ اعلیٰ عطا فرمایا گیا تھا۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو فرضیت حج کے بعد پہلے ہی سال امیر الحاج مقرر فرمایا گیا تھا۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت کے ایام میں اپنی جگہ امام مسجد نبوی مقرر فرمایا تھا۔

انہوں نے سترہ نمازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھائیں۔

ایک نماز (یعنی نمازِ ظہر یوم یک شنبہ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شامل ہوئے تھے اور

① [۹/ التوبة: ۴۰] ”جب وہ دونوں غار میں تھے۔“

اصحاب بدر

نبی و صدیق ایک مصلے پر جلوہ گر تھے۔ آہ یوم دوشنبہ کی نماز صبح کا وہ نظارہ جبکہ سیدنا صدیق ؓ امام تھے اور امت کے سب چھوٹے بڑے مقتدی، جسے آپ نے حجرہ مبارک سے خود ملاحظہ فرمایا تھا اور اس اعلیٰ کامیابی کی خوشی کے پانچ گھنٹے بعد آپ نے عالم فانی سے کوچ فرمایا۔

رحلت نبوی کے بعد سیدنا صدیق ؓ ہی نے **الْاِنْمَةُ مِنَ الْقُرَيْشِ** کا اصول دنیا سے تسلیم کرایا تھا اور اسی اصول پر انصار نے اپنے دعویٰ خلافت و امارت اور امارت مشترکہ کو واپس لے لیا تھا۔ ہر سہ خلفا کی خلافت راشدہ اور ان کے بعد سلطنت ہائے دمشق و بغداد اور یمن و مصر وغیرہ نے اسی اصول محکم کے استمساک پر دنیا میں حکومت کی۔

خلفائے راشدین میں سے سیدنا صدیق ؓ ہی کو خلیفہ رسول اللہ ﷺ کہا گیا۔ دیگر ہر سہ خلفا تو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

سیدنا صدیق ؓ کو اپنی خلافت میں جن مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا وہ دیگر خلفا کے سامنے نہیں آئیں۔ ارتحال نبوی سے اہل ایمان ایسے غمزہ تھے کہ اکثر ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے، اکثر حیرت زدہ تھے، اوسان کام نہ کرتے تھے۔ اسی حالت میں منافقین اعلانیہ اعدا سے جا ملے اور رسول اللہ ﷺ کی کامیابی دیکھ کر جھوٹے نبی بھی دعویٰ داری نبوت بن گئے۔ اسود غنسی، میلہ کذاب، طلیحہ اسدی اور مسامۃ سجاح کا شمار ان جھوٹے نبیوں میں ہے جنہوں نے پچاس پچاس ہزار سے زیادہ فوج جمع کر لی تھی اور ان سب کا عزم مجسمہ مدینہ کو برباد اور اسلام کو تباہ کر دینا تھا۔ سیدنا صدیق ؓ نے ان سب امور کا انتظام کیا۔ اہل ایمان کو اتنا مستعد بنایا کہ وہ سیدنا اسامہ بن زید ؓ کے نشان کے نیچے موت پر (جو ملک شام کی سرحد پر، سلطنت روما کا مشہور قلعہ بند مقام تھا) لڑے اور انہوں نے ان ظالموں کو سزا دی جنہوں نے سیدنا زید ؓ کو لوٹا اور شہید کیا تھا۔ منافقین کو تادیب کی گئی اور وہ پھر بدستور آئین اسلام کی اطاعت کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگے۔ اسود، میلہ، طلیحہ اور سجاح کے مقابلے میں الگ الگ لشکر روانہ کیے گئے اور ان سب کی شان و شوکت

اصحابِ بدر

اور دعویٰ نبوت کو خاک میں ملا دیا گیا حتیٰ کہ اسلام کا بول بالا ہو گیا اور احکام اسلام کی تعمیل حجاز و نجد، یمن و حضرموت اور عمان تک ہونے لگی۔ امن بسیط کے قیام اور استحکام کے بعد سیدنا صدیق اکبر ؓ نے اپنی توجہ عراق کی طرف کی۔ یہ ملک اس وقت سلطنت روما کا ایک صوبہ تھا، حجاز سے اس کی حدود کا الحاق تھا۔ شہنشاہ روم نے عراق کو عرب پر حملہ کرنے اور اسلام کو تباہ کرنے کے لیے بیس کمپ (میدان جنگ) بنایا تھا۔ اطراف ممالک سے روما کی فوجیں چپ چاپ جمع ہو رہی تھیں اور ذخائرِ جنگ فراہم ہو رہے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر ؓ جیسا دور رس خلیفہ ان سب حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ انہوں نے یہ قرار دیا کہ عرب کو جنگ سے بالکل محفوظ رکھا جائے اور اس لیے خود آگے بڑھ کر دشمن کی حملہ آوری کی تدابیر کو الٹ دیا جائے۔

اس رائے کے بعد انہوں نے اپنے پانچ جرنیلوں کے ماتحت پانچ فوجیں دے کر ان کو عراق پر مختلف راستوں سے حملہ آور ہونے کے لیے روانہ کر دیا۔ ہر ایک جرنیل کو بتا دیا گیا تھا کہ اس نے کہاں تک بڑھنا ہے اور کس مقام پر دوسرے جرنیل سے مل جانا ہے۔ اعلیٰ جنرل کا مرکز بھی قرار دے دیا گیا تھا۔ یہ ایسی جنگی تدابیر تھیں جن کے جواب میں سلطنتِ روما بالکل ششدر رہ گئی اور اسلامی افواج ہر جگہ مظفر و منصور ہوئیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ سارا عراق فتح ہو گیا۔ پھر سپہ سالاروں کو ملک شام کی فتح کے لیے مامور کیا گیا۔ شام کا کچھ حصہ فتح ہوا تھا کہ سیدنا صدیق ؓ کا انتقال ہو گیا جب دیکھا جاتا ہے کہ سیدنا صدیق ؓ کی مدتِ خلافت صرف دو سال چار ماہ تھی تو یہ سب ایسے کارنامے ہیں جن کی نظیر دنیا کی کوئی سلطنت اور کوئی فاتح پیش نہیں کر سکتا۔

اندرونِ ملک میں سیدنا صدیق ؓ نے اشاعتِ علم پر سب سے پہلے توجہ فرمائی اور اسی لیے قرآن مجید، جو اب تک متفرق کاغذوں، ہڈیوں، جھلیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا، ایک جگہ جمع کرایا اور جمع شدہ جلد کا نام مصحفِ پاک ہوا۔^①

اصحابِ بدر

انہوں نے اپنے احکام و فرامین اور خطبات میں نبوت اور خلافت کی جداگانہ شان اور حقوق کو واضح کیا۔ انہوں نے خلافت کی بنیاد کو استبداد، وراثت یا شخصی ملکیت سے علیحدہ رکھ کر جمہوریت پر جس کا حکم قرآن پاک میں موجود تھا، بلند کیا اور اس عمارت کو، اس اصول کو ایسا مستحکم کیا کہ خلافتِ راشدہ میں ہمیشہ اسی اصول پر حکومت کی گئی اور اسی لیے ہر چہار بزرگانِ دین خلفائے راشدین المہدیین کے لقب صحیح سے روشناس عالم ہوئے۔ سیدنا صدیق ؓ کی مرویات حدیث کی تعداد (۱۳۲) ہے، صحیح بخاری میں (۲) صحیح مسلم میں (۹) اور متفق علیہ (۲) ہیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اکابر صحابہ کرام ؓ سے جو ذمہ داریوں پر اکثر مامور رہا کرتے تھے، روایات کی تعداد کمتر ملتی ہے اور ان صحابہ کرام ؓ سے جو ملکی خدمات سے سبکدوش رہے۔ روایات کی تعداد زیادہ ملتی ہے اور اس کی وجہ مذکورہ بالا فقرات ہی سے واضح ہو جاتی ہے۔ اس بات کو مثال کے طور پر سمجھنا چاہیے کہ کسی یونیورسٹی کا اعلیٰ امتحان پاس کرنے کے بعد دو طالب علم نکلے۔ ہر ایک کی قابلیت و لیاقت علمی مسلمہ ہے۔ ان میں سے ایک تو وزیر سلطنت ہو گیا اور دوسرا پروفیسر (معلم) بنا۔ ظاہر ہے کہ وزیر کو تلامذہ سے سابقہ نہیں پڑا، اس لیے اس کے بتائے ہوئے نوٹ، لکھوائے ہوئے حواشی اور بیان کیے ہوئے علمی نکات دائرہ درس و تدریس میں بہت کم موجود ہوں گے۔

دوسری وجہ وہ مدت روایت بھی ہے جو روایت کرنے والے کو ملی۔ یہ مسلمہ ہے کہ روایتِ احادیث کا طریق بعد از رحلت نبوی جاری ہوا۔ سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کو صرف سوا دو سال اور سیدنا عمر فاروق ؓ کو ۱۲ سال جبکہ سیدنا علی مرتضیٰ ؓ کو ۲۹ سال کا عرصہ مل گیا تھا۔ یہی حال سیدنا ابو ہریرہ و جابر و غیرہم ؓ کا ہے۔ ہر دو امور کو پیش نظر رکھنے سے ایک جو یائے حقیقت کے سامنے قلت روایات کی وجہ واضح ہو جائے گی۔ ؓ

ﷺ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کعب میں شامل ہو جاتا ہے۔ نسب نامہ یہ ہے:
عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی
بن کعب القرشی العدوی۔

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی بیٹی ہیں اور نبی کریم ﷺ نے ان کی کنیت ابو حفص
تجویز فرمائی تھی، ان کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ ہیں۔ نسب میں غلطی کرنے والوں
نے حنتمہ کو ابو جہل کی بہن سمجھ لیا، حالانکہ ابو جہل کے باپ کا نام ہشام ہے ہاشم نہیں۔
سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا ہاشم عرب کے مشہور شاہ سواروں میں سے تھے اور ان کا لقب
”ذوالرحمین“ تھا۔

ولادت

عام الفیل سے ۱۳ سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

قومی عہدہ

قبل از اسلام قوم کی طرف سے ”درجہ سفارت“ ان کو ملا ہوا تھا۔ معاہدات، مناقشات
اور معاملات جنگ کا فیصلہ انہی کی وساطت سے اور انہی کی رائے کے موافق ہوا کرتا تھا،
اس لیے قریش اور دیگر قبائل کے اندر انھیں خاص وقار اور وجاہت حاصل تھی۔

حلیہ

بلند بالا، سخت گندم گوں، پُر بدن، اصلع (چندیا کے بال صاف) سرخ چشم مخنی اور
سفید ریش۔

اسلام

۵۶ یا ۵۷ نبوت کو مکہ مکرمہ میں، ارقم بن ارقم کے گھر، سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بن

عبدالطلب سے تین یوم بعد مسلمان ہوئے۔ ان کے بھائی سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کی ہم شیرہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب قبل ازیں مسلمان ہو چکی تھی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سعی سے ان کے شوہر سیدنا زید بن سعید رضی اللہ عنہ بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی انہی کے مبارک گھر میں قرآن مجید سننے کا موقع ملا۔ قرآن پاک کے سنتے ہی یہ اسلام پر پختہ ہوئے اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھا اور یہ دعا پڑھی:

((اللَّهُمَّ أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَابْدِلْهُ إِيمَانًا))

”یا اللہ! اس کے سینے میں جو کچھ بھی میل کچیل ہے، دور کر دے اور اس کے

بدلے ایمان بھر دے۔“

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ہم دین اسلام کو اس نوجوان کے مشابہ سمجھا کرتے تھے، جس کے ٹوٹی کا نشوونما روز بروز ترقی پذیر ہو۔ شہادت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ہم سمجھا کرتے تھے کہ اب اس شخص کے ٹوٹی میں انحطاط شروع ہو گیا ہے۔ عمر بوقت اسلام ۳۳ سال تھی۔

فاروق کا خطاب ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ وَهُوَ الْفَارُوقُ فَرَّقَ اللَّهُ

بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ)) [تہذیب الاسماء از امام نووی ص: ۳]

”اللہ تعالیٰ نے سچ کو عمر رضی اللہ عنہ کے دل و زبان میں رکھ دیا ہے اور یہ وہ

فاروق ہیں کہ حق اور باطل کے درمیان اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے

فرق کر دیا ہے۔“

اسلام سے چند یوم کے بعد ہی ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وزیر بنا لیا۔ ترمذی نے

بروایت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

صحابِ بدر

((وَزَيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ أَمَّا وَزَيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ))^①

”میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہیں اور وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور میرے دو وزیر زمین والوں میں سے ہیں اور وہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔“

ہجرت مدینہ

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مکہ سے ہجرت کرنا ایسا مشکل تھا کہ سب نے چھپ چھپ کر ہی ہجرت کی لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سفر ہجرت کے دن دشمنوں کی آنکھوں کے سامنے طواف کعبہ کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر قریش کے مجمع میں جا کھڑے ہوئے اور کہا: ”اے رُوسیا ہو! جو کوئی تم میں سے اپنی ماں کو بے اولادی کا، اپنے بیٹے کو یتیمی کا اور اپنی جو رو کو رنڈا پے کا داغ دینا چاہے وہ میرا تعاقب کرے۔“ سب نے سنا اور کسی کو بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ ہجرت کرنے والوں نے ان کی معیت کو غنیمت سمجھا، چنانچہ (۱) سیدنا زید بن خطاب (۲) سعید بن زید (۳،۳) عمر اور عبداللہ فرزند ان سراقہ (۵) حمیس بن حذافہ (۶) واقد بن عبداللہ (۷،۸) خولی و بلال فرزند ان ابو خولی (۹) عیاش بن ابوربیعہ (۱۰،۱۱،۱۲) خالد، ایاس اور عاقل فرزند ان بکیر (۱۳) سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔^②

فضائل

نبی کریم ﷺ سے ان کے فضائل کے متعلق متعدد احادیث ہیں جو بلحاظِ صحت اعلیٰ درجے کی ہیں۔

① صحیحین میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث میں ہے۔

① سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فأما وزیرای فی الارض: 3680.

② الاستیعاب: 1878؛ أسد الغابہ: 3824؛ الاصابہ: 5752.

اصحاب بدر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) ”باغ کا دروازہ عمرؓ کے لیے کھول دو اور اسے بشارت جنت سنا دو۔“^①

بخاری و مسلم بروایت سعد بن ابوقاصؓ ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ مَسَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِكَ))^②

”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! جس راستے پر شیطان تجھے چلتا ہوا دیکھ لے وہ اُسے چھوڑ کر دوسرے راستے پر ہو جاتا ہے۔“

بخاری و مسلم میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ كَانَ فِي مَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ))^③

”پہلی امتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن سے فرشتے باتیں کیا کرتے تھے، اگر کوئی میری امت میں سے ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔“

بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک چاہ کے اوپر ہوں، میں نے اس میں سے ڈول نکالے، جتنے مناشائے الہی تھی، پھر ڈول ابو بکرؓ نے لیا اور ایک یا دو ڈول ضعف کے ساتھ نکالے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ضعف کو معاف کر دیا پھر وہ ڈول عمر نے لے لیا، ڈول تو جیسے چرسہ بن گیا، میں نے کوئی

① صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب: 3693؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان: 2403/28. ② صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب: 3683؛ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عمر بن الخطاب: 2396/22. ③ صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب: 3689؛ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عمر بن الخطاب: 2398/23.

صحابِ بدر

ایسا عجیب شخص نہیں دیکھا کہ جو اس زور و طاقت کے ساتھ چرسہ نکالتا ہو، اُس نے تو سب لوگوں کو سیراب کر دیا اور لوگ اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کر کے اپنے ٹھکانوں پر لے گئے۔^① علمائے بیان کیا ہے کہ اس کی تعبیر فتوحاتِ اسلامیہ ہیں۔

⑤ محمد (بن حنفیہ) کہتے ہیں: میں نے اپنے والد بزرگوار سیدنا علی مرتضیٰ ؑ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے بعد بہتر شخص کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر ؓ۔ میں نے کہا: اُس کے بعد؟ فرمایا: عمر ؓ۔ یہ روایت صحیح بخاری میں ہے۔

⑥ بخاری و مسلم میں سیدنا ابن عباس ؓ سے منقول ہے کہ میں سیدنا عمر فاروق ؓ کے جنازے پر کھڑا تھا اور بھی بہت لوگ تھے کہ اتنے میں ایک شخص میرا کندھا پکڑ کر آگے بڑھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سیدنا علی مرتضیٰ ؑ ہیں، انہوں نے سیدنا عمر ؓ کے لیے دعائے رحمت کی اور پھر کہا: آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اس کے عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جا ملوں اور اللہ کی قسم! میں تو یہ پہلے ہی سمجھے ہوئے تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں رفیقوں سے ملا دے گا، کیونکہ میں بسا اوقات سنا کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے: میں اور ابوبکر و عمر گئے، میں اور ابوبکر و عمر ؓ آئے، میں اور ابوبکر و عمر وہاں سے نکلے۔^②

⑦ عمرو بن العاص ؓ کی روایت بخاری و مسلم میں ہے کہ وہ جنگِ ذات السلاسل سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: ”عائشہ ؓ۔“ میں نے کہا: مردوں میں سے فرمائیے، فرماتے ہیں کہ آپ نے سیدنا ابوبکر و عمر ؓ کا نام لیا، پھر کئی اور نام بھی شمار کیے۔^③

① صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحابہ، باب مناقب عمر بن الخطاب: 3682؛

صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عمر بن الخطاب: 2393/19.

② صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن

الخطاب: 3685؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر:

2389/14. ③ صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب: 3662؛

صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصديق: 2384/8.

اصحابِ بدر

⑧ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ احد پر چڑھے۔ آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ کو زلزلہ آیا، فرمایا: ”احد ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی (کریم ﷺ) ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔“^①

⑨ سنن ترمذی میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.))^②

”اگر میرے بعد کسی نے نبی ہونا ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔“

⑩ ترمذی میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.))^③

”میرے بعد ان دونوں ابوبکر و عمر کی اقتدا کیا کرنا۔“

⑪ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی

بابت فرمایا:

((هٰذَانِ سَيِّدَا كَهْمَا اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيَّيْنِ

وَالْمُرْسَلِيْنَ.))^④

”انبیاء و مرسلین کو چھوڑ کر ابوبکر و عمر جنت کے سب اگلے پچھلے تمام ادھیڑ عمر

لوگوں کے سید اور سردار ہیں۔“

خلافت

جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محسوس کر لیا کہ وہ وفات پانے والے ہیں تب انہوں نے مہاجرین و انصار کے مجمع میں اپنے جانشین کا سوال پیش کیا۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف، عثمان بن عفان، سعید بن زبیر اور اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہم وہ بزرگ ہیں جنہوں

① صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب: 3675. ② سنن

الترمذی، ابواب المناقب، باب لوکان نبی بعد: 3686. ③ سنن الترمذی، ابواب

المناقب، باب اقتدوا بالذین من بعدی: 3662. ④ سنن الترمذی، ابواب المناقب،

باب اقتدوا بالذین میں بعدی: 3664.

صحابہ بدر

نے اس مسئلے پر گفتگو کی اور انہوں نے بالاتفاق سیدنا عمر فاروق ؓ کو شایانِ خلافت قرار دیا۔ اس مشاورت کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے سیدنا عمر فاروق ؓ کے اختلاف کی تحریر لکھ دی۔ یہ تحریر سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے مجمع عام میں سنادی اور سب نے اس تجویز کو بغیر کسی اختلاف کے پسند کر لیا۔ تب سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے سیدنا عمر ؓ کو طلب کیا اور مجمع کے سامنے یہ دعا پڑھ کر اس معاملے کو ختم کیا:

”اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِذَلِكَ الْأَصْلَاحَهُمْ وَخِفْتُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةَ
فَعَلِمْتُ مِنْهُمْ بِمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ فَوَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ وَأَقْوَاهُمْ
عَلَيْهِمْ وَأَحْرَصَهُمْ عَلَيَّ مَا أَرَشَدَهُمْ وَقَدْ حَضَرَنِي مِنْ أَمْرِكَ مَا
حَضَرَنِي فَأَخْلَفَنِي فِيهِمْ فَهُمْ عِبَادُكَ وَنَوَاصِيَهُمْ فِي يَدِكَ وَ
أَصْلِحْ لَهُمْ وَلَا تُهْمَمْ وَأَجْعَلْهُ مِنْ خُلَفَاءِكَ الرَّاشِدِينَ يَتَّبِعُ هَدْيَ
نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَأَصْلِحْ لَهُ رَعِيَّتَهُ.“

یا اللہ! میرا مقصود اس کارروائی سے غلطی اللہ کی بہبود ہی ہے، کیونکہ مجھے اُن کی حالت کو دیکھتے ہوئے، جسے تو خوب جانتا ہے، فتنے کا اندیشہ ہوا، لہذا میں نے ان پر اس شخص کو والی کر دیا ہے جو ان میں زیادہ بہتر اور بہت قوی اور بہبود و سودِ خلاق پر بہت زیادہ حریص ہے۔ الہی! تو جانتا ہے۔ یہ میرا آخری وقت ہے، اس لیے اب تو ہی ان کو سنبھالنا۔ یہ تیرے بندے ہیں ان کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ یا اللہ! مسلمانوں کے سب حکام کو درست فرمادے اور عمر ؓ کو خلفائے راشدین میں سے بنا جو نبی الرحمتہ کی ہدایت پر چلے۔ الہی! اس کی رعیت کو بھی درست رکھنا۔

خلافت سیدنا عمر ؓ پر کسی ایک مسلمان کو بھی اختلاف نہ تھا۔ آپ کو خلافت ۲۲

جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو ملی۔^①

مدتِ خلافت

۱۰ برس ۶ ماہ ۸ یوم۔

شہادت

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ میرے سامنے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ ادا کیے: ”اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِىْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ“ الہی! مجھے تیری راہ میں شہادت بھی ملے اور میری موت تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر ہی میں ہو۔ میں نے دل میں کہا: یہ دونوں باتیں کیونکر ہوں گی، لیکن اللہ تعالیٰ نے مخلص صادق کی دعا کو ٹھیک انہی الفاظ میں منظور فرمایا۔^①

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کی نماز صبح کا وقت تھا، مسلمان نماز میں تھے کہ ابو لؤلؤ مجوسی نے دو دھاری نخنجر سے سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور چھ کاری زخم لگائے۔ وہاں سے بھاگا تو ۱۳ دیگر افراد کو بھی زخمی کیا لیکن مسلمانوں نے اس کو راہ نہ دی آخر خودکشی کر کے جہنم واصل ہوا۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت نماز کے لیے ابن عوف رضی اللہ عنہ کو امام مقرر کر دیا اور پھر مجروح اٹھا کر لائے گئے۔ شنبہ یکم محرم ۲۴ھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اُن کی اجازت سے دفن کیے گئے۔ انتقال ہجر ۶۳ سال ہوا۔^②

علمِ عمر رضی اللہ عنہ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر کہا کہ آج سے علم جاتا رہا۔ صحیحین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے پیش کیا گیا، میں نے پیا، اس کی طراوت مجھے اپنے ناخنوں کی جڑ تک معلوم ہوئی، پھر جس قدر بیچ رہا وہ میں نے عمر کو دے دیا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

① صحیح البخاری، کتاب فضائل مدینہ، باب: 1890؛ فتح الباری: 101/4.

② الاستیعاب: 1878.

اصحابِ بدر

اس کی تاویل (حقیقتِ اصلیہ) کیا ہے؟ فرمایا: ”علم۔“^①

یہ حدیث بہت بڑی شان والی ہے اور صحت کے لحاظ سے بھی ذرّہ اعلیٰ پر ہے۔

ہم امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شانِ علم کے لحاظ سے بلند ترین ذرّہ پر تسلیم کرتے ہیں، مگر جو الفاظِ حدیث اس بارے میں زبانِ زدِ عوام ہیں وہ بلحاظِ سند بالکل غیر

ثابت ہیں، وہ الفاظ یہ ہیں: **أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا**۔^②

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو منکر بتلایا۔^③

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر کہنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے لیے کوئی بھی وجہ صحیح

نہیں پائی جاتی۔^④

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ کذب ہے، اس کی اصل کچھ بھی نہیں۔^⑤

ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا شمار موضوعات میں کیا ہے۔^⑥

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تعلقات

ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر دو بزرگواروں کے تعلقات کو بھیانک اور گھناؤنی صورت میں دکھلایا کرتے ہیں لیکن اس کی کچھ اصلیت نہیں۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے مشہور وزیر اور معتمد علیہ تھے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دو بار بجانب شام سفر کیا اور ہر دو موقع پر اپنی جگہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قائم مقام خلیفہ بنایا۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جن چھ اشخاص کو شایانِ خلافت شمار کیا تھا، اُن میں سے سب سے پہلے انہوں نے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی بتایا تھا۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے

① صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب: 3681؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر: 2391/16۔^② میں علم کا شہر ہوں جبکہ علی اس کا دروازہ ہیں۔^③ سنن الترمذی، تحت حدیث

رقم: 3723۔^④ الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ: 118/1۔^⑤ سوالات ابن الجوزی: 285/1۔^⑥ قول ابن الجوزی فی کتاب الموضوعات: 349/1، و امام قول الذہبی فی المستدرک للحاکم تحت حدیث رقم: 4637۔

اصحاب بدر

اپنی دختر ام کلثوم رضی اللہ عنہا از بطن سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلافت فاروقی میں کر دیا تھا۔ اُن کے بطن سے زید فرزند اور رقیہ رضی اللہ عنہا دختر عمر فاروق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئیں۔ مشیر اعظم ہونے کے ثبوت میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خود الفاظ موجود ہیں۔^①

”نہج البلاغہ“ جناب امیر ہی کی کتاب ہے اور اسی لیے فرقہ امامیہ نے اس کی حفاظت و نگہداشت میں بہت اہتمام کیا ہے۔ کتاب مذکور میں درج ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سلطنت ایران میں بذات خود جہاد کرنے کا مشورہ لیا تو سیدنا مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

① إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهُ وَلَا خُذْ لَأَنَّهُ بِكَثْرَةِ وَلَا بِقِلَّةِ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ الَّذِي أَظْهَرَ وَجُنْدُ الَّذِي أَعَدَّهُ وَآمَدَّهُ حَتَّى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَيْثُ مَا طَلَعَ وَنَحْنُ عَلَى مَوْعُودٍ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ مُنْجِزٌ وَعْدِهِ وَنَاصِرٌ جُنْدِهِ

② وَمَكَانُ الْقَيْمِ بِالْأَمْرِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرْزِ يَجْمَعُهُ وَيَضُمُّهُ فَإِذَا انْقَطَعَ النِّظَامُ تَفَرَّقَ الْخَرْزُ وَذَهَبَ ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ بِحَدِّ أَفْرِهِ أَبَدًا۔

③ وَالْعَرَبُ الْيَوْمَ وَإِنْ كَانُوا قَلِيلًا فَهُمْ كَبِيرُونَ بِالْإِسْلَامِ عَزِيزُونَ بِالْإِجْتِمَاعِ فَكُنْ قُطْبًا وَاسْتَدِرِ الرَّحَى بِالْعَرَبِ وَأَصْلِهِمْ دُونَكَ نَارَ الْحَرْبِ۔

فَإِنَّكَ إِنْ شَخَّصْتَ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ اسْتَقَصَّصْتَ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ أَطْرَافِهَا وَأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ مَا تَدْعُ وَرَأَىكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ أَهَمَّ إِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ

④ أَنَّ الْأَعَاجِمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيْكَ عَدَا يَقُولُوا هَذَا أَصْلُ الْعَرَبِ فَيَكُونُ ذَلِكَ أَشَدَّ لِقَلْبِهِمْ عَلَيْكَ وَطَمَعِهِمْ فِيكَ۔

اصحابِ بدر

۵) فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَسِيرِ الْقَوْمِ إِلَى قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ هُوَ أَكْرَهُ لِمَسِيرِهِمْ مِنْكَ وَهُوَ أَقْدَرُ عَلَى تَغْيِيرِ مَا يَكْرَهُهُ.

۶) وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِهِمْ فَإِنَّا لَمْ نَكُنْ نَقَاتِلُ فِي مَا مَضَى بِالْكَثْرَةِ وَإِنَّمَا كُنَّا نَقَاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمَوْؤَنَةِ. ①

① ہماری حکومت کی کامیابی و ناکامی کثرت یا قلت پر نہیں ہے بلکہ یہ تو وہ دین الہی ہے جسے اللہ نے ظہور بخشا ہے اور وہ الہی لشکر ہے جسے اسی نے تیار کیا اور پھیلا یا ہے، حتیٰ کہ جہاں تک پہنچنا تھا وہاں پہنچا اور جہاں سے نور لگن ہونا تھا ہوا۔ ہمارے ساتھ تو اللہ کا وعدہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور اپنی فوج کی مدد بھی کرے گا۔

② حکومت کو تھامنے والے صاحب الامر کا درجہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے موتیوں کی مالا میں ڈور کا ہوتا ہے، اگر ڈور ٹوٹ جائے تو موتی بکھر جائیں گے اور پھر وہ سب کے سب کبھی فراہم نہ ہو سکیں گے۔

③ ہاں! عرب والے آج گو تعداد میں کم ہیں مگر وہ اسلام کے طفیل بڑے ہیں اور جمعیت کی وجہ سے عزت و وقار والے ہیں۔ اب آپ تو قطب بنے رہیں۔ عرب کی چمکی آپ کے گردا گرد گھوما کرے۔ دشمنوں میں آپ یہیں رہ کر آتش جنگ کو تیز کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ یہاں سے چلے گئے، عرب اور اس کی حدود آپ کے وجود سے محروم رہ گئی تو حالت ایسی ہو جائے گی کہ پیچھے (اپنے وطن) کا سنبھالنا اگلے (متوقع) ملک کے سنبھالنے سے زیادہ ضروری ہو جائے گا۔

④ یہ بھی ہے کہ جب عجمی آپ کو دیکھ لیں گے اور معلوم کر لیں گے کہ عرب کی تہ و بنیاد یہی شخص ہے تو ان کے حملے زیادہ سخت ہو جائیں گے اور وہ بلند حوصلگی کے ساتھ آپ کی مخالفت میں مستعد ہو جائیں گے۔

اصحاب بدر

۵) جہاں تک آپ کا یہ کہنا ہے کہ سارا فارس مسلمانوں سے جنگ کے لیے آرہا ہے، سو آپ یاد رکھیں کہ جو چیز آپ کو ناپسند ہے وہ اللہ کو اور بھی زیادہ ناپسند ہے اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اسے دور کرنے کی قدرت بھی اس میں زیادہ ہے۔

۶) رہی کثرتِ تعداد! سو ہم زمانہ ماضی میں بھی کبھی کثرتِ تعداد سے جنگ آور نہیں ہوئے، ہماری لڑائی تو نصرتِ الہی اور معونتِ ربانی پر منحصر رہی ہے۔ سیدنا علی مرتضیٰ ؑ کی اس تقریر پر مزید غور کرنا ضروری ہے۔

۱) انہوں نے فتوحاتِ فاروقی کو وعدہ الہی انجام فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس وعدے سے کلام اللہ کی آیت استخلاف ہی کی جانب اشارہ ہے۔ سیدنا علی مرتضیٰ ؑ کی طرف سے یہ واضح اقرار ہے کہ خلافتِ فاروق، منجانب اللہ ہے۔

۲) اس تقریر میں سیدنا خالد، ابو عبیدہ اور فیروز دلیلی رضی اللہ عنہم وغیرہ قائدین عسا کر کو جن اللہ کہا گیا ہے اور ان کی فتوحات کو نصرتِ الہی اور معیتِ ربانی کا نتیجہ قرار دیا ہے اور یہی روشن علامت خلیفہ راشد کی قرآن پاک میں ہے۔

۳) سیدنا فاروق اعظم ؑ کو قیم بالامر کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کو قِیمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فرمایا ہے، یعنی لفظ 'قیم' اقتدار نام کے معنی بھی رکھتا ہے اور اقتدار حق کا لزوم بھی اس معنی میں ہے۔

۴) پھر اس مثال پر غور کریں جو بالائے مروارید اور رشتہ مالا کی اسلوب میں پیش کی گئی ہے۔

۵) سیدنا فاروق ؑ کو قطب فرمایا ہے۔

ان الفاظ اور ان اسالیب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ سیدنا فاروق و مرتضیٰ ؑ میں مصادقت و موافقت اور اتحاد کلی کس قدر تھا۔

علیٰ ہذا سلطنت روما کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جانے کا ارادہ بھی سیدنا فاروق اعظم ؑ نے کیا اور سیدنا علی مرتضیٰ ؑ سے مشورہ لیا تو انہوں نے ان الفاظ میں مشورہ

پیش کیا تھا:

”قَدْ تَوَكَّلَ اللَّهُ لِأَهْلِ هَذَا الدِّينِ بِأَعْرَازِ الْحَوْرَةِ وَسِتْرِ الْعَوْرَةِ
وَالَّذِي نَصَرَهُمْ وَهُمْ قَلِيلٌ لَا يُتَتَصَّرُونَ وَمَنْعَهُمْ وَهُمْ قَلِيلٌ
لَا يَمْتَنِعُونَ حَتَّى لَا يَمُوتَ أَنْكَ مَتَى تَسِيرُ إِلَى هَذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ
فَسَلِّقَهُمْ فَتَنْكَبَ لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ كَانْفَةَ ذُونِ أَقْصَى بِلَادِهِمْ لَيْسَ
بِعَدِكَ مَرْجِعُ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ. فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمْ رَجُلًا مُجْرَبًا وَ أَحْفِزْ
مَعَهُ أَهْلَ الْبَلَاءِ وَالنَّصِيحَةَ فَإِنَّ أَظْهَرَ اللَّهِ فَذَلِكَ مَا تُحِبُّ وَإِنْ
تَكُنِ الْآخِرَى كُنْتَ رِدْءَ النَّاسِ وَ مَثَابَةَ لِلْمُسْلِمِينَ.“^①

اس دین والوں کا اللہ خود کار ساز بن گیا ہے اسی نے اندرون ملک کو عزت دی اور اسی نے بیرونی کمزوری سے ہماری حفاظت کی۔ اسی نے ہماری مدد کی جبکہ ہم کم تھے اور ہمارا کوئی مددگار نہ تھا۔ اسی نے ہم سے مدافعت کی جبکہ ہماری تھوڑی تعداد مدافعت بھی نہ کر سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ زندہ اور لا یموت ہے۔ جب آپ اس دشمن کی طرف خود جائیں گے اور اس کی طاقت توڑ دیں گے، اس وقت مسلمانوں کے لیے ملک کے انتہائی کنارے تک کوئی پناہ نہ رہے گی اور کوئی مرجع نہ رہے گا، جس کی طرف وہ رجوع کر سکیں۔ آپ کسی جنگ آزمودہ کو بھیج دیجیے اور اس کے ساتھ امتحان اور خلوص والے لوگوں کو بھیج دیجیے اگر اللہ نے فتح دے دی تب تو آپ کی آرزو پوری ہوگئی اور اگر صورت دیگر گوں ہوئی تب لوگوں کے لیے قوت و شوکت اور مسلمانوں کے لیے بجا و ماویٰ تو آپ موجود ہی ہوں گے۔

قابل غور یہ ہے کہ علی مرتضیٰ ؑ نے اس تقریر میں سیدنا عمر فاروق ؓ کو ”کانفۃ

للمسلمین اور مرجع المسلمین، رداء للناس اور مثابة للمسلمین“

اصحابِ بدر

کے اوصاف سے یاد کیا ہے، لفظ 'ردء' کا استعمال قرآن مجید میں بحوالہ درخواست موسیٰ، ہارون علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے: ﴿أَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي﴾^① جبکہ ﴿مَثَابَةٌ لِّلنَّاسِ﴾^② خانہ کعبہ کو فرمایا ہے۔ یہاں فاروق کو مرتضیٰ نے 'ردء' اور 'مَثَابَةٌ' قرار دیا ہے اور یہ عجیب نکتہ ہے کہ لفظ 'ردء' اور لفظ 'مَثَابَةٌ' کا استعمال صرف ایک ایک مقام پر ہارون علیہ السلام اور بیت اللہ کے لیے ہوا ہے، کسی اور کے لیے ان کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اب سیدنا علی مرتضیٰ نے سیدنا فاروق علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے تو اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ اپنے دل سے سیدنا فاروق اعظم علیہ السلام کی کس قدر عزت کرتے تھے اور ان کی شان میں کیسے لاثانی الفاظ کا استعمال کرتے تھے۔

یہ مختصر رسالہ اس مسئلے کو بالاستیعاب بیان کرنے کے لیے موزوں نہیں۔

سیدنا فاروق علیہ السلام کی یہ برکت تھی کہ عراق، فلسطین، دمشق، حمص، حماة، جزائر، آذربایجان، مصر اور فارس کے ممالک داخل اسلام ہو گئے۔

پارسیوں نے توفیح فارس کا انتقام بھی سیدنا فاروق علیہ السلام سے پورا پورا لے لیا۔ وہ مسلمانوں میں ملے اور انہی میں سے بعض نے عقائد میں سیدنا فاروق علیہ السلام کو برا بھلا کہنا داخل ایمان کر دیا۔ انہی کے حکم سے بصرہ و کوفہ آباد کیے گئے۔ انہی نے جملہ ممالک مفتوحہ کا قانونی بندوبست کیا۔ فتوحات ملکی کے بعد سیدنا فاروق اعظم علیہ السلام کی فتوحات علمی بھی بہت زیادہ ہیں۔ دواوین احادیث میں مرویات فاروق کی تعداد ۵۳۹ ہے جن میں سے متفق علیہ ۲۶، انفرادہ البخاری ۳۴ جبکہ انفرادہ المسلم ۲۱ ہیں۔

سیدنا علی مرتضیٰ کی مرویات کی تعداد جملہ کتب احادیث میں ۵۸۶ ہے یعنی سیدنا عمر علیہ السلام سے ۴۷ زیادہ، لیکن جب یہ غور کیا جاتا ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ نے سیدنا عمر فاروق علیہ السلام کے بعد قریباً ۱۷ سال تک زندہ رہے تو مرویات عمر علیہ السلام کی تعداد کی وقعت مزید بڑھ جاتی ہے۔

① [۲۸ / القصص: ۳۴] "اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج دے۔"

② [۲۱ / البقرة: ۱۲۵] "(بیت اللہ) لوگوں کے لیے بار بار لوٹنے کی جگہ ہے۔"

ان صحابہ کے نام جنہوں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

سے حدیث روایت کی

- ۱) سیدنا عثمان ذوالنورین ۲) سیدنا علی مرتضیٰ ۳) سیدنا طلحہ بن عبید اللہ
 ۴) سیدنا سعد بن ابی وقاص ۵) سیدنا عبدالرحمن بن عوف (یہ پانچوں عشرہ مبشرہ میں
 سے ہیں) ۶) سیدنا ابن مسعود، فقیہہ کامل ۷) سیدنا ابو ذر، زاہد کامل ۸) سیدنا
 عبداللہ بن عمر ۹) سیدنا عبداللہ بن عباس، جبر الامہ ۱۰) سیدنا ابن الزبیر ۱۱) سیدنا ابو
 موسیٰ اشعری ۱۲) سیدنا انس بن مالک، خادم الرسول ۱۳) سیدنا جابر بن عبداللہ ۱۴)
 سیدنا عمرو بن القاضی ۱۵) سیدنا ابولبابہ ۱۶) سیدنا براء بن عازب ۱۷) سیدنا ابوسعید
 خدری ۱۸) سیدنا ابو ہریرہ ۱۹) سیدنا ابن السدی ۲۰) سیدنا عقبہ بن عامر ۲۱) سیدنا
 نعمان بن بشر ۲۲) سیدنا عدی بن حاتم ۲۳) سیدنا یعلیٰ بن امیہ ۲۴) سیدنا سفیان
 بن وہب ۲۵) سیدنا عبداللہ بن سرجس ۲۶) سیدنا فلتان بن عاصم ۲۷) سیدنا خالد بن
 عرفطہ ۲۸) سیدنا اشعث بن قیس ۲۹) سیدنا ابوامامہ الباہلی ۳۰) سیدنا عبداللہ بن
 انیس ۳۱) سیدنا بریدہ بن حصیب الاسلمی ۳۲) سیدنا فضالہ بن عبید ۳۳) سیدنا شداد
 بن اوس ۳۴) سیدنا سعید بن العاص ۳۵) سیدنا کعب بن عجرہ ۳۶) سیدنا مسعود
 بن مخرمہ ۳۷) سیدنا سائب بن یزید ۳۸) سیدنا عبداللہ بن ارقم ۳۹) سیدنا جابر بن
 سمرہ ۴۰) سیدنا حبیب بن مسلمہ ۴۱) سیدنا عبدالرحمن بن ابزئی ۴۲) سیدنا عمرو بن
 حریث ۴۳) سیدنا طارق بن شہاب ۴۴) سیدنا معمر بن عبداللہ ۴۵) سیدنا میتب
 بن حزن ۴۶) سیدنا سفیان بن عبداللہ ۴۷) سیدنا ابوالطفیل ۴۸) سیدہ ام المومنین
 عائشہ صدیقہ ۴۹) سیدہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اگر پڑھنے والے کے سامنے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات ہوں اور اسے ان کے علمی
 کمالات سے اطلاع ہو، تب یہ انکشاف بہترین معلومات کا ذریعہ ہوگا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
 کی جماعت میں سے ۴۹ مقدسین نے سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے علوم سے استفادہ کیا ہے اور

ان علوم کو خلاق تک پہنچایا ہے۔ صحابہ کی اتنی جماعت کا مستفیض ہونا سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے کمالات علمی پر عین شاہد ہے۔

اُن تابعین کے نام جنہوں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی

تابعین کی جماعت کثیرہ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ان کا احصار دشوار ہے، صرف چند نام لکھ دیے جاتے ہیں۔

① عاصم بن عمر ② مالک بن اوس ③ علقمہ بن وقاص ④ ابو عثمان تہدی
⑤ اسلم ⑥ قیس بن ابو حازم۔ ان بزرگوں کی روایات کتب احادیث میں بکثرت ہیں۔
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فہم و فراست، عدل و سیاست، جود و سخا، زہد و ورع، صلابت فی الدین اور شفقت علی الخلق کے متعلق اس قدر صحیح روایات موجود ہیں کہ اس کے لیے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ان کے خطابات، فتاویٰ اور فرامین کا اتنا بڑا مجموعہ ہے کہ جو ایک جلد میں جمع نہیں ہو سکتا۔

اولیات عمر رضی اللہ عنہ

① یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے دیوان مرتب کیا، یعنی باقاعدہ دفتر قائم کیا۔
② یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کے ہاں نشست میں اور ملاقات میں ترتیب علی قدر مراتب ملحوظ رہتی تھی، یعنی سب سے اول اہل بدر ہوتے تھے اور ان میں بھی نشست اول پر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فروز ہوتے تھے۔

③ یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے جملہ اہل اسلام کا بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا۔ اس فہرست کی تیاری میں قرابت رسول ﷺ کو تقدیم دی گئی تھی۔

یعنی سب سے پہلے بنی ہاشم کا اندراج ہوا۔ پھر بنو مطلب کا۔ چند وظائف کی شرح بھی درج ہے۔ عباس عم رسول ہزار، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حسنین رضی اللہ عنہم فی کس ہزار، دیگر

اصحاب بدر

ازواج النبی فی کس ہزار، اصحاب بدر فی کس ہزار، اصحاب احد و بیعت الرضوان فی کس ہزار، اہل قادیہ و شام فی کس ہزار، اہل یرموک فی کس ہزار، دیگر مسلمانان اطراف فی کس ڈھائی سو البتہ ڈھائی سو سے کم کسی کا سالانہ وظیفہ نہ تھا۔

۴) انہی کے عہد میں سید القراء ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کی امامت شروع کی۔

۵) یہی پہلے خلیفہ راشد ہیں جن کا لقب امیر المؤمنین ہوا۔ سب سے پہلے اس خطاب سے سیدنا عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہما نے سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا، پھر سیدنا عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بھی۔ تب سیدنا فاروق نے اس مسئلے کو شوریٰ میں پیش کر دیا۔ اُس وقت لوگ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ جانشینوں کے وقت میں یہ فقرہ اور بھی لبا ہو جائے گا، اس لیے اس پر غور ضروری ہے۔ غور کے بعد قرار پایا کہ سب اہل ایمان مؤمنین ہیں اور سب برابر ہیں اس لیے امیر المؤمنین ہی موزوں اور صحیح لقب ہے۔ اسی پر عمل درآمد ہوا۔ خلفائے راشدین سیدنا عثمان، علی اور حسن رضی اللہ عنہم بھی اسی لقب سے بجاطور پر ملقب ہوئے۔ مگر بعد میں ہر ایک تخت نشین (بنو امیہ، بنو عباس، حکمران اسپین و مصر) نے بھی اس لقب کو اپنے نام کا جزو قرار دے لیا۔

۶) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے اپنے دور حکومت میں ہر سال حج کیا اور حج ہی کے مواقع پر جملہ ولایات ممالک اور حکام علاقہ جات اور قائدین عساکر کو جمع کیا کرتے تھے۔ اُن کے جملہ افعال و اعمال کا احتساب کیا جاتا تھا۔

۷) یوم الفتح کو بیعت کرنے والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کرنے والے یہی تھے۔^①

قرض

مرض الموت میں انہوں نے اپنے قرض کا حساب کرایا تو معلوم ہوا کہ ۸۶ ہزار قرض دینا ہے۔ یہ قرض ان کے جو دوست و سخا اور صرف فی سبیل اللہ کا نتیجہ تھا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہرایا۔^②

صحابِ بدر

حکومت پر عام رائے

دس سال تک ایسی خلافت کی کہ بقول علی مرتضیٰ ؑ، بعد کے جانشینوں کے لیے انہی کے نقشِ قدم پر چلنا دشوار تر تھا۔

اسم عمر کی اہل بیت میں قبولیت

① سیدنا علی مرتضیٰ ؑ نے اپنے ایک فرزند کا نام (جو ام البنین بنت حزام کے بطن سے ہیں اور عباس علمدار شہید کربلا کے بھائی بھی ہیں) 'عمر' رکھا اور علمائے نسب میں وہ 'عمر اطراف' کے نام سے معروف ہیں۔

② امام زین العابدین کے ایک فرزند کا نام (جو زید شہید کے بھائی ہیں) 'عمر' ہے اور علمائے نسب میں وہ 'عمر اشرف' کے نام سے معروف ہیں۔

③ امام زین العابدین کے ایک پوتے کا نام (جو حسین بن علی اصغر بن زین العابدین کے فرزند ہیں) 'عمر' تھا۔

④ امام زین العابدین کے ایک نواسے کا نام (جو خدیجہ بنت زین العابدین کے بطن اور محمد بن عمر بن علی کی نسل سے ہیں) 'عمر' ہے اور ان کی نسل بلخ و خراسان میں موجود ہے۔

⑤ سبط الرسول سیدنا حسن ؑ کے بارہ فرزندوں میں سے ایک کا نام 'عمر' ہے۔ اس سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آل رسول میں اسم عمر کس قدر مقبول و متبرک تھا۔ آج لوگ اگر سیدنا علی مرتضیٰ ؑ، حسن مجتبیٰ ؑ اور سجاد زین العابدین کے عمل پر عمل نہ کریں تو ان کی اپنی مرضی ہے۔

مشاہد و غزوات

جملہ مشاہد و غزوات میں ملتزم رکاب نبوی تھے۔ کسی ایک مشہد میں بھی نبی کریم ﷺ سے علیحدہ نہیں ہوئے۔ احد و حنین کے غزوات میں اُن بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے

میدانِ جنگ میں جرأت و استقلال کا کامل نمونہ دکھلایا۔ ؑ

سیدنا امیر المؤمنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

سرورِ عالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسب میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے اقرب سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ان کی نانی ہیں۔ یہ دوہری قرابت ہے۔ ولادت ۶ء عام الفیل۔ خلافت کیم محرم ۲۳ھ، مدت خلافت ۱۲ سال سے ۱۲ یوم کم، شہادت ۱۸ ذی الحجہ، یوم الجمعہ ۳۵ھ، عمر بہ وقت شہادت ۸۲ سال۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی وفات کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے شوہر بنے، اسی لیے ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

ذوالحجرتین بھی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَا أَوْلَ مِنْ هَاجَرَ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ وَ لَوْ طَ)) (الحدیث)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابراہیم اور لوط علیہ السلام کے بعد یہ (عثمان) سب سے پہلے ہجرت کرنے والے شخص ہیں۔“^①

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے ۱۳۶ مرویات بیان کی ہیں۔ متفق علیہ ۳، انفرادہ البخاری ۸، انفرادہ مسلم ۵۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی خلافت میں امصار و بلدان کی فتوحات عظیمہ اہل اسلام کو ارزانی فرمائیں، فتح فارس کو مکمل کیا۔ خراسان، بھجستان، مرور و کابل کو فتح کیا۔ افریقہ و بربر شامل ممالک اسلامیہ ہوئے۔ جزائر، مالٹا، کریٹ اور طرابلس فتح کیے گئے۔ انہی کے عہد میں بحری قوت قائم کی گئی۔ جس نے جزائر کو بھی فتح کیا۔ مشرق میں سائیریا تک ان کی حکومت پہنچ گئی تھی۔

یہ جہاد بالمال میں پیش پیش تھے۔ جنگ تبوک میں انہوں نے ۹۵۰ اونٹ، مکمل سامان کے ساتھ ۵۰ گھوڑے اور ایک ہزار دینار چندے میں دیئے تھے۔ ہر جمعے کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ باغیان مصر نے جب ان کو محصور کیا تب بھی ۲۰ غلام آزاد کیے۔ ایام محاصرہ

اصحابِ بدر

میں ان سے سوال کیا گیا کہ آپ تو امام الخلق ہیں پھر باغیوں کے خلاف حکم کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا: میں نبی کریم ﷺ سے ایک عہد کر چکا ہوں اور اسی عہد پر قائم ہوں۔ جس روز آپ کو شہید کیا گیا، اس روز انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا، فرماتے تھے: عثمان رضی اللہ عنہ! آج کا روزہ تم ہمارے پاس افطار کرو گے۔ شہادت کے دن روزے سے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے، جب باغیان نانبھار نے آپ کو شہید کیا۔ اس گناہِ عظیم کا وبال امت محمدیہ میں ایسا پڑا کہ اس تاریخ سے محبت و الفت اور اخوت و مصادقت اٹھ گئی۔ آج تک ہزاروں لاکھوں مسلمان خود مسلمانوں، کلمہ خوانوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہیں۔

وہ خاص شرف جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو صحابہ میں امتیاز خاص عطا کرتا ہے، خدمتِ قرآن پاک ہے۔ آج جملہ عالمِ اسلام قراءتِ عثمانی اور ترتیبِ عثمانی پر متفق ہے۔ آج جو کوئی بھی قرآن مجید ہاتھ میں لیتا ہے وہ زیرِ بارِ احسانِ عثمان ذوالنورین ہے۔ ﷺ

اللہ سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سرورِ عالم ﷺ کے ساتھ نسب میں اقرب جملہ صحابہ سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دادا عبدالمطلب ہیں اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب نبی کریم ﷺ کے والد عبداللہ کے برادرِ شفیق (ایک ماں باپ سے) ہیں۔ عمر بوقتِ اسلام دس سال تھی۔ اسلام میں یومِ نبوت کے پہلے ہی دن داخل ہوئے اور اسی روز سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اسلام میں داخل ہوئے۔ مواخاتِ مدینہ میں نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنا بھائی بنایا تھا۔ یہ خصوصیت ان کو دیگر بنی اعمام سے ممتاز کر دیتی ہے۔

علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان چار خلفاء میں سے ہیں جو راشدین المہدیین کے لقب سے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے موصوف کیے گئے۔

صحابِ بدر

اُن چھ میں سے پہلے ہیں جنہیں سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری کلام میں شایانِ خلافت بتلایا۔

اُن دس میں سے ہیں جن کو نام بنام بشارتِ جنت اس زندگی میں ہی دے دی گئی تھی۔

آپ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شوہر ہیں۔ ابوالسہین ہیں، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے والد گرامی ہیں۔

جملہ مشاہدات میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ تبوک میں اس لیے حاضر نہ تھے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑ دیا تھا۔

اسی سفر میں آپ کو

((اَمَّا تَرَضَىٰ اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسَىٰ غَيْرَ اَنْهُ لَا نَبِيَّ

بَعْدِي))^① کے شرف سے مشرف فرمایا گیا۔

بدر میں انہوں نے شاندار کارنامے دکھلائے، کفار کے نو سرداروں کو یکے بعد دیگرے حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہی نے خاک و خون میں سلایا اور جہنم میں پہنچایا تھا۔

آپ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ خلیفہ ہوئے اور بامداد ۱۷ رمضان ۳۰ھ یوم الجمعہ کو اشقی الناس ابنِ ملجم کے ہاتھ سے زخمی ہو کر بمر ۶۳ سال 'یوم الاحد' کو وصال رفیقِ اعلیٰ سے خورسند و کامیاب ہوئے۔

سیدہ زہراء فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کے بطن سے دو فرزند (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دو دختران (ام کلثوم و زینب رضی اللہ عنہما) اور دیگر آٹھ ازواج سے ۱۸ بیٹے جبکہ ۱۶ بیٹیاں جناب کی اولاد ہیں۔

ابوالحسن کنیت فرماتے تھے اور ابو تراب کنیت پر، جو عطیہ رسول ہے، مفخر و شادماں ہوتے تھے۔ علم و عمل، زہد و ورع، شجاعت و مروت میں امام الخلق تھے۔

① ”کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا مقام میرے ساتھ ایسا ہی ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة تبوک: 4416، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل علی رضی اللہ عنہ: 2404/31.

حلیہ مبارک

سفید سرخ، میانہ قد، اصلع، سرور ریش مبارک کے بال سفید، تناور، شکفتہ رو، کشادہ جبین، خنداں رخ، حسین و جمیل، قوی بازو اور آہنی پنجہ۔

سنن ترمذی میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین کی شناخت ہم بغض علی رضی اللہ عنہ سے کر لیتے ہیں۔

نسخ البلاغۃ میں امیر المؤمنین نے فرمایا:

”سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ: مُحِبٌّ مُفْرَطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ
وَمُبْغِضٌ مُفْرَطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ
حَالًا التَّمَطُّ الْأَوْسَطُ“

میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ محبت جو افراط تک پہنچ جائے،
اُسے محبت ہی غیر حق کی طرف لے جائے گی اور مبغض جو تفریط میں ہو،
اُسے بغض ہی غیر حق کی طرف لے جائے گا۔ میرے متعلق سب سے بہتر وہ
ہے جو درمیانی راہ اختیار کر لے۔^①

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ۵۸۶ روایات بیان کی ہیں۔ ان میں سے ۲۰ متفق علیہ، ۹
صرف بخاری جبکہ ۱۵ صرف مسلم میں ہیں۔

صحابہ میں سے بزرگوارانِ ذیل نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا حسن،
حسین، محمد بن الحنفیہ، ابن مسعود، ابن عمر، ابن عباس، ابو موسیٰ اشعری، عبداللہ بن جعفر
طیار، عبداللہ بن زبیر، ابو سعید، زید بن ارقم، جابر بن عبداللہ، ابو امامہ، صہیب، ابو رافع،
ابو ہریرہ، جابر بن سمرہ، حذیفہ بن اسید، سفینہ، عمرو بن حریث، ابو یعلیٰ، براء بن عازب،
طارق بن شہاب، طارق بن اثیم، جریر بن عبداللہ، عمارہ بن رویہ، ابو الطفیل، عبدالرحمن
بن ابزئی، بشر بن حکیم اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ۔

صحابِ بَدْر

تابعین میں سے تو خلائق کثیر نے آپ سے روایت کی ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑے قاضی (حج) سیدنا علی رضی اللہ عنہ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ۹/۱۰ حصے علم کے ملے تھے اور دسویں حصہ میں بھی وہ دوسروں کے ساتھ شریک تھے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے کہ جب کوئی مسئلہ ہمیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تو پھر دوسرے سے اس کی بابت پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی۔

ابن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سوا صحابہ میں سے اور کوئی بھی نہیں کہا کرتا تھا سَلَوْنِي (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے) ^① آپ کے فضائل میں سے صحیحین کی سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں فرمایا تھا:

((لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ))

”میں کل نشانِ فوج ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس سے

محبت رکھتے ہیں۔“ ^②

اگلے روز یہ نشانِ لشکر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا۔ آپ کے کمال زہد میں سے یہ تھا کہ کبھی آپ نے اپنے لیے کوئی عمارت نہیں بنائی اور ہزاروں کی آمدنی ہونے پر بھی کبھی کچھ جمع نہیں کیا۔ بوقت شہادت آپ کے خزانے میں صرف ۶۰۰ درہم پائے گئے۔ رضی اللہ عنہ ^③

① اسد الغابۃ: 3783. ② صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب علی: 3702، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل علی: 2404/32. واللفظہ لہ. ③ اسد الغابۃ: 3783.

اصحابِ بدر

ﷺ
سیدنا ارقم بن ابوالارقم

(عبدمناف) بن اسد بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی المخزومی۔ ان کی والدہ بنو سہم میں سے ہیں۔ ابو عبد اللہ کنیت، قدیم الاسلام اور مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ اسلام لانے والوں میں ساتویں یا گیارھویں نمبر پر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر کو دارالتبلیغ بنایا تھا۔ یہ گھر کوہ صفا پر تھا۔ اس گھر میں جماعت کثیر داخل اسلام ہوئی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان میں سے آخری ہیں۔ یہ حلف الفضول کے قائم کرنے والوں میں سے ہیں۔

ان کا انتقال اسی روز ہوا جس روز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے ان کا سن وفات ۵۵ھ بتایا ہے اور اندریں صورت بیوم وفات صدیق ان کے والد کا انتقال ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ﷺ^①

ﷺ
سیدنا ایاس بن البکیر

یہ قبیلہ بنو لیث سے ہیں۔ بنو عدی (قبیلہ عمر فاروق) کے حلیف تھے۔

سیدنا ایاس رضی اللہ عنہ بدر، احد، خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمراہ نبوی رہے۔ جن دنوں نبی کریم ﷺ ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں چپکے چپکے تبلیغ اسلام فرمایا کرتے تھے، انہی دنوں میں ایاس مع برادر خورد خالد داخل اسلام ہوئے تھے اور غزوہ بدر میں سیدنا ایاس رضی اللہ عنہ خود ہر سہ برادران خورد خالد، عامر اور عاقل حاضر ہوئے تھے۔

یہ شاعر بھی تھے۔ ان کا بیٹا محمد بن ایاس، سیدنا ابن عباس، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ((مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ)) روایت کیا کرتا تھا۔ ترجمہ حدیث یہ ہے ”جس نے اپنی بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے تین طلاقیں دے دی ہوں، پھر وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔“ ﷺ^②

۸۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ

حبشی النسل ہیں۔ لمبا قد، چہرہ رابدن، رنگ گہرا سانولا، موضع سراة (یا مکہ) میں پیدا ہوئے۔ یہ اُن سات سابقین میں سے ہیں جو ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام کے لیے ان پر سخت سے سخت ظلم ہوئے۔ ایذا میں دی گئیں۔ شریڑ کے انہیں جانور کی طرح لیے پھرتے تھے اور یہ اُحد اُحد ہی کے نعرے لگاتے، یا اللہ یا اللہ ہی پکارا کرتے تھے۔ ایک روز جب نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ انہیں سخت ایذا دی جاتی ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آ کر فرمایا کہ اگر روپیہ ہوتا تو بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا جاتا۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ مجھے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ خرید دو۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پانچ سات یا نو چھٹا تک چاندی کے بدلے انہیں خرید لیا۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد کر دیا۔ یہ نبی کریم ﷺ کے مؤذن اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خازن تھے۔ ابو عبد اللہ، ابو عبد اللہ کریم یا ابو عبد الرحمن ان کی کنیت تھی۔ ان کے والد کا نام رباح، ماں کا نام حمامہ، بھائی کا نام خالد جبکہ بہن کا نام عفراتھا۔ وفات صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یہ جہادِ شام میں شریک ہوئے اور دمشق میں ۲۰ھ کو ہجر ۶۳ سال وفات پائی اور باب صغیر کی طرف مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۹۔ سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ حم بن عدی سے تھے اور سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔ یہ عبد اللہ بن حمید کے غلام تھے، پھر اپنی قیمت ادا کر کے انہوں نے آزادی حاصل کر لی تھی۔ غزوات بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔

۶ھ میں نبی کریم ﷺ نے انہیں مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ایک دن بادشاہ نے، جو عیسائی المذہب تھا، کہا: اگر محمد نبی اللہ ہیں تو قوم نے انہیں مکہ سے کیونکر نکال دیا۔ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسیح کی بابت تو تمہارا عقیدہ بہت کچھ ہے،

صحابِ بدر

پھر قوم نے ان کو کیونکر پھانسی پر چڑھا دیا؟ بادشاہ اور پادری جواب سے عاجز رہ گئے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی انھیں مرتبہ مقوقس کے پاس سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ انہوں نے ۳۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۰۔ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ۶ نبوت کو اسلام لائے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر رضاعی بھی ہیں، یعنی دونوں نے ثویبہ کا دودھ پیا تھا۔ جنگ بدر میں شجاعت و مردانگی کے اعلیٰ جوہر دکھلائے۔ جنگ احد میں بھی بڑے بڑے دشمنوں کو خاک و خون میں سلایا۔ وحشی غلام نے ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر ان پر بزدلانہ حملہ کیا۔ ناف کے قریب زخم آیا جس سے شہید ہو گئے۔ دشمنوں نے ان کا جگر نکالا، کان کاٹے، چہرہ بگاڑا، پیٹ چاک کر ڈالا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو سخت اندوہ گیس ہوئے اور سید الشهداء اور اسد اللہ و رسولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ان کے دو فرزند عمارہ اور یعلنی تھے۔ عمارہ کا ایک فرزند حمزہ ہوا۔ اور یعلنی کے ۵ فرزند ہوئے یہ نسل آگے نہ چلی۔ ②

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی دو لڑکیاں تھیں۔ ام الفضل، جن سے عبداللہ بن شداد نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ③ دوسری امامہ جس کا نکاح سلمہ فرزند ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوا تھا، اسی کے حق حضانت کے متعلق سیدنا علی، جعفر اور زید رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے دلائل بارگاہ نبوی میں پیش کیے تھے۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۱۔ سیدنا خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

یہ قرشی السہمی ہیں۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اول انہی کے ساتھ ہوا تھا۔

① الاستیعاب: 457. ② الاستیعاب: 541. ③ الاستیعاب: 4196.

④ صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب کیف یکتب هذا ما صالح: 2699.

اصحابِ بدر

انہوں نے ہجرت حبشہ بھی کی تھی۔ وہیں سے واپس آ کر جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جنگ احد میں مجروح ہوئے اور انہی رضوں سے مدینہ میں وفات پائی۔ مہاجرین اولین میں ان کا شمار ہے۔ سیدنا عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ ان کے حقیقی بھائی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسریٰ ایران کے پاس لے کر گئے تھے۔ ابوالخنیس تیسرے بھائی ہیں۔ یہ سب مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا ربیعہ بن اکثم بن سخمہ الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے قبیلے سے ہیں۔ خزیمہ کا نام نسب نامہ نبوی میں نمبر ۱۵ پر ہے۔ یہ بنو عبد شمس کے حلیف بھی تھے۔ پست قامت مگر بلند ہمت، ۳۰ سال کی عمر تھی جب بدر میں شامل ہوئے، پھر احد، خندق اور حدیبیہ میں بھی حاضر تھے۔ جنگ خیبر میں قلعہ فظاۃ پر حارث یہودی کے ہاتھ سے مقتول ہو کر درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا زاہر بن حرام الاشجعی رضی اللہ عنہ

حجاز کے رہنے والے تھے مگر بادیہ نشین تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی آتے تو کوئی نہ کوئی تھلے لے کر آتے۔ آپ نے فرمایا: ”ہر ایک شہری کا کوئی نہ کوئی جنگل کا رہنے والا دوست ہوتا ہے، آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جانگلی دوست زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ ہے۔“

ایک روز بازار مدینہ میں کھڑے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے آگئے۔ اس کی آنکھوں پر اپنے دست مبارک رکھ دیے اور فرمایا: ”اس غلام کو کون خریدتا ہے؟“ وہ بولے: تب تو میں بہت ہی کم قیمت ثابت ہوں گا۔ فرمایا: ”نہیں! بارگاہ الہی میں تو بہت قیمتی ہے۔“ آخر عمر میں یہ کوفہ میں جا آباد ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۳ سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے برادر زادہ اور نبی کریم ﷺ کے پھوپھی پھرے بھائی، یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے داماد یعنی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں۔ امام عروہ بن زبیر کی روایت میں ہے کہ سیدنا زبیر کی عمر ۱۵ سال کی عمر تھی جب داخل اسلام ہوئے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ اللہ میں شمشیر کومیان سے نکالا اور دفعہ (احمد و قرظہ) میں انھیں نبی کریم ﷺ نے (فَدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي) فرمایا۔

انھیں نبی کریم ﷺ نے اپنا حواری فرمایا ہے اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ انھیں اشجع العرب کہا کرتے تھے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انھیں جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر ترجیح دی ہے، جیسا کہ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی نسبت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ ان چھ میں سے ہیں جنھیں فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد شایانِ خلافت بتلایا۔ یہ بہت امیر اور بہت بڑے سخی تھے۔ ان کے پاس ایک ہزار غلام تھے جن کی ساری آمدنی اللہ کی راہ میں صرف ہوتی تھی۔

ان سے خطایہ ہوئی کہ جنگ جمل میں امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں نکلے، مگر جب امیر المومنین نے انھیں ایک حدیث نبوی یاد دلائی تو تائب و نادم ہو کر جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔ ابن جرmoz نے فریب دے کر ان کا سر کاٹا اور سیدنا، علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: قاتل زبیر کو دوزخ کی بشارت دے دو۔

یہ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ ان کی قبر بصرہ کے متصل ہے۔

ان کے ایک بیٹے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد والی حجاز ہوئے اور گیارہ سال تک حکومت کی۔ بالآخر حجاج بن یوسف کے حملے میں شہید ہوئے۔

صحابہ بدر

دوسرے بیٹے عروہ بن زبیر ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے کل دس فرزند تھے۔ ان کی شہادت ۱۰ جمادی الاول ۳۶ھ جمعرات کے دن ہجر ۶۷ سال ہوئی۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۵ سیدنا زید بن خطاب القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی والدہ اسماء بنت وہب جبکہ عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حتمہ بنت ہاشم ہیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے بہت لمبے تھے، ان کا اسلام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے پہلے کا ہے۔ جنگ بدر، احد، خندق، بیعت الرضوان اور جملہ مشاہد میں ہمراہ نبوی رہے۔

یہ اُس لشکر کے علمبردار تھے جو مسیلہ کے مقابلے میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے روانہ کیا تھا۔ دشمن کے ایک حملے میں ان کا لشکر متفرق ہو گیا تو انہوں نے کہا: اب مرد، مرد نہیں رہے، پھر بلند ترین آواز سے کہا: الٰہی! میں اپنے ساتھیوں کے فرار کا تیرے ہاں عذر پیش کرتا ہوں۔ مسیلہ اور محکم بن طفیل کی سازشوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ آگے بڑھے، حملہ کیا اور مرتدین و کافرین کو قتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۶ سیدنا زیاد بن کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ

یہ بنو کلب جہنی ہیں۔ بدر واحد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۷ سیدنا سالم بن معقل رضی اللہ عنہ

یہ اصلی باشندے اصطر کے تھے۔ بعض نے ان کا وطن موضع کرمد (علاقہ فارس) بھی لکھا ہے۔ ثبیہ بنت تغار انصاریہ کے غلام تھے۔ یہ خاتون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ

اصحاب بدر

بن عبد شمس بن عبد مناف کی زوجہ ہیں۔ انہوں نے ان کو آزاد کرادیا اور سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی تربیت میں لے لیا حتیٰ کہ معنی بنا لیا۔ جب تنفیخ تینیت کا حکم اترتا تو اپنی برادرزادی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ فرثیہ کا ان سے نکاح کر دیا۔ سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کو انصاری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ انصاریہ کے آزاد کردہ تھے اور مہاجر اس لیے شمار کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی اور مکہ سے ہجرت کر کے اس قافلہ میں مدینہ منورہ پہنچے جس میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔

ان کا شمار فضلاء الموالی، اخیار الصحابہ اور کبار الصحابہ میں کیا جاتا ہے۔ انھیں اصل وطن کے لحاظ سے عجمی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے جید قاری تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معلمین قرآن میں ان کے نام کا تعین فرمایا تھا۔ بدر میں حاضر تھے۔ ۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے مربی سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

سیدنا سالم کا سر سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی جانب تھا۔ رضی اللہ عنہ

۱۸ سیدنا سائب بن مظعون القرشی المحمی رضی اللہ عنہ

سائب بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن نج۔ عثمان بن مظعون کے برادر شفیق ہیں۔ ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ کی وجہ سے ذوالحجرتین ہیں۔ بدر میں شامل تھے۔ سن وفات معلوم نہیں ہو سکا۔ سیدنا سائب اور عثمان رضی اللہ عنہما دونوں بھائیوں کی نسل منقطع ہو گئی۔ رضی اللہ عنہ

۱۹ سیدنا سائب بن عثمان بن مظعون القرشی المحمی رضی اللہ عنہ

یہ سائب بن مظعون کے برادر زادے ہیں۔ ان کے والد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور ان کے چچاؤں سے قد امہ، عبداللہ اور سائب نے ہجرت حبشہ کی تھی۔ یہ بھی حبشہ کی ہجرت دوم میں شامل تھے۔

اصحابِ بدر

جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے، اس وقت ان کی عمر تیس سال سے زائد تھی۔ ﷺ ①

۲۰ سیدنا سبرہ بن فاتک الاسدی (رضی اللہ عنہ)

ان کا شمار باشندگانِ شام میں ہوتا ہے۔ یہ اور ان کے بھائی خرمیم بن فاتک دونوں بدری ہیں۔ بشر بن عبد اللہ اور جبیر بن نصیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ﷺ ②

۲۱ سیدنا سعد بن ابی وقاص قرشی الزہری (رضی اللہ عنہ)

سعد بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔

نبی کریم ﷺ کے نسب نامے میں کلاب کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ انھیں ماموں کہا کرتے تھے۔ اسلام لانے والوں میں ساتویں نمبر پر ہیں، ان سے پہلے صرف چھ افراد مسلمان ہوئے تھے۔ بوقتِ اسلام ان کی عمر ۱۹ سال تھی۔ یہ اُن دس میں سے ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔ اُن چھ میں سے ہیں جنھیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شایانِ خلافت بتلایا۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تیرا لگنی کی۔ فاتحِ ایران اور بانیِ کوفہ بھی یہی ہیں۔ خلافتِ فاروقی میں یہ دوبار امارت کوفہ پر متمکن ہوئے اور ایک بار خلافتِ عثمان میں بھی امیر کوفہ بنائے گئے۔

نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی:

((اللَّهُمَّ اجِبْ دَعْوَتَهُ وَسِدِّدْ رَمِيَهُ))

”الہی! اس کی دعا قبول فرما، اور اس کی تیرا لگنی درست کر دے۔“

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے ماں باپ تجھ پر قربان! تیر چلاؤ۔“ یہ ایسا فقرہ ہے جو سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے سوا نبی کریم ﷺ نے کسی دوسرے کے لیے نہیں فرمایا۔ ایامِ فتنہ میں یہ سب سے الگ رہے، وادیِ عقیق میں مدینہ سے دس میل کے

اصحاب بدر

فاصلے پر انہوں نے گھر بنا رکھا تھا وہیں رہتے۔ سب سے کہہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے اختلاف اور جنگ کی کوئی بات مجھے نہ سنایا کرو۔

ان سے مرویات حدیث کی تعداد ۲۷۰ ہے جن میں سے متفق علیہ ۱۵، بخاری ۵، جبکہ مسلم میں ۸ ہیں۔

۵۵ھ میں عمر ۷۵ سال وفات پائی، مدینہ میں دفن ہوئے، جملہ مشاہد میں ہرکاب نبوی رہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۲ سیدنا سعد بن خولی رضی اللہ عنہ

یمن کے باشندے تھے اور بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے ان کا شمار مہاجرین اولین میں ہوتا ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۳ سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی العدوی رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی ہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اخت عمر رضی اللہ عنہ کے شوہر ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعہ سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام تک پہنچے تھے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بدر کے موقع پر کسی خدمت کے لیے بجانب شام بھیجا تھا۔ غنیمت بدر میں سے انہیں حصہ دیا گیا۔ دیگر جملہ مشاہد میں یہ ملتزم رکاب نبوی رہے۔ یہ ان دس میں سے ہیں، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنت عطا فرمائی تھی۔ ان کے والد زید بن عمرو بن نفیل ان بزرگوں میں سے ہیں، جنہوں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں موصل، شام وغیرہ کے سفر کیے تھے۔ ایک راہب نے ان سے عیسائی ہو جانے کو کہا: یہ بولے کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کا خالص دین مطلوب ہے، مگر وہ بولا: جہاں سے تم آئے ہو یہ دین وہیں کا ہے۔ بعثت نبوی سے پیشتر ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ یہ بزرگ بتوں اور اہتھانوں کے چڑھاوے کا گوشت نہیں کھایا کرتے تھے۔

اصحاب بدر

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والد کے حالات بتلا کر درخواست کی کہ ان کے لیے دعائے مغفرت عطا فرمائیں، چنانچہ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ایک جاگیر عطا فرما دی تھی جو دیر تک ان کی اولاد کے پاس رہی۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ۵۵ھ میں بمقام وادی عقیق وفات پائی اور مدینہ میں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا سلیط بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہ

سلیط بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب نامہ میں لوی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں: بدر میں شامل ہوئے۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ بن علی حنفی کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں: سیدنا ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ رئیس نجد کے پاس بھی بطور سفیر گئے تھے۔ ۱۳ھ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا سوید بن خشحی الطائی رضی اللہ عنہ

ابو خشحی کنیت سے مشہور ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

سیدنا سویط بن سعد القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

سویط بن سعد بن حرمہ بن مالک بن عمیلہ بن سابق بن عبدالدار بن قصی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب قصی میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ مہاجرین حبشہ میں سے

اصحابِ بدر

بھی ہیں۔ بڑے خوش مزاج اور خوش طبع تھے۔ بدر میں شامل ہوئے۔ ﷺ ①

سیدنا سہل بن بیضاء القرشی الفہری ﷺ

سہل بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن مالک بن
ضبہ بن حارث بن فہر۔

ان کی والدہ بیضاء کا نام وعدہ ہے اور اس کا نسب بھی ضبہ بن الحارث میں شوہر کے
ساتھ جا ملتا ہے۔ سہل کا نسب نبی کریم ﷺ کے ساتھ فہر، نمبر ۱۱ میں جا ملتا ہے۔

ان کے دونوں بھائی سہیل و صفوان بھی صحابی ہیں۔

سہل ان بزرگوں میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے مگر یہ اپنے ایمان کو چھپاتے
تھے۔ بدر میں کفار انھیں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ سیدنا ابن مسعود ﷺ نے شہادت دی کہ
انہوں نے سیدنا سہل ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ نے ان کو اسیری سے رہائی فرمائی
تھی۔ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صحیفہ قریش جو نبی کریم ﷺ اور ہاشمیہ کے
خلاف لکھا گیا تھا، کی مخالفت کی تھی۔ دیگر کے نام یہ ہیں:

(۱) ہشام بن عمرو بن ربیعہ (۲) مطعم بن عدی بن نوفل (۳) زمعہ بن اسود بن
مطلب بن اسد۔ (۴) ابوالبحری بن ہشام بن حارث بن اسد (۵) زبیر بن ابوامیہ بن
مغیرہ۔ ان کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ یہ باصطلاح علما بدری نہیں ہیں، گو اس وقت
مسلمان ہی تھے۔ ﷺ ③

سیدنا شجاع بن ابی وہب الاسدی ﷺ

شجاع بن ابی وہب (ابن وہب) بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن
غم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

اصحاب بدر

ان کا نسب نبی کریم ﷺ کے ساتھ خزیمہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ہجرت ثانیہ میں حبشہ کی طرف گئے تھے اور پھر یہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے، حبشہ سے واپس آ گئے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر رہے۔ مواخات میں آپ نے ان کو ابن خولی کا بھائی بنایا تھا۔ یہی وہ بزرگ ہیں جو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبہ بن اسہم غسانی کے پاس سفیر نبوی ہو کر گئے تھے۔ یہ لمبے قد اور چھریرے بدن کے مالک تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، اس وقت ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ ﷺ ①

۲۹ سیدنا شقران حبشی ﷺ

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ نبی کریم ﷺ کے غسل میت میں حاضر تھے۔ ان کی نسل ہارون الرشید کے عہد میں ختم ہو گئی تھی۔ ان کا نام صالح ہے۔ ﷺ ②

۳۰ سیدنا شماس بن عثمان بن شریذ القرشی المخزومی ﷺ

شماس ان کا لقب ہے، اصلی نام عثمان تھا۔ لقب سے ہی مشہور ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس ہے۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ احد میں سخت زخمی ہوئے۔

میدان جنگ سے انھیں مدینہ میں بھیج دیا گیا۔ وہاں ایک دن رات زندہ رہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی تیمارداری کرتی رہیں، پھر جب فوت ہوئے تو مدینہ سے حسب احکام نبوی احد میں لائے گئے اور شہیدان احد کے ساتھ مدفون ہوئے۔

جنگ احد میں اتنی جان توڑ کر لڑے کہ نبی کریم ﷺ چپ و راست جدھر نظر مبارک اٹھا کر دیکھتے شماس ہی تلوار چلاتا ہوا نظر آتا تھا۔ ﷺ ③

۱۳۱ سیدنا صفوان بن بیضاء القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

صفوان بن بیضاء (یہ صفوان کی ماں تھیں) ان کا نسب نامہ صفوان بن اہیب بن ربیعہ ابن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک ہے۔
نبی کریم ﷺ کے ساتھ نسب میں فہر کے ساتھ جا ملتے ہیں۔
یہ اور ان کے بھائی سہیل بن وہب دونوں بدر میں حاضر تھے۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے، بعض نے لکھا ہے کہ رمضان ۳۸ھ میں انتقال ہوا۔
اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ مؤاخات میں سیدنا رافع بن عجلان رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے اور دونوں بدر میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۲ سیدنا صہیب بن سنان الرومی رضی اللہ عنہ

بلخا نسل یہ عرب تھے اور نمر بن قاسط سے ان کا سلسلہ نسب جا ملتا ہے۔ ان کے والد سنان بن مالک یا ان کے چچا سلطنت ایران کی طرف سے حاکم ابلہ تھے۔ ان کی رہائش موصل کے متصل تھی۔

اہل رومانے اس علاقہ پر حملہ کیا۔ اس وقت صہیب بہت ہی کم عمر تھے۔ پکڑے گئے، پھر قبیلہ کلب میں سے کسی نے ان کو خرید کر مکہ میں فروخت کر دیا۔ عبد اللہ بن جدعان تمیمی نے انھیں آزاد کر دیا۔ یہ مکہ ہی میں رہنے لگ گئے۔ ان کا چہرہ بہت سرخ رنگ کا تھا۔
رومی زبان خوب جانتے تھے۔ یہ اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ایک ہی دن داخل اسلام ہوئے۔ ان سے پیشتر تیس اور چند مزید افراد مسلمان ہو چکے تھے۔

سیدنا حمران بن ابان رضی اللہ عنہ جو عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کے چچیرے بھائی لگتے ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد ہجرت کی۔ قریش نے کہا کہ تم خود بھی چلے اور اپنا مال بھی جو تم نے یہاں بیٹھ کر کمایا ہے، لے چلے ہو۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال قریش کے حوالے کر دیا۔ اس آیت:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْفِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ﴾^①

کا نزول انہی کے واقعہ پر ہوا ہے۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کی نشست و برخاست قبل از نبوت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھی۔ آپ نے سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کو سابق الروم، سلمان رضی اللہ عنہ کو سابق فارس اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سابق الحبشہ فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صہیب رضی اللہ عنہ سے محبت کیا کرے، ایسی محبت جیسی والدہ کو اپنے بچے سے ہوتی ہے۔“ سفر ہجرت میں یہ اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دونوں ہم سفر تھے۔ ان کے مزاج میں ظرافت تھی۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے، سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری آنکھ دکھتی ہے، پھر بھی کھجور کھاتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو دوسری طرف کے جڑے سے کھا رہا ہوں، جس طرف کی آنکھ نہیں دکھتی۔ (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے زخمی ہو جانے کے بعد سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کو امام نماز مقرر کیا اور فرمایا: جب تک کسی خلیفہ کا تقرر نہ ہو، صہیب رضی اللہ عنہ نماز پڑھایا کریں۔ ان کا انتقال شوال ۳۹ھ میں ہمر ۳ سال مدینہ میں ہوا۔ ان کی سخاوت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ رضی اللہ عنہ^②

سیدنا طفیل بن حارث القرظی رضی اللہ عنہ

طفیل بن حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلسلہ نسب میں عبدمناف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

بدر میں سیدنا طفیل، حصین اور عبیدہ رضی اللہ عنہم تینوں بھائی شامل تھے۔ سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ سیدنا طفیل اور حصین رضی اللہ عنہم جملہ مشاہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔

① ۲ / البقرة: ۲۰۷۔ ”لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو (اللہ کے ہاتھ) سچ ڈالتا ہے۔“ ② الاستیعاب: 1226۔

اصحابِ بدر

دونوں بھائیوں نے ۳۳ھ میں انتقال کیا۔ سیدنا طفیل پہلے اور پھر سیدنا حصین بن علیؓ بھی اُن سے چار ماہ بعد جنت کو سدھار گئے۔ ﷺ ①

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ القرشی التیمیؓ

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی ابن غالب۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا سلسلہ نسب کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

جنگِ بدر سے پیشتر نبی کریم ﷺ نے انھیں سرحد شام میں ادھر کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا، اس لیے غزوہ بدر میں شامل نہ تھے۔ آپ نے ان کو مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور اجر کی بشارت بھی دی۔ انھیں طلحہ الخیر اور طلحہ الفیاض کہتے ہیں۔ جنگِ احد میں انہوں نے شجاعت اور ایثار کے بڑے بڑے جوہر دکھائے۔ نبی کریم ﷺ کی حفاظت میں خود سامنے سپر بنے رہے۔ ایک ہاتھ سے دشمن کے نیزے کا وارو کا، وہ ہاتھ شل ہو گیا۔ دیگر جملہ مشاہد میں بھی یہ ملتزم رکابِ مصطفوی ﷺ رہے۔ یہ اُن چھ میں سے ایک ہیں جن کو سیدنا عمر فاروقؓ نے شایانِ خلافت قرار دیا تھا۔

یہ جنگِ جمل میں سیدنا علی مرتضیٰؓ کے مقابلے میں اترے، سیدنا علی مرتضیٰؓ نے میدانِ جنگ میں انھیں بلایا اور واقعاتِ سابقہ یاد دلانے اور یہ جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔ اس وقت مروان نے ان کے سینے میں تیر مارا اور اسی زخم سے ان کا انتقال ہوا۔ وہ جب جنگ سے علیحدہ ہوئے تو یہ شعر پڑھ رہے تھے:

ندمت ندامة الكسعي لما شريت رضا بني جرم بر غمي ①
سیدنا علی مرتضیٰؓ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ میں، عثمان، طلحہ اور زبیرؓ اس آیت کے مصداق بنیں گے۔

① الاستيعاب: 1271.

② مجھے کسی جیسی ندامت ہوئی کہ جب میں نے جو حزم کو خوش رکھنے کی تدبیر کی۔

اصحابِ بدر

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَيْلٍ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾^①

نبی کریم ﷺ نے انھیں کو دیکھ کر ایک بار فرمایا: ”جو کوئی زندہ شہید دیکھنا چاہے وہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔“ بوقت شہادت عمر ۶۲ سال تھی۔ ان کے دسترخوان پر ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا غلہ پکا کرتا تھا۔^②

مرویات حدیث ۸۸، متفق علیہ ۲، بخاری میں جبکہ مسلم میں ۳ ہیں۔ ﷺ

۳۵ سیدنا طلیب بن عمیر بن وہب القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ قصی، نمبر ۵ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب، نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ دارا رقم میں داخل اسلام ہوئے تھے۔ مسلمان ہو کر والدہ کو اطلاع دی تو انہوں نے کہا: بہترین شخص جس کی امداد و اعانت تجھے کرنا چاہیے، وہ یہی تیرے ماموں زاد بھائی ہیں۔ اگر عورتیں بھی مردوں کے سے کام کر سکتیں تو ہم خود اس کی حمایت کیا کرتیں۔ یہ مہاجرین حبشہ میں سے بھی ہیں اور حاضرین بدر میں سے بھی۔ اجنادین یا یرموک کی جنگ میں شربت شہادت نوش فرمایا۔ ﷺ^③

۳۶ سیدنا عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ

ابن عبدیلیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناة بن کنانہ۔ یہ بنو عدی بن کعب بن لوی کے حلیف تھے۔ دارا رقم میں سب سے پہلے اسلام لانے والے یہی ہیں۔ ان کا نام غافل تھا، نبی کریم ﷺ نے عاقل تجویز فرمایا۔ غزوہ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی سیدنا عامر، ایاس اور خالد رضی اللہ عنہم بھی حاضر تھے۔^④

① ۱۵ / الحجر: ۴۷۔ ”ان کے سینوں میں جو حسد ہوگا ہم اسے نکال دیں گے اور وہ تختوں پر آنے سائے (بیٹھے) بھائی بھائی ہوں گے۔“ ② الاستیعاب: 1280۔ ③ الاستیعاب: 1290۔

④ الاستیعاب: 2018۔

اصحاب بدر

۳۷ سیدنا عامر بن حارث الفہری رضی اللہ عنہ

بعض نے ان کا نام عمر بھی بتایا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۸ سیدنا عامر بن ربیعہ الغنری العدوی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نزار بن معد بن عدنان تک منہی ہوتا ہے۔ انھیں عدوی اس لیے کہتے ہیں کہ خطاب بن نفیل نے ان کو منہی بنا لیا تھا۔ یہ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کی بیوی بھی مہاجرات حبشہ میں سے ہیں، پھر بدر اور جملہ مشاہد میں خدمت نبوی کا شرف حاصل کیا۔ ان کے بیٹے سے روایت ہے کہ جس شب باغیوں نے امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تھا، یہ اس شب مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ درمیان میں ذرا سو گئے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس فتنے کی پناہ کا سوال کرو جس سے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بچالے گا۔ انہوں نے اس طرح دعا مانگی۔ گھر گئے تو بیمار ہو گئے، پھر شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے چند روز بعد ان کے گھر سے ان کا جنازہ ہی نکلا۔ رضی اللہ عنہ ②

۳۹ سیدنا عامر بن عبد اللہ بن جراح القرشی رضی اللہ عنہ

عامر بن عبد اللہ بن جراح بن بلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب فہر نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔ قدیم الاسلام، سابقین اور فضلاء کبرائے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل تھے۔ بدر اور جملہ مشاہدات نبوی میں حاضر رہے، حبشہ کی ہجرت دوم سے مشرف تھے۔ جنگ احد میں ان کے اگلے دونوں دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اس طرح کہ خود آہنی کی جو

صحابہ بدر

میخیں نبی کریم ﷺ کے فرق مبارک میں کھب گئی تھیں، اُن میخوں کو انہوں نے دانتوں سے پکڑ کر نکالا تھا۔ پہلی میخ نکالی اور ایک دانت ٹوٹ گیا، دوسری میخ نکالی تو دوسرا دانت ٹوٹ نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ پھر بھی یہ نہایت حسین تھے۔ لمبا قد، چھریا بدن، ہلکا چہرہ، نبی کریم ﷺ نے ان کو کبھی ”امین حق امین“ فرمایا تو کبھی امین الامۃ فرمایا۔ علاقہ نجران پر حکومت کے لیے اور یمن میں تعلیم اسلام کے لیے انھیں سرور عالم ﷺ نے بھیجا تھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں ملک شام کا سپہ سالار اعظم بنایا تھا۔

۱۸ھ کے طاعون عمواس میں ان کا انتقال ہجر ۵۸ سال ہوا۔ ان کے فضائل بہت ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنے انتخاب سے پیشتر مستحق خلافت بتلایا تھا۔ ﷺ

سیدنا عامر بن فہیرہ ازدی رضی اللہ عنہ

قوم ازد سے تھے، سیاہ چہرہ، ابو عمر و کنیت تھی۔ شروع میں طفیل بن عبد اللہ کے غلام تھے، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں خریدا اور اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا۔ یہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ بوقت ہجرت جب رسول اللہ ﷺ اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں آرام گزین ہوئے تو یہ رات کو اپنا ریوڑ غار پر لے جاتے۔ حضور ﷺ کو دودھ پہنچاتے اور سیدہ اسماء و عبد الرحمن رضی اللہ عنہما وغیرہ خاندان صدیق کے آنے والوں کے نشان قدم ریوڑ پھرا کر معدوم کر جاتے اور ہجرت میں رسول اللہ ﷺ و صدیق رضی اللہ عنہ کے خدمت گزار بھی تھے۔ بدر واحد میں حاضر تھے۔ واقعہ بدر معونہ ۳ھ میں شہید ہوئے۔

عامر بن طفیل کے قاتل کا بیان ہے کہ میں نے نیزہ لگایا تو ان کے بدن سے ایک نور نکلا۔ بعد ازاں دیکھا کہ ان کی لاش کو اوپر اٹھالیا گیا حتیٰ کہ آسمان اس سے نیچے رہ گیا۔ امام ابن المبارک رضی اللہ عنہ اور امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے کہ مقبولین میں ان کی لاش نہیں ملی تھی۔ ان کا اسلام دارالارقم کی تبلیغ گاہ سے پیشتر کا ہے۔ ﷺ

۴۱ سیدنا عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی کریم ﷺ کے ساتھ خزیمہ میں جا کر مل جاتا ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں۔

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ بھی کی اور ہجرت مدینہ بھی۔ ان کا اسلام اس وقت کا ہے جب کہ ابھی آپ نے دارالرقم میں تعلیم و تبلیغ شروع نہ کی تھی۔

ان کے بھائی سیدنا ابو احمد عبد بن جحش رضی اللہ عنہ بھی ذوالجہرتین ہیں۔ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ان کے تیسرے بھائی عبید اللہ کی بیوہ ہیں۔

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ان کی ہم شیرہ ہیں، ان کا لقب المجدع فی اللہ ”اللہ کے راستے میں اپنے جسم کے اعضا کٹوانے والے“ ہے بدر میں حاضر ہوئے، احد میں شہید ہوئے۔

سیدنا سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے مجھے میدان احد میں کہا: آؤ! تنہا ہو کر اللہ تعالیٰ سے کچھ دعا کر لیں۔ ہم دونوں سب سے الگ جا بیٹھے۔ میں نے دعا کی: ”الہی! کل میرا مقابلہ ایک بہادر تلوار یے دشمن کے ساتھ ہو، ہم خوب لڑیں، پھر میں اسے گرا لوں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آمین“۔

پھر اس نے یوں دعا مانگی: الہی! کل ایک بہادر تلوار یے دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو، ہم خوب لڑیں بالآخر وہ مجھے گرا لے اور قتل کر ڈالے۔ میری ناک کان کانے میں اسی شکل میں تیرے سامنے حاضر ہوں۔ یا اللہ! تو مجھ سے پوچھے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ تیرے ناک کان کیوں کانے گئے؟ میں عرض کروں: تیری راہ میں تیرے رسول ﷺ کی راہ میں اور تو فرمائے: سچ ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

اصحابِ بدر

۴۲ سیدنا عبداللہ بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سراقہ بن معتمر بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسب نامہ میں عبداللہ بن قرط میں شامل ہو جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب میں۔

ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے انھیں اور ان کے بھائی عمرو بن سراقہ کو اہل بدر میں شمار کیا ہے۔ مگر موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر کا قول ہے کہ یہ بدر میں شامل نہ تھے۔ احد اور مشاہد مابعد میں برابر حاضر رہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۴۳ سیدنا عبداللہ بن سعید القرشی الاموی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف میں سلسلہ نسب جا ملتا ہے۔ یہ عمدہ خوشخط اور انشانگار تھے۔ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کی کتابت آموزی پر مقرر فرمایا تھا۔ ان کے مقام شہادت میں اختلاف ہے، کسی نے بدر، کسی نے موتہ تو کسی نے یوم یمامہ تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۴۴ سیدنا عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر ابن لوی۔ یہ مشہور صحابی سیدنا ابو جندل رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے پھر مکہ میں لوٹ آئے تھے۔ باپ نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا تھا، پھر جنگ بدر میں لشکر کفار کے ساتھ مل کر میدان جنگ میں آئے اور پھر موقع پا کر کفار سے نکلے اور صحابہ میں جا ملے اور کفار سے نبرد آزما ہوئے۔ دیگر جملہ مشاہد میں

صحابہ بدر

ملتزم رکاب محمدی ﷺ رہے۔ ان کا شمار فضلاء صحابہ میں ہے۔ عہد نامہ حدیبیہ پر ان کے بھی دستخط بطور گواہ ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے ہی اپنے باپ سہیل کے لیے نبی کریم ﷺ سے امان حاصل کی تھی۔

سہیل بن عمرو وہی مشہور شخص ہیں جو حدیبیہ میں منجانب کفار بطور کمشنر معاہدہ کام کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

سہیل کو اللہ کی امان ہے، اسے ظاہر ہو جانا چاہیے۔

پھر فرمایا: سہیل میں ایسی عقل و شرف موجود ہے کہ حقیقت اسلام سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ اسے پتہ بھی لگ گیا ہے کہ اس کی سابقہ حالت نے اسے کیا نفع دیا؟ عبد اللہ نے باپ کو سارا واقعہ سنا دیا۔

وہ بولا: واللہ حضور ﷺ لڑکپن ہی سے احسان دوست رہے ہیں۔

عبد اللہ یوم یمامہ میں ۱۲ھ کو ہجر ۳۸ سال شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۵ سیدنا عبد اللہ بن عبد الاسد بن ہلال القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے۔ ان کی والدہ برہ بنت عبد المطلب ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے چھو پھیرے بھائی ہیں اور نبی کریم ﷺ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشہداء کے دودھ کے بھائی بھی ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے انہی کے نکاح میں تھیں۔

انہوں نے اول ہجرت حبشہ مع زوجہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تھی۔ پھر بدر میں آ شامل ہوئے تھے۔ جمادی الاخریٰ ۳ھ میں وفات پائی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے نابالغ بچوں سلمہ، عمر اور دختر زینب کی تربیت کی غرض سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ رضی اللہ عنہ ②

۳۶ سیدنا عبداللہ بن محرمہ رضی اللہ عنہ

ابن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب فہر، نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔ ان کی والدہ ام نہیک بنت صفوان ہیں۔

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور بقول واقدی ذوالحجر تین بھی ہیں۔

مؤاخات میں یہ اور فروہ بن عمرو بن ووقہ البیاضی دینی بھائی تھے۔

جنگ یمامہ میں بھرم ۴۱ سال شہید ہوئے۔ انہوں نے دعا کی تھی کہ الہی! مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں اپنے بند بند کو تیری راہ میں زخم رسیدہ نہ دیکھ لوں۔ جنگ یمامہ میں ان کے جسم کا زخموں سے یہ حال تھا کہ جملہ مفاصل پر ضربات موجود تھیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں ان کے پاس آخری وقت پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ روزے داروں نے روزے کھول لیے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا: میرے منہ میں پانی ڈال دو۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حوض پر گئے اور ڈول میں پانی لے کر آئے۔ آ کر دیکھا کہ وہ سانس پورے کر چکے تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۷ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شیح بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہزیل بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔

ان کے والد مسعود ایام جاہلیت میں عبداللہ بن الحارث بن زہرہ کے حلیف بن گئے تھے۔ ان کی والدہ ام عبد بنت عبدود بھی صاہلہ بن کاہل کی نسل سے ہیں اور ان کی نانی قبیلہ بنت الحارث بن زہرہ (زہریہ) ہیں۔

اصحابِ بدر

یہ قدیم الاسلام ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کچھ پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت الخطاب رضی اللہ عنہا ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ بن ابی معیط کا ریوڑ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے۔ پوچھا: لڑکے دودھ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مگر میرا نہیں۔ میں تو امانت دار ہوں۔ فرمایا: ایسی بکری لے آؤ جس پر زہ نہ چڑھا ہو۔ یہ لے آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن کو بسم اللہ کہہ کر ہاتھ لگایا، دودھ نکال لیا۔ خود بھی پیا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا۔ بکری کا تھن پھر خشک ہو گیا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے بھی یہ کام سکھلا دیا جائے۔
فرمایا: ہاں۔ تم تو معلم جوان ہو۔

بعد ازاں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے۔ آپ کو جوتا پہناتے، آگے آگے چلا کرتے، خواب گاہ سے جگایا کرتے تھے۔ امام ابن عبدالبر نے ایک روایت بیان کی تھی، جس میں ان کا نام بھی عشرہ مبشرہ میں آجاتا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن چار شخصوں سے سیکھو: ابن مسعود، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ۔“

ایک بار انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی یہ آرزو پیش کی۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَ نَعِيْمًا لَا تَنْفَدُ وَ مَرَا فَئَةً نَّبِیِّكَ
مُحَمَّدًا فِیْ اَعْلٰی جَنَّةِ الْخُلْدِ. ①

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی قبولیت کی بشارت عطا فرمائی۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ قد کے چھوٹے تھے۔ لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا اور یہ کھڑے ہوئے برابر نظر آیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن ابو جہل کو انہی کے ہاتھ سے قتل کرایا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ حلقاً بیان کیا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق روایت اور عمل کا واقف سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہمیں کوئی نہیں معلوم۔

① اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے بعد دوبارہ کفر کی طرف نہ لوٹوں اور ایسی نعمت عطا فرما جو ختم نہ ہو اور ہمیشہ والی جنت میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ مانگتا ہوں۔

اصحابِ بدر

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں سے کتاب اللہ کا خوب عالم ہوں۔ قرآن مجید میں کوئی سورت یا آیت نہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کب اتری اور کہاں اتری۔ ابو وائل راوی کہتا ہے کہ ان کے اس بیان کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ انھیں علم کی تھیلی کہا کرتے تھے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا عمار بن یاسر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو کوفہ کا منصب دار بنا کر بھیجا تو اپنے فرمان میں اہل کوفہ کو یہ الفاظ لکھے تھے:

”میں عمار بن یاسر کو امیر جبکہ ابن مسعود کو معلم و وزیر بنا کر بھیجتا ہوں، یہ دونوں

اصحابِ رسول میں سے نجا میں شامل ہیں، اہل بدر ہیں، ان کی اقتدا کرو اور

ان کی بات سنو۔ ابن مسعود کے متعلق تو میں نے اپنی جان پر ایثار کیا ہے۔“

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں یہ کوفہ سے مدینہ واپس پہنچ گئے تھے۔ اسی جگہ ۳۳ھ کو وفات پائی اور حسب وصیت رات ہی میں بقیع کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

مواخات مکہ میں انھیں زبیر رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا گیا تھا۔

ان کی زندگی میں باغیانِ عثمانی کے فتنوں کی ابتدا شروع ہو گئی تھی۔ سیدنا ابن

مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لوگوں نے انھیں قتل کر دیا تو پھر ان لوگوں کو ایسا خلیفہ نہ ملے گا۔^①

مرویات حدیث ۸۲۸ ہیں جبکہ متفق علیہ ۶۴ اور صرف صحیح بخاری میں ۲۱، صرف صحیح

مسلم میں ۳۵ ہیں۔ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مظعون قرشی الحکمی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن حح۔

نہایت قدیم الاسلام ہیں۔ ان کے تین بھائی اور تھے: سیدنا عثمان، سائب اور

قدامہ رضی اللہ عنہم۔ چاروں بھائی قدیم الاسلام ہیں۔ چاروں نے اول ہجرت حبشہ کی اور پھر

ہجرت مدینہ، پھر شامل بدر ہوئے۔

عبداللہ بن مظعون نے ۳ھ میں ہجر ۶۰ سال وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ①

۴۹ سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبدمناف قرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب عبدمناف میں شامل ہو جاتا ہے۔ مطلب و ہاشم حقیقی بھائی تھے۔ یہ دونوں اور ان کی اولاد ہمیشہ متحد و متفق رہی۔ بزرگوار سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں، یعنی دارالرقم کے تعلیم گاہ بنائے جانے سے پیشتر مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت ان کے دونوں بھائی سیدنا طفیل اور حصین رضی اللہ عنہما بھی رفیق سفر تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قدر و منزلت خاص طور پر فرمایا کرتے تھے۔ اہل بدر میں سب سے زیادہ عمر کے یہی تھے۔ ان کی پیدائش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دس سال پہلے کی ہے۔ اسلام میں پہلا سردار جو اسی (۸۰) مہاجرین کے لشکر کے ساتھ دشمن کے تجسس میں بھیجا گیا، وہ یہی ہے۔ غزوہ بدر میں انہوں نے عنا عظیم برداشت کی اور مشہد کریم حاصل کیا۔

دشمن کے مقابلے میں ان کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ بدر سے ایک منزل واپس ہوتے ہوئے ان کا انتقال ہوا اور راستے ہی میں دفن ہوئے۔ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے گزرے، ہمراہیوں نے عرض کیا: ادھر سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے! آپ نے فرمایا: ”ہاں! کیوں نہ ہو؟ یہاں ابو معاویہ (ان کی کنیت تھی) کی قبر بھی تو ہے۔“

خوش اندام، خوب رو تھے۔ بوقت شہادت عمر ۶۳ سال تھی۔ رضی اللہ عنہ ②

۵۰ سیدنا عبدالرحمن بن عوف القرشی الزہری رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب میں کلاب، نمبر ۶ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

صحابِ بدر

ان کی والدہ شفا بنت عوف بھی قریشیہ زہریہ ہیں۔
واقعہ فیل سے دس سال بعد پیدا ہوئے، قدیم الاسلام ہیں۔ دارِ ارقم میں آغازِ تعلیم سے
پیشتر مسلمان ہو چکے تھے۔

یہ ان دس میں سے ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے بشارت جنت عطا فرمائی تھی۔
یہ ان چھ میں سے ہیں جو خلافت کے اصحابِ شوریٰ ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ان کو «أَنْتَ أَمِينٌ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَمِينٌ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ» ①
فرمایا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے ان کو دومتہ الجندل کی طرف بنو کلب کی جانب بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ
سے ان کے سر پر عمامہ باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ بسم اللہ جاؤ! جب فتح ہو جائے تو وہاں کے
حکمران کی بیٹی سے شادی کر لینا۔ بدر میں حاضر تھے۔

جنگ احد میں ان کے جسم میں اکیس زخم آئے تھے۔ ایک زخم ناگک پر تھا، جس کی
وجہ سے یہ لنگڑا نے لگے تھے۔ قریش میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور سخی بھی اعلیٰ
درجے کے تھے۔

ایک روز تمیں غلام اللہ کی راہ میں آزاد کیے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد امہات
المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مصارف کے کفیل یہی تھے۔

ابن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ جب ان کی میراث تقسیم ہونے لگی تو ان کی مطلقہ عورت
کو (جسے مرض الموت میں طلاق دی تھی) ۱/۸ کے حصہ سوم میں سے ۸۳ ہزار نقدی آئی
تھی، نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، تین ہزار بکریاں جبکہ ایک سو گھوڑے ورٹے میں
چھوڑے تھے۔

انہوں نے ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں بصرہ ۷۲ سال مدینہ منورہ میں انتقال کیا تھا۔ ان کی اولاد
حسب ذیل ہے:

① مستدرک حاکم: 350/3۔ رقم: 5354 "تم آسمان والوں میں بھی امین ہو اور زمین والوں

میں بھی۔"

اصحابِ بدر

اولاد	نام زوجہ
-------	----------

ابوسلمہ فقیہ	تماضر بنت الاصح
محمد، سالم اور ام القاسم	ام کلثوم بنت عقبہ بن ربیعہ
ابراہیم، حمید اور اسمعیل	ام کلثوم بنت عقبہ معیط
عروہ جو افریقہ میں شہید ہوئے	بجیرہ بنت ہانی
سالم اصغر	سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامری
ابوبکر	ام حکم بنت قارظ بن خالد
عبداللہ اکبر (شہید افریقہ) اور قاسم	بنت انس بن رافع الانصاری
عبداللہ اصغر، عبدالرحمن بن عبدالرحمن	اسماء بنت سلامت بن مخرمہ
مصعب	نقیسہ یاسبہ
سہیل	مجد بنت یزید بن سلامہ
عثمان	غزال بنت کسری (مدائن میں گرفتار ہوئی)
جویریہ (زوجہ مسور بن مخرمہ)	بادیہ بنت غیلان
محمد، معن اور زید	سہلہ صغریٰ بنت عاصم بن عدی

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لیے ۶ بزرگوں کو شوریٰ میں داخل کیا اور ان ہر شخص کو مستحق خلافت فرمایا تھا۔ سیدنا علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن وقاص، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ۔ زبیر نے علی کو، طلحہ نے عثمان کو اور سعد بن ابو وقاص نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اپنی اپنی رائے کا وکیل کر دیا۔ اب چھ میں سے سیدنا علی اور عثمان کو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هَلْ لَكُمْ أَنْ أختَارَ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ مِنْهَا۔

”میں تو الگ ہوتا ہوں اور اگر تم کہو تو تمہارا فیصلہ بھی کر دیتا ہوں۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ رَضِيَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنْتَ أَمِينٌ فِي

أَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَمِينٌ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ۔

اصحابِ بدر

”سب سے پہلے میں رضامندی کا اظہار کرتا ہوں، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) آسمان والوں میں بھی امین ہو اور زمین والوں میں بھی۔“

اس کے بعد انہوں نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی اور ان کے ہاتھ پر سب کی بیعت ہو گئی۔^① مرویات حدیث ۶۵، متفق علیہ ۲، جبکہ صحیح بخاری میں ۵ ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۵۱ سیدنا عبدیاللیل بن ناشب اللیشی رضی اللہ عنہ

بنو سعد بن لیث کے قبیلے سے ہیں۔ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ خلافت فاروق میں وفات پائی، انتہائی ضعیف ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ^②

۵۲ سیدنا عمرو بن الحارث بن زہیر القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو (یا عامر) بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ ابن حارث بن فہر۔

ان کا نسب سرور کائنات ﷺ کے ساتھ فہر، نمبر ۱۱ کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں اسلام لائے اور ہجرت دوم میں حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ابن عقبہ نے انھیں اہل بدر میں شامل کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ^③

۵۳ سیدنا عمرو بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

یہ عبداللہ بن سراقہ کے بھائی ہیں جن کا نسب نامہ لکھا جا چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مرہ، نمبر ۷ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بدر، احد اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمراہ نبوی رہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ^④

① الاستیعاب: 1447. ② الاستیعاب: 1707. ③ الاستیعاب: 1904. ④ الاستیعاب: 1917.

اصحابِ بدر

۵۴ سیدنا عمرو بن ابی عمرو بن شداد القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

ابو شداد کنیت رکھتے تھے۔ بنو ضبہ میں سے اور اولادِ حارث بن فہر میں سے ہیں۔
۳۲ سالہ تھے جب غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ ۳۶ سالہ تھے جب گیتنی ناپائیدار
(دنیاۓ فانی) سے انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ①

۵۵ سیدنا عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر، نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ابو سعید کنیت ہے۔ یہ اور
ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ دونوں بھائی بدری ہیں۔
احد، و خندق دیگر مشاہد میں بھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہنے کا شرف
حاصل کیا ہے۔ ۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ②

۵۶ سیدنا عثمان بن مظعون القرشی الحمی رضی اللہ عنہ

عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن خذافہ بن جح بن عمرو بن ہمیس۔
ابو السائب کنیت رکھتے تھے۔ ان کی اہلیہ خیلہ بنت العنسی کا نسب بھی جح میں جا کر
شامل ہو جاتا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (۱۱۳) افراد کے بعد داخل اسلام ہوئے۔
ہجرت حبشہ و مدینہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر میں حاضر ہوئے، بدر کے بعد ان کا انتقال
داخلہ مدینہ سے ۲۲ ماہ بعد ہوا۔ مہاجرین میں سے پہلے شخص ہیں جو مدینہ میں فوت ہوئے
اور پہلے شخص ہیں جو بقیع الغرقد میں مدفون ہوئے۔ غسل و کفن کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کی پیشانی کو چوم لیا تھا۔ ایک عورت نے یہ دیکھا تو کہا: عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت مبارک ہو۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر تیز نگاہوں سے دیکھا اور پوچھا کہ تجھے اس کا پتہ کیونکر ہوا؟

اصحابِ بدر

اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی کہ کسی شخص کو قطعی جنتی کہنے کا منصب صرف اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو ہے۔ دوسرا شخص قرآن یا قیاس سے ایسا حکم نہیں لگا سکتا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے ایام جاہلیت میں ہی شراب کو چھوڑ دیا تھا۔ کسی نے ان سے وجہ پوچھی تو کہا: میں کیوں ایسا کام کروں کہ اپنی عقل کھو بیٹھوں، اور ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کے شخص کو ہنسنے کا موقع دوں، بیٹی بہن کی تیز سے بھی جاتا رہوں۔

انہوں نے ازراہ زہد خاصی ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔ تو آپ نے منع فرمایا۔ فرمایا: روزے زیادہ رکھا کرو۔ ان کی موت پر ان کی بیوی کے یہ اشعار ہیں:

يَا عَيْنُ جُودِيْ بَدْمَعٍ غَيْرِ مَمْنُونٍ عَلٰى رَزِيَّةِ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُوْنَ
عَلٰى اَمْرِيْ كَانَ فِي رِضْوَانِ خَالِقِهِ طُوْبِيْ لَكَ مِنْ فَقِيْدِ الشَّخْصِ مَدْفُوْنٍ
طَابَ الْبَيْعُ لَكَ سَكْنِيْ وَ عَرَفْدُهُ وَ اَشْرَقَتْ اَرْضُهُ مِنْ بَعْدِ تَفْتِيْنِ
وَ اَوْرَتْ الْقَلْبُ حَزْنًا لَا اِنْقِطَاعَ لَهٗ حَتّٰى الْمَمَاتِ وَ مَا تَرْقٰى لَكَ شِيُوْنِيْ ①

نبی کریم ﷺ نے شناخت کے لیے ان کی قبر پر ایک پتھر کھڑا کروا دیا تھا۔ جب سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو انہیں بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر ہی دفنایا تھا۔ ②

۵۷ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

ان کے والد سیدنا یاسر رضی اللہ عنہ کا نسب غنس بن مالک سے جا ملتا ہے۔ یہ عربی قحطانی مذہبی الاصل ہیں۔ یاسر کا ایک بھائی گم ہو گیا تھا، اُس کی تلاش میں یاسر، حارث اور مالک تینوں بھائی مکہ پہنچے۔ حارث اور مالک تو یمن کو واپس چلے گئے جبکہ یاسر مکہ میں ٹھہر گئے

① اے آنکھ! عثمان بن مظعون کے احسانوں پر خوب آنسو بہاؤ۔ جب وہ زندہ تھے تو ان کا رب ان سے راضی تھا اور جب فوت ہوئے تو انہیں خوشخبری سنائی گئی۔ یہ تو وہ ہیں کہ جن سے بیع الفرقد میں بھی رونق ہو گئی ہے اور ان کی قبر بھر گئی ہے۔ ان کی جدائی کا غم تو ایسا ہے کہ جس نے ہر قرہی اور دور کے رشتہ دار کو غمگین کر دیا ایسا غم کہ جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ② الاستیعاب: 1779.

صحابِ بدر

اور ابوحنظیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے حلیف بن گئے۔ ابوحنظیفہ نے ان کا نکاح اپنی لوٹدی سمیہ بنت خیاط سے کر دیا۔ جب عمار پیدا ہوئے تو سمیہ کو آزاد کر دیا گیا۔ اس مناسبت سے آپ کو مخزومی بھی کہتے ہیں۔

سیدنا یاسر، سمیہ اور عمار رضی اللہ عنہم تینوں اسلام میں ابتدائی ایام ہی میں داخل ہو گئے تھے۔ سیدہ سمیہ و عمار رضی اللہ عنہما نے اسلام کے لیے سخت ترین تکالیف کو برداشت کیا۔ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون ہیں جو اسلام کے لیے قتل کی گئیں۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ ذوالحجرتین اور نماز گزار قبلتین ہیں۔ جنگ بدر میں حاضر تھے، انھیں سخت امتحان سے گزرنا پڑا اور جنگ یمامہ میں بھی خصوصیت کے ساتھ انہوں نے تکالیف شاقہ کو برداشت کیا اور اسی جنگ میں ان کا ایک کان بھی کٹ گیا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ زخم خوردہ ایک پتھر پر پڑے ہوئے تھے، خون جاری تھا اور وہ آواز بلند کہہ رہے تھے مسلمانوں! کدھر جا رہے ہو، کیا جنت سے بھاگتے ہو؟ ادھر آؤ! میں عمار بن یاسر ہوں۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میں عمر میں نبی کریم ﷺ کا ہم سن ہوں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ قدموں تک ایمان سے بھر پور ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

﴿أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَشْفِي بِهِ فِي النَّاسِ﴾^①

کے مصداق سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہیں۔ امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ

نے فرمایا:

”مَرَّ حَبَّاءُ بِالطَّيِّبِ الْمَطِيبِ۔“

① ۶ / الانعام: ۱۲۲۔ ”کیا ایک ایسا شخص جو مردہ تھا، پھر ہم نے اسے زندہ کیا، ہم نے اس کے لیے نور بنایا

وہ لوگوں میں اس کے ساتھ چلتا ہے۔“

صحابِ بدر

عبدالرحمن بن ابزئی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں امیر المومنین علیؑ کے ساتھ بیعت الرضوان والے ۸۰۰ بزرگوار تھے، جن میں سے ۶۳ شہید ہوئے، سیدنا عمارؓ بھی شہدا میں تھے۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ نے ان کو گورز کوفہ بنایا تھا اور اپنے فرمان میں لکھا تھا کہ میں عمارؓ کو حاکم اور ابن مسعودؓ کو وزیر و معلم بنا کر بھیجتا ہوں، ان کی اطاعت و اقتدار کرو۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمارؓ کو فرمایا تھا: ((تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنِيَّةُ))^①۔ ”تجھے گروہ باغی قتل کرے گا۔“

صفین میں داؤ شجاعت دے رہے تھے کہ انہوں نے پانی مانگا اُن کے سامنے دودھ پیش کیا گیا، دودھ پی کر کہا: ”الْيَوْمَ أَلْقَى الْأَجْبَةَ“ آج پیارے دوستوں سے ملاقات ہوگی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”تیری آخری خوراک دودھ ہوگی۔“ ایک اور عورت دودھ لے آئی، وہ بھی پیا تو أَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہا اور فرمایا: ”الْجَنَّةُ تَحْتَ الْأَسِنَّةِ“ جنت تو نیزوں کے نیچے ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر ایک نبی کو وزرا، رفقا و نجبا سات سات ملتے رہے ہیں، مجھے چودہ ملے ہیں: حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، عبداللہ بن مسعود، سلمان، عمار، ابوذر، حذیفہ، مقداد، اور بلالؓ۔

انتقال جنگ صفین بمابہ ربيع الآخر ۳ھ کو ہوا۔ سیدنا عمار بن یاسرؓ کی عمر بوقت شہادت تقریباً نوے (90) سال تھی: سیدنا عمارؓ کی اس روایت سے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہم سن ہیں، ان کی عمر ۸۹ سال شمار میں آتی ہے۔ ﷺ^②

مرویات حدیث ۶۲، متفق علیہ ۲، صرف بخاری میں ۳، صرف مسلم میں ایک ہے۔

اصحاب بدر

۵۸ سیدنا عمیر بن ابی وقاص القرشی الزہری رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوٹا سمجھا اور واپس کر دینے کا ارادہ فرمایا، یہ رونے لگ گئے۔ آپ نے اجازت جہاد عطا فرمائی، لڑے اور شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر مبارک ۱۶ سال تھی۔ رضی اللہ عنہ ①

۵۹ سیدنا عمیر بن عوف مولیٰ السہیل بن عمرو العامری رضی اللہ عنہ

مکہ میں پیدا ہوئے۔ سیدنا سہیل بن عمرو کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بدر، احد، خندق اور دیگر مشاہد نبوی میں حاضر تھے۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ②

۶۰ سیدنا عقبہ بن وہب رضی اللہ عنہ

ابن وہب بھی مشہور ہیں اور ابن ابی وہب بھی۔ ان کا سلسلہ نسب اسد بن خزیمہ سے جا ملتا ہے۔ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی شجاع بن وہب بھی حاضر تھے۔ یہ دونوں بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۶۱ سیدنا عوف بن اثاثہ قرشی المطہلی رضی اللہ عنہ

عوف بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی۔ مطہ کے عرف سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی والدہ سلمی بنت ابورہم بھی مطہلی ہیں۔ ان کی نانی ریطہ بنت صخر بن عامر، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ ۳۳ھ میں ہجر ۵۶ سال انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1996. ② الاستیعاب: 1989. ③ الاستیعاب: 1832.

④ الاستیعاب: 1999.

۶۲؎ سیدنا عیاض بن زہیر بن ابوشداد القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

ابوسعید کنیت۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: عیاض بن زہیر بن ابوشداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ یہ عیاض بن غنم کے چچا ہیں اور ابن غنم کے کارنامے فتوحات شام میں بہت مشہور ہیں۔ سیدنا عیاض بن زہیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۰ھ کو شام میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

۶۳؎ سیدنا قدامہ بن مظعون القرشی الحموی رضی اللہ عنہ

قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن ح۔ ابو عمرو کنیت رکھتے تھے۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ اپنے برادران عثمان و عبداللہ کی معیت میں ہجرت کی تھی۔

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ماموں بھی ہیں۔ ان کی ماں بھی بنو حح سے تھی۔ بدر اور جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے۔

ان کی بہن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت الخطاب ان کے گھر میں تھی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں حاکم بحرین بنا دیا تھا، پھر وہاں سے معزول کر کے عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو ان کا جانشین بنایا تھا۔ وجہ معزول یہ بیان کی جاتی ہے کہ جارود سید قبیلہ عبدالقیس نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آ کر عرض کیا: قدامہ نے شراب پی ہے اور میں نے اس اطلاع کا آپ تک پہنچانا فرض شرعی سمجھا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کوئی آدمی دوسرا گواہ؟ کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آ کر یہ شہادت دی کہ میں نے اسے پیتے نہیں دیکھا۔ میں نے اسے نشے میں دیکھا جبکہ وہ تے کر رہا تھا۔ فرمایا: تم تو گہرے لفظوں میں شہادت دیتے ہو۔ بعد ازاں قدامہ کو حاضری کا حکم دیا گیا۔ قدامہ آگئے تو جارود نے کہا کہ اس پر حد جاری کی جائے۔

اصحابِ بدر

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مدعی ہو یا گواہ ہو؟ جارود نے کہا: گواہ ہوں۔ فرمایا: تم اپنی گواہی دے چکے۔ جارود چپ ہو گیا۔ اگلے روز جارود نے پھر کہا کہ اس پر حد جاری کی جائے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مدعی معلوم ہوتے ہو اور گواہ ایک رہ جاتا ہے۔ جارود نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: زبان بند کرو! ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ جارود بولا: بخدا یہ تو ٹھیک نہیں کہ آپ کا ابن العم تو شراب پیے اور شامت ہماری آئے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو دختر ولید، یعنی اہلیہ قدامہ سے دریافت کر لیجیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہند بنت الولید کے پاس معتبر شخص کو بھیجا اور قسم دے کر دریافت کیا، اُس نے شوہر کے خلاف شہادت دے دی۔ اب سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے قدامہ سے کہا: تم پر حد جاری کی جائے گی۔ سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ بولے: اچھا! اگر یہی بات ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں نے شراب پی، تب بھی مجھ پر حد نہیں لگائی جاسکتی۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں؟ سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾^①

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اس کے معنی میں غلطی کھائی ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرتے تو حرام شے سے پرہیز کرتے۔

بعد ازاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شورئی کا اجلاس بلایا اور دریافت کیا کہ سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ پر حد جاری کرنے میں اُن کی رائے کیا ہے؟ سب نے کہا: جب تک وہ بیمار ہے اس پر حد نہیں لگتی چاہیے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چند روز خاموش رہے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شورئی میں پوچھا: اور لوگوں نے کہا: ابھی اسے درد کی شکایت ہے، حد نہیں لگانی چاہیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

① ۵ / المائدہ: ۹۳۔ ”جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرنے لگے، انہوں نے جو کچھ کھایا، اس پر انہیں کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ آئندہ پرہیزگاری اختیار کریں اور ایمان پر قائم رہیں اور نیک عمل کریں۔“

صحابِ بدر

اگر وہ کوڑے کھاتا ہوا اللہ سے جا ملے تو مجھے اس سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ میں اللہ کے سامنے حاضر ہوں اور اس کی جواب دہی میری گردن پر ہو۔ اچھا کوڑا لاؤ!۔ بعد ازاں سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ کو حد لگائی گئی۔ سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ نے اس روز سے سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بولنا چھوڑ دیا۔ بعد ازاں عمر رضی اللہ عنہ حج پر گئے، قدامہ بھی ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ خواب سے اٹھے تو کہا: قدامہ رضی اللہ عنہ کو لاؤ! مجھے خواب میں کہا گیا ہے کہ قدامہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لو۔ سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور بات چیت کی گئی اور بالآخر صلح ہو گئی۔ سیدنا قدامہ رضی اللہ عنہ ۳۶ھ کو بصرہ ۶۸ سال فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا کثیر بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ حلفائے بنو اسد میں سے ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بدر میں کثیر بن عمرو اور ان کے دونوں بھائی: مالک بن عمرو اور ثقیف (یا ثقف) بن عمرو بھی شریک ہوئے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ کثیر کا نام صرف ایک ہی روایت میں آیا ہے اور ممکن ہے کہ کثیر ہی کا لقب ثقب (یا ثقف) ہو۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا کناز بن حصین ابو مرشد الغنوی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضر میں شامل ہو جاتا ہے۔ سیدنا کناز رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزند سیدنا مرشد رضی اللہ عنہ دونوں بدری ہیں اور ابو مرشد، امیر حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف ہیں اور کبار صحابہ میں سے ہیں۔ سیدنا مرشد رضی اللہ عنہ یوم الرجب کو شہید ہوئے اور ان کے والد ابو مرشد نے ۱۳ھ کو خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں بصرہ ۶۶ سال انتقال کیا۔ مواخات میں یہ سیدنا عباده بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ ان کے پوتے سیدنا انیس بن مرشد رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ ③

① الاستیعاب: 2108. ② الاستیعاب: 2178. ③ الاستیعاب: 3167.

اصحاب بدر

۶۶ سیدنا مالک بن اُمیہ بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے جبکہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۶۷ سیدنا مالک بن ابو خولی الجعفی رضی اللہ عنہ

مالک بن ابو خولی بن عمرو بن خثیمہ بن حارث معاویہ بن عوف بن سعد بن جعف (من مدج) یہ بنو عدی بن کعب کے حلیف ہیں۔

بدر میں حاضر ہوئے۔ ان کے بھائی خولی بن ابو خولی بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ ②

۶۸ سیدنا مالک بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبد شمس کے حلیف ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی ثقف بن عمرو اور مدج بن عمرو بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ ③

۶۹ سیدنا مالک بن عمیلہ بن السباق رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبدالدار میں سے ہیں۔ امام موسیٰ بن عقبہ نے انھیں بدریوں میں شمار کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ④

۷۰ سیدنا محرز بن نضله الاسدی رضی اللہ عنہ

محرز بن نضله بن عبداللہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد۔ یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔ بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ بنو عبد الاشہل انھیں اپنا حلیف بتایا کرتے تھے۔ بدر و احد اور خندق میں حاضر تھے۔ غزوہ ذی قرد ۶ھ میں انہوں نے بڑے کارنامے دکھائے اور مسعدہ بن حکمہ کے ہاتھ سے شہادت نوش فرمایا۔

① الاستیعاب: 2251. ② الاستیعاب: 2263. ③ الاستیعاب: 2283.

④ الاستیعاب: 2289.

اصحاب بدر

اس وقت ان کی عمر ۳۷ سال کی تھی۔ ان کا لقب انخرم ہے۔ ﷺ

۷۱ سیدنا مدلاج بن عمرو السلمی

مدلاج (یادج) بنو عبد شمس کے حلیف ہیں۔ بدر میں مع برادران خود مالک بن عمرو و ثقیف بن عمرو حاضر تھے۔ بدر کے علاوہ سیدنا مدلاج ﷺ دیگر مشاہد میں بھی ہمراہ کاب نبوی حاضر تھے۔ ۵۰ھ میں انتقال کیا۔ ﷺ

۷۲ سیدنا مرشد بن ابو مرشد الغنوی

مرشد بن ابو مرشد (کناز) بن حصین، ان کا نسب غیلان بن مضر تک جا ملتا ہے۔ مرشد مواخات میں اوس بن صامت ﷺ کے بھائی تھے۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ واقعہ رجب ۳ھ میں شہید ہوئے۔ اس واقعے کی بھی ابتدا یوں ہوئی کہ عضل، قارہ اور لحيان کے اشخاص نے سرور عالم ﷺ سے التماس کی کہ ہمارے قبائل کی تعلیم اور تبلیغ کے لیے چند اہل علم کو مامور فرمایا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے چند صحابہ کو جس میں: سیدنا مرشد، عاصم بن ثابت، ضیب بن عدی، خالد بن بکیر، زید بن دغضہ اور عبد اللہ بن طارق ﷺ شامل تھے مامور فرمادیا۔ مرشد یا بقول بعض عاصم ان کے سردار تھے۔ جب صحابہ اور یہ خدار لوگ ہذیل کے علاقے میں پہنچ گئے تو انہوں نے ہذیل سے جمعیت حاصل کر کے صحابہ ﷺ پر حملہ کر دیا۔ سیدنا مرشد، عاصم اور خالد ﷺ تو مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے اور سیدنا ضیب، زید اور عبد اللہ ﷺ اسیر ہوئے۔ سیدنا عبد اللہ ﷺ راستے میں سے بھاگ گئے اور بالآخر کفار کے پتھروں سے شہید ہوئے اور سیدنا ضیب و زید ﷺ پھانسی پر لٹکائے گئے۔

سیدنا مرشد ﷺ بڑے بہادر پہلوان تھے، ان کی عادت تھی کہ مدینہ منورہ سے چھپ چھپا کرتے اور ان مسلمان اسیروں میں سے، جن کو کفار نے صرف جرم اسلام میں قید کیا ہوا تھا، ایک قیدی کو جیل سے نکال کر لے جاتے۔

اصحابِ بدر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ مکہ میں اسی غرض سے آئے انھیں راستے میں عناق مل گئی۔ یہ ایک بدچلن عورت تھی اور قبل از اسلام سیدنا مرشد ﷺ کے ساتھ اس کے بہت گہرے تعلقات رہے تھے، لہذا وہ انھیں دیکھ کر پہچان گئی۔ بولی: مرشد ﷺ ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ بولی: خوب، میرے ساتھ چلو! وہیں رات کو آرام کرنا۔ سیدنا مرشد ﷺ نے کہا: عناق! تو کس خیال میں ہے؟ میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا حرام ہے۔ یہ جواب سنتے ہی عورت کے تیور بدل گئے۔ لگی چلانی۔ لوگوں آؤ! تمہارا ملزم موجود ہے، جو قیدیوں کو نکال کر لے جایا کرتا ہے۔ یہ سن کر آٹھ آدمی ان کے پیچھے بھاگے۔ یہ ایک غار میں جا چھپے، دشمن بھی وہاں تک پہنچ گئے مگر وہ انھیں نہ دیکھ سکے۔ وہ واپس چلے گئے تو یہ کچھ دیر سستا کر پھر مکہ میں گئے اور بھاری بھرم قیدی کو جیل سے اپنے کندھے پر اٹھا کر نکال لائے اور بحیرت مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

ان کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم ﷺ سے التماس کی کہ میں عناق سے نکاح کر لوں، اُس وقت تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا مگر بعد میں جب یہ آیت اتری:

﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً﴾^① تو آپ نے ان کو بلا کر یہ آیت سنائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم اُس سے نکاح نہ کرنا۔

اس قصے میں اُن لوگوں کے لیے سخت عبرت ہے جو غیر عورتوں کی محبت کا یقین کر لیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ غیر عورت کی چاہت اور لگاؤ اس وقت تک رہتی ہے، جب تک اسے یہ گمان رہتا ہے کہ وہ اس مرد سے عیش کر سکے گی، جہاں عورت کو یہ پتہ چل جائے کہ اب وہ اس کام سے دور رہے گا، اس وقت عورت کی ساری محبت فوراً ہی غصے، انتقام اور کینہ کشی میں بدل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کے قصے میں بھی یہی بات سکھائی ہے۔ کہاں امراة العزیز کی وہ شیفتگی و عشق اور کہاں سیدنا یوسف علیہ السلام کو پاک باز معلوم کرنے کے بعد یہ نفرت کہ شوہر کو کہہ کہہ کر انھیں جیل میں بھجوا دیا اور پھر کبھی اس کی خبر بھی نہ لی۔ ﷺ^②

۳۷ سیدنا مسعود بن الربیع القاری رضی اللہ عنہ

ان کے والد کا نام ربیع اور ربیعہ بیان کیا گیا ہے۔ انھیں قاری اس لیے کہتے ہیں کہ بنوقارہ میں سے تھے، یہ قبیلہ خزیمہ بن مدرکہ کی شاخ ہے۔ یہ اُس وقت اسلام لائے کہ ابھی نبی کریم ﷺ نے دارالاقم میں خفیہ تعلیم کا آغاز نہ فرمایا تھا۔ موآخات میں یہ سیدنا عبید بن تیمان رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے ۳۷ھ کو ہجر زائد از ساٹھ سال انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۸ سیدنا مصعب بن عمیر القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

مصعب بن عمیر بن ہاشم بن مناف بن عبدالدار بن قصی۔
نبی کریم ﷺ کے ساتھ نسب میں قصی میں شامل ہو جاتے ہیں۔
نوجوانانِ مکہ میں سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ جوانی و رعنائی، خوش پوشی اور ناز پروردگی میں مشہور تھے۔ ماں باپ کے لاڈ لے تھے۔ ماں کو ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ مکہ بھر میں انہی کا لباس سب سے قیمتی ہو اور ان ہی کا عطر سب سے زیادہ خوشبودار ہو۔
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ((مَارَآئِیْتُ بِمَسْجِدِ أَحْسَنُ لُئْمَةً وَلَا أَرْقُ حُلَّةً وَلَا أَنْعَمُ نِعْمَةً مِّنْ مُّصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ)) ②

دارالاقم میں اسلام لائے، ماں باپ کے خوف سے اظہارِ اسلام نہ کرتے تھے، بالآخر ایک روز عثمان بن طلحہ نے انھیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور انہوں نے قوم کو ان کا مسلمان ہونا بتا دیا۔ ماں باپ اور قوم سب بگڑ گئے، انھیں قید کر دیا۔ ان کو موقع ملا تو زندان سے نکلے اور حبشہ کے مہاجرینِ اولیٰ میں شامل ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد پھر مکہ معظمہ میں واپس آ گئے۔
عقبہ ثانیہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کو مدینہ جا کر تعلیم قرآن اور تدریس دین کے لیے مامور فرمایا۔ سیدنا سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما انہی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔

① الاستیعاب: 2378. ② مستدرک حاکم: 4904 "میں نے مکہ مکرمہ میں مصعب بن عمیر سے

زیادہ خوبصورت زلفوں والا، عمدہ بچے والا اور خوش حال کسی کو نہیں دیکھا۔"

اصحاب بدر

بنو عبد الأشہل کا سارا قبیلہ انہی کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ مدینہ منورہ میں گھر گھر اسلام پہنچ گیا اور ہر طرف سے قرآن کریم کی آواز آنے لگی۔

جنگ بدر میں اسلام کا نشان اعظم انہی کے ہاتھ میں تھا، جنگ احد کے نشان بردار بھی یہی تھے۔ ان کی شہادت کے بعد یہ نشان سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سنبھالا تھا۔ ابو عبد اللہ ان کی کنیت تھی اور مدینہ منورہ میں 'القاری المقری' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ بزرگ ترین صحابہ اور فاضل ترین صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

شہادت غزوہ احد میں ہوئی، اس وقت ان کی عمر پورے چالیس سال یا کچھ زیادہ تھی۔ تکفین کے وقت ان پر ایک لنگی سیاہ سفید دھاریوں والی ڈالی گئی۔ وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر چھپاتے تھے تو پاؤں ننگے رہ جاتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سر پر کپڑا اور قدموں پر گھاس ڈال دو۔" یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جن کی شان میں

﴿رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ﴾ ①

نازل ہوئی۔ ان کے زہد و ورع کو صحابہ ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۷۵ سیدنا معتب بن حمراء الخزاعی السلولی رضی اللہ عنہ

معتب بن عوف بن عمر بن عامر بن فضل بن عقیف بن کلیب بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو۔

بنو مخزوم کے حلیف ہیں۔ ابو عوف کنیت تھی، یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ مواخات میں یہ سیدنا ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ بوقت انتقال ۷۸ سال عمر تھی۔ طبری نے سن وفات ۷۵ھ بتایا ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

① ۳۳ / الاحزاب: ۲۳۔ "ایسے لوگ کہ جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ چ کر دکھایا۔" ② الاستیعاب:

۷۶ سیدنا معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ

معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضہبہ بن حارث بن فہر القرشی الفہری۔ بدر میں حاضر تھے۔ ۳۰ھ میں وفات پائی۔ بعض نے ان کا نام معمر کی بجائے عمرو بیان کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۷۷ سیدنا مہجع بن صالح المہاجر رضی اللہ عنہ

مہجع بن صالح یمن کے باشندے ہیں یا بقول ابن ہشام قوم عک سے ہیں۔ پکڑے گئے اور غلام بنا کر فروخت کیے گئے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو خریدا اور اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا تھا۔ جنگ بدر کے دن مسلمانوں میں سے پہلے شہید یہی ہیں۔ تیر کی زد سے شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۷۸ سیدنا واقد بن عبد اللہ تمیمی الیربوعی رضی اللہ عنہ

یہ خطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اس وقت اسلام لائے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم میں تعلیم و تبلیغ شروع نہ فرمائی تھی۔

سلسلہ مواخات میں سیدنا بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ ان کے بھائی تھے۔ سیدنا واقد رضی اللہ عنہ اس سر یہ میں شامل تھے جو امیر المؤمنین سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں بھیجا گیا تھا۔ عمرو بن الحضرمی کے قاتل بھی یہی ہیں۔ قریش نے قتل حضری پر اس لیے احتجاج کیا تھا کہ اس روز یکم رجب تھی اور رجب کا احترام مسلمان بھی کرتے ہیں۔ اسی واقعے کی نسبت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾ ③ (الآیۃ) کا نزول ہوا تھا۔

① الاستیعاب: 2467. ② الاستیعاب: 2576. ③ ۲/ القبرۃ: ۲۱۷. ”یہ آپ سے حرمت

والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔“

اصحاب بدر

حضری پہلا شخص تھا جو مشرکین میں سے قتل کیا گیا تھا اور نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت ادا کی تھی۔ اس بارے میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شعر ہے۔

سقيننا من ابن الحضرمی رماحنا بنخلة لما اوقد الحرب واقدا ①
سیدنا واقد رضی اللہ عنہ بدر و احد اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفوی ﷺ رہے۔
خلافتِ فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا وہب بن محسن الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خزیمہ میں سے ہیں۔ سیدنا عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں۔ بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ اپنی کنیت ابو نسان الاسدی سے معروف ہیں۔ بالاتفاق مسلم ہے کہ بیعت الرضوان میں سب سے پیشتر ابتدا انہوں نے کی تھی۔

نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ”کس بات کی بیعت کرتے ہو؟“ عرض کیا: جس بات کی بیعت آپ کو مطلوب ہے۔ ۴۰ سال کی عمر تھی جب انہوں نے دنیائے ناپائدار کو ترک فرمایا۔ اس وقت محاصرہ بنی قریظہ جاری تھا۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا وہب بن ابی سرح القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

وہب بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔
بدر میں معہ برادر خود عمر و بن ابی سرح حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا وہب بن سعد بن ابی سرح القرشی رضی اللہ عنہ

وہب بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

① ہم نے مقام نخلہ پر ابن الحضرمی (کے خون) سے اپنے نیزوں کی ییاس بھائی جبکہ واقد نے ہمیں جنگ میں دھکیل دیا۔ ② الاستیعاب: 2714۔ ③ الاستیعاب: 3021۔ ④ الاستیعاب: 2729۔

اصحاب بدر

یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ، بدر، احد، خندق اور خیبر میں موجود تھے۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ موآخات میں یہ اور سیدنا سوید بن عمرو رضی اللہ عنہ بھائی بھائی تھے۔ دونوں ہی موتہ کے دن شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۸۲ سیدنا ہلال بن ابی خوئی رضی اللہ عنہ

ہلال بن ابی خوئی (عمرو) بن زہیر بن خیشمہ الجعفی۔ یہ خطاب بن نفیل کے حلیف ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کے دو بھائی سیدنا خوئی اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ ②

۸۳ سیدنا یزید بن رقیش رضی اللہ عنہ

ابن رباب بن یسر۔ یہ قبیلہ بنو اسید بن خزیمہ سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ بعض نے ان کا نام ارید بن رقیش لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

۸۴ سیدنا ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ

ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی العیشمی۔ ان کا نام مہشم یا ہشیم یا ہاشم بیان کیا گیا ہے۔ لسباقہ، خوبرو، احوں، اثلعل تھے۔ اثلعل اسے کہتے ہیں جس کے دانت کی جڑ میں دوسرا دانت نکلا ہوا ہو۔ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں داخل نہ ہوئے تھے کہ یہ اسلام لائے تھے۔ اول ہجرت حبشہ کی، پھر مکہ میں آئے، پھر مکہ سے ہجرت مدینہ کی۔ ان کی بیوی سہلہ بنت سمیل بن عمرو نے ہجرت حبشہ میں ساتھ دیا تھا۔

① الطبقات الکبری لابن سعد: 311/3، رقم الترجمة: 79. ② الاستیعاب: 2692.

③ الاستیعاب: 2769.

مشہور اصحاب بدر

بدر، احد، خندق، حدیبیہ غرض جملہ مشاہد میں ہمراہ نبوی رہے۔ جنگ یمانہ میں ہجرت ۵۳ سال، شہادت پائی۔ ﷺ ①

۸۵ سیدنا ابوسبرہ قرشی العامری ﷺ

ابوسبرہ بن ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابوقیس بن عبود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ یہ ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو کے شوہر ہیں۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب، نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ بدر و احد اور جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رہے۔ انہوں نے خلافت عثمان ﷺ میں انتقال کیا۔

مواخات میں سیدنا سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری ﷺ ان کے بھائی تھے۔ ﷺ ②

۸۶ سیدنا ابوبکبشہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

یہ فارسی النسل ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے، غلام تھے، نبی کریم ﷺ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ ان کا نام سلیم تھا۔ بدری ہیں۔ جملہ مشاہد میں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر رہا کرتے تھے۔ ۳ھ میں وفات پائی۔ ﷺ ③

۸۷ سیدنا ابو واقد اللیثی ﷺ

بنولیت بن بکر بن عبدمناتہ میں سے ہیں۔ حارث نام ہے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور یوم الفتح کو بنولیت و ضمیرہ و سعد بن بکر کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۶۸ھ کو مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ ﷺ ④

① الاستیعاب: 2914. ② الاستیعاب: 2984. ③ الاستیعاب: 3143.

④ الاستیعاب: 3214.

صحابِ بدر



سیدنا **ابی بن ثابت الانصاری** رضی اللہ عنہ

یہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی یا برادر زادہ ہیں۔ ابوالشیخ کنیت ہے۔ بدر میں شامل ہوئے اور بڑے معونہ کے غزوے میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

سیدنا **ابی بن کعب** رضی اللہ عنہ

ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار (دہوتم اللات) بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج الاکبر، الانصاری المعادی۔

بنو معاویہ میں سے ہیں اور بنو جدیلہ کے نام سے معروف ہیں۔ جدیلہ معاویہ کی اہلیہ تھی۔ تیم لات کو نجار اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک چہرے پر تیشہ مار کر اس کا گوشت چھیل دیا تھا۔

سیدنا **ابی بن کعب** رضی اللہ عنہ عقبہ کی ہجرت ثانیہ سے مشرف ہوئے تھے اور پھر بدر و دیگر مشاہد میں بھی حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سب سے بڑا قاری فرمایا ہے۔

ایک بار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے اپنا قرآن سناؤں۔“ **ابی** نے عرض کیا: میرا نام بھی اللہ تعالیٰ نے لیا ہے؟ فرمایا: ”ہاں!“ یہ سن کر وہ رونے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بینہ پڑھ کر سنائی۔

ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا: ((لِيَهَيِّتَكَ الْعِلْمُ)) ”تجھے علم مبارک ہو۔“ یہ کاتب وحی بھی تھے اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پیشتر خدمت کتابت وحی انہی کے سپرد تھی۔

اصحابِ بدر

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب تراویح کی جماعت قائم فرمائی، تو انہی کو امام تراویح مقرر فرمایا تھا۔ یہ بیس یوم تک تراویح پڑھایا کرتے اور عشرہٴ آخر میں نہ پڑھاتے۔

ان کا انتقال ۱۹ یا ۲۰ ہجری کو خلافتِ فاروقی میں ہوا۔ بعض نے خلافتِ عثمانی میں انتقال کا ہونا بھی تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

کتبِ احادیث میں ان سے ۱۹۳ مرویات پائی جاتی ہیں، جن میں سے متفق علیہ ۳، صرف صحیح بخاری میں ۳، صرف صحیح مسلم میں ۷ ہیں۔^①

سیدنا اسعد بن یزید بن فاکہ رضی اللہ عنہ

ابن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ الانصاری الزرقی۔
موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے مگر کتاب ابن اسحاق میں ان کا نام درج نہیں۔ رضی اللہ عنہ^②

سیدنا اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ

ابن عتیک بن رافع بن امراء القیس بن زید بن عبد الاشہل الانصاری الاشہلی۔
ان کی مشہور کنیت ابو یحییٰ ہے۔ اسلام میں سیدنا اسعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی پیشتر داخل ہوئے اور سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ سے مشرف ہوئے۔ بدر واحد اور جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے۔ صرف ابن اسحاق نے ان کا نام بدرین میں درج نہیں کیا۔ احد میں ان کے جسم پر سات زخم تھے۔ یہ اُن لوگوں میں سے تھے جو احد میں ثابت قدم رہے۔ یہ عاقل، کامل، صاحبِ فہم و رائے مسلمہ تھے۔

مواخات میں سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ روایت صحیحہ میں ہے کہ ملائکہ ان کی قراءت کی سماعت کے لیے اترے۔ ۱۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اپنا

اصحابِ بدر

وصی بنایا تھا۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے بعد معلوم کیا کہ چار ہزار دینار کا قرض چھوڑ گئے ہیں۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کا نخلستان چار سال کے لیے چار ہزار میں فروخت کر دیا اور اس طرح پورا قرض چکا دیا۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا اسیرہ بن عمرو الانصاری النجاری رضی اللہ عنہ

بنو عدی بن النجار میں سے ہیں۔ ابوسلیط کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد عمرو بھی ابو خارجہ کنیت سے معروف ہیں۔

بدر اور مشاہد مابعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے۔ ان کی والدہ آمنہ ہیں، جو کعب بن عجرہ العلوی کی بہن ہیں۔

ابوسلیط کے فرزند عبداللہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ

ابن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ الانصاری الخزرجی النجاری۔

ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہ دس سال کے تھے۔ ان کی والدہ ام سلیم بنت مملحان الانصاریہ رضی اللہ عنہا نے انھیں آپ کی خدمت میں پیش کیا کہ یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا۔ چنانچہ دس سال تک برابر خدمت نبوی میں شب و روز حاضر رہے، سفر و حضر میں کبھی علیحدہ نہیں ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عادی تھی: ((اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ)) ”الہی اسے مال و اولاد دے اور اس کے لیے (ان میں) برکت عطا فرما۔“

کہتے ہیں کہ ان کی پشت سے ۷۸ فرزند اور دو دختران حفصہ و ام عمرو پیدا ہوئیں۔ آخر عمر میں بصرہ میں جا آباد ہوئے، وہیں ۹۲ھ یا ۹۳ھ کو وفات پائی۔ اس حساب سے

اصحابِ بدر

ان کی عمر ۰۲ یا ۰۳ سال کی ہوتی ہے۔ ﷺ
 ان سے کسی نے پوچھا کہ انس رضی اللہ عنہ تم بدر میں شامل تھے؟ انہوں نے کہا: تیری ماں
 مرے! میں نبی کریم ﷺ کی خدمت چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا۔ ①
 دو اوین حدیث میں ان سے ۲۳۸۶ مرویات موجود ہیں۔ ازاں جملہ ۱۶۸ متفق علیہ،
 صرف صحیح بخاری میں ۸۳ جبکہ صحیح مسلم میں ۷۱ موجود ہیں۔

۷ سیدنا انس بن معاذ بن انس بن قیس رضی اللہ عنہ

ابن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری۔
 سب کا اتفاق ہے کہ بدر میں حاضر تھے اور واقعہ بڑھ معونہ میں شہید ہوئے۔
 واقعی اس بیان میں منفرد ہیں کہ سیدنا انس بن معاذ رضی اللہ عنہ بدر واحد و خندق اور جملہ
 مشاہد میں ملزم رکاب نبوی ﷺ تھے اور خلافتِ عثمانی میں وفات پائی۔ ﷺ ②

۸ سیدنا انیس بن قنادہ رضی اللہ عنہ

ابن ربیعہ بن خالد بن حارث بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف
 ابن مالک بن اوس الانصاری۔
 بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ خساء بنت خدام الاسدیہ کے شوہر یہی
 تھے۔ ﷺ ①

۹ سیدنا انسہ مولیٰ رسول اللہ رضی اللہ عنہ

ابو مسروح کنیت، بمقام سراقہ پیدا ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ رونق افروز مجلس ہوتے،
 اس وقت یہ دربانی کی خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ بدر واحد میں حاضر تھے۔ خلافت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں انتقال ہوا۔ ﷺ ④

اصحابِ بدر

۱۰ سیدنا اوس بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک ابن التجار۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بھائی ہیں۔ عقبہ و بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۱ سیدنا اوس بن خوئی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن عبید بن مالک بن سالم الحلی الانصاری الخزرجی۔

بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد نبوی میں برابر حاضر رہے۔ مواخات میں یہ شجاع بن وہب الاسدی کے بھائی ہیں۔ انصار میں سے غسل نبوی میں شریک ہونے کی فضیلت انہیں کو حاصل ہوئی۔ یہ اس طرح ہوا کہ انصار بوقت غسل جمع ہو گئے۔ اندر سے دروازہ بند تھا، انہوں نے شور کرنا شروع کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکھال میں سے ہیں، ہمیں ضرور شریک کریں۔ کہا گیا کہ تم اپنے میں سے ایک کو منتخب کر لو۔ چنانچہ اوس بن خوئی پر انصار نے اتفاق کر لیا اور یہی بزرگ تدفین مبارک میں برابر شامل رہے۔ ان کا انتقال مدینہ میں خلافت عثمانی میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۲ سیدنا اوس بن صامت الانصاری رضی اللہ عنہ

اوس بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف بن الخزرج۔ بدر و احد اور جملہ مشاہد میں بمعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوتے رہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے طہار کیا تھا اور پھر قبل از کفارہ ہم بستری کر لی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ ۶۰ مساکین کو ۱۵ صاع جو تقسیم کریں۔ یہ سیدنا

اصحاب بدر

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور مندرجہ ذیل شعرا نبی کا ہے:

انا ابن مزیقیاہ عمرو وجدی ابوہ عامر ماء السماء ①

۱۳ سیدنا ایاس بن ودقہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۴ سیدنا بشر بن براء بن معرور الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر، احد اور خندق میں شجاعانہ خدمات انجام دیں۔ بمقام خیبر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر تھے، جب یہودیہ کا مسموم گوشت پیش ہوا۔ انہوں نے اس میں سے لقمہ کھایا اور زہر سے شہید ہو گئے۔ ان کا بیان ہے کہ لقمہ کا مزہ مجھے بھی خراب معلوم ہوا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لقمہ اگلا تو اب کے خلاف سمجھا۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ساعدہ کا سردار مقرر فرمایا تھا۔ ③

ان کے والد بزرگوار سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ قبائے محمدیہ میں سے ہیں۔ عقبہ اولیٰ میں بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے کعبہ کو سمت نماز ٹھہرایا تھا اور پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے قبلہ رخ لحد میں آرام کیا تھا۔ ان کا انتقال قدوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر مدینہ منورہ میں ہو گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۵ سیدنا بشیر بن سعد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

ابن خلاص بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن انصاری۔

① الاستیعاب: 105. میں عمرو بن مزیقیاہ کا بیٹا ہوں اور میرے دادا عامر ہیں جو عمرو بن مزیقیاہ کے باپ ہیں۔ ② الاستیعاب: 124. ③ الاستیعاب: 178. ④ الطبقات الکبریٰ لابن

اصحاب بدر

ابو نعمان کنیت تھی۔ عقبہ و بدر میں حاضر تھے۔ سیدنا سماک بن سعد ان رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں، وہ بھی بدری ہیں۔ سیدنا بشیر رضی اللہ عنہ احد اور جملہ مشاہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے۔ یوم ستیفہ کو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر انصار میں سے سب سے پہلی بیعت کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ جنگ عین التمر میں زیر سیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرگرم پیکار تھے کہ جان، بجان آفریں سپرد فرمائی۔ یہ واقعہ خلافت صدیقی کا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۶ سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ

ابن ثعلبہ بن عدی بن العجلان البکوی الانصاری۔

انصار کے حلیف ہیں۔ بدر اور جملہ مشاہد میں داد شجاعت دینے والے۔ جنگ موتہ میں جب سردار سوم سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو چکے تو نشان قیادت ان کے سپرد کر دیا گیا۔ انہوں نے یہ نشان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کر دیا کہ آپ مجھ سے بڑھ کر ماہر جنگ ہیں۔ ان کا انتقال ۱۲ھ میں ہوا۔ طلحہ بن خویلد اسدی نے ایام ردة میں انھیں شہید کیا۔ بعد ازاں طلحہ بھی داخل اسلام ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۷ سیدنا ثابت بن جذع (ثعلبہ) رضی اللہ عنہ

ابن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری۔ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر اور جملہ مشاہد میں جوہر مردانگی دکھلائے۔ غزوة طائف میں شہادت کا شرف حاصل کیا۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۸ سیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن نعمان بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن النجار میں سے ہیں۔ بدر واحد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ بعض نے ان کا شمار شہدائے بزم معونہ میں کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۹ سیدنا ثابت بن عامر بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۰ سیدنا ثابت بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور صفین میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب تھے، اسی جگہ شہادت یاب ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۱ سیدنا ثابت بن عمرو بن زید بن عدی رضی اللہ عنہ

ابن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری۔
بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر، واقدی اور ابن سعد کا متفقہ بیان یہی ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر بدریتین میں نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۲ سیدنا ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

جو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر اور جملہ مشاہد میں حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

۲۳ سیدنا ثعلبہ بن حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ

ابن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری۔
بدر و احد میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت مال کے متعلق دعا کرنے کی بابت التماس کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا:

① الاستیعاب: 254. ② الاستیعاب: 456. ③ الاستیعاب: 244.

④ الاستیعاب: 243.

صحابِ بدر

((قَلِيلٌ تَوَدَّتِي شُكْرُهُ يَا نَعْلَبَةُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ لَا تُطِيفُهُ))^①

”اے نعلبہ! وہ تھوڑا مال جس کا شکر ادا کیا جا سکے اس زیادہ مال سے بہتر ہے جسے سنبھال نہ سکو، جس کا شکر ادا نہ کر سکو۔“ ﷺ

۲۴ سیدنا نعلبہ بن عمرو بن عامرہ رضی اللہ عنہ

ابن عبید بن محسن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول (سدن) بن مالک بن نجار الانصاری۔

بدر، احد، خندق اور دیگر جملہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر بیان کیا کہ اس نے فلاں لوگوں کا اونٹ چوری کیا ہے، اس پر وہ لوگ بھی طلب ہوئے، اثبات جرم کے بعد مجرم کا ہاتھ کاٹا گیا۔

ہاتھ کٹ جانے کے بعد مجرم بولا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي طَهَّرَنِي مِنْكَ“ اللہ کا شکر ہے جس نے جسم کا یہ ناپاک حصہ مجھ سے علیحدہ کر دیا۔

ان کے سال وفات میں اختلاف ہے غالباً جسر ابو عبیدہ کی جنگ میں بعہد خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ شہادت یاب ہوئے۔ ﷺ^②

۲۵ سیدنا نعلبہ بن عنتمہ بن عدی رضی اللہ عنہ

ابن نابی بن عمرو بن سواد بن عنتم بن کعب بن سلمہ الانصاری۔

یہ بھی ان ستر انصار میں سے ہیں، جنہوں نے عقبہ آخری میں بیعت نبی کریم ﷺ کی تھی۔ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے بنو سلمہ کے بتوں کو توڑا پھوڑا تھا۔ سیدنا معاذ ابن جبل اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما اس سُنّت ابراہیمی میں ان کے شریک کار تھے۔ یوم

خندق کو شہید ہوئے۔ ﷺ^③

اصحاب بدر

۲۶ سیدنا جابر بن عبد اللہ بن رباب رضی اللہ عنہما

ابن نعمان بن سنان عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری السلمی۔
یہ انصار میں پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے عقبہ اولیٰ سے بھی ایک سال پیشتر اسلام
قبول کر لیا تھا۔ صحابی بن صحابی ہیں۔ بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں بالالتزام حاضر
ہوتے رہے۔ ﷺ ①

دواوین احادیث میں ان سے ۱۵۴۰ مرویات موجود ہیں۔ ازاں جملہ متفق علیہ ۶۰،
صرف صحیح بخاری میں ۲۶ جبکہ صحیح مسلم میں ۱۲۶ ہیں۔

۲۷ سیدنا جابر بن عتیک الانصاری المعاوی الاوسی رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ بدر میں اور جملہ مشاہد ماجد میں حاضر ہونے کی
عزت حاصل کی ہے۔ عام الفتح کو بنو معاویہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔
حارث بن عتیک ان کے بھائی ہیں اور وہ بھی صحابی ہیں۔ ۶ھ کو ہجرت ۹۱ سال انتقال
کیا۔ ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ ﷺ ②

۲۸ سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

یہ نجاری و انصاری ہیں۔ جنگ بدر ہی میں شہید ہوئے۔ یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے
پھوپھیرے بھائی ہیں۔ بوقت شہادت نوجوان ہی تھے۔ لشکر کا پہرہ دے رہے تھے، پانی
پینے لگے کہ دشمن کا تیر حلق پر آگ، وہیں گر گئے۔ ان کی والدہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض
کیا کہ آپ جانتے ہیں حارثہ رضی اللہ عنہ کی منزلت میرے دل میں کیا تھی، اگر وہ جنت میں گیا
ہے تو میں صبر کروں گی اور اگر نہیں تو آپ دیکھ ہی لیں گے کہ میں کیا کچھ کرتی ہوں۔ آپ
نے فرمایا: ”جنت صرف ایک تو نہیں۔ جنان بہت ہیں اور حارثہ رضی اللہ عنہ جنت الفردوس میں
ہے۔“ ③ بدر کے دن انصار میں یہ سب سے پہلے شہید ہوئے تھے۔ ﷺ ④

۲۹ سیدنا خضیب بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنو جحجی سے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور ۳ھ کو سریہ رجیع میں کفار نے دھوکا دے کر انھیں اور سیدنا زید بن دشنہ رضی اللہ عنہما کو گرفتار کر لیا۔

جنگ بدر میں سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، اس لیے اسیری کے بعد عقبہ بن حارث نے انھیں خرید لیا اور مقتول باپ کا انتقام لینے کے لیے ارادہ کر لیا گیا کہ انھیں بھی قتل کیا جائے۔ جنگ بدر میں جن خاندانوں کے لوگ قتل ہوئے تھے، وہ سب سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ کے قتل کو ایک بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔

پہلے انھیں چند روز تک قید رکھا گیا۔ عقبہ کی بیوی پر ان کی اعلیٰ سیرت کا ایسا اثر ہوا کہ وہ باہم قیدان کو آرام سے رکھا کرتی تھی۔ اسی کا بیان ہے کہ سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ جیسا نیک قیدی میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس کے پاس انگوروں کے خوشے ہم دیکھا کرتے تھے، حالانکہ مکہ میں ان دنوں انگور کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

قتل کے دن کفار انھیں حرم مکہ سے باہر لے گئے اور میدانِ نعیم میں لے جا کر بمابہ صفر ۴ھ، انھیں پہلے قتل کیا، پھر صلیب پر لٹکا دیا ان کا لاشہ برابر ٹلکتا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ الضمری کو مامور فرمایا کہ لاش اتار لائیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے لکڑی پر چڑھ کر لاش کو نیچے گرایا۔ جب خود نیچے اترا تو لاش موجود نہ تھی۔ سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کے لیے اسے سنت ٹھہرا دیا۔

جو اشعار انہوں نے پھانسی کے نیچے جا کر فی البدیہہ تصنیف کیے تھے وہ کتابِ رحمۃ للعالمین میں درج ہیں۔ ان اشعار سے ان کی شیر دلی اور قوتِ ایمانیہ اور استقلالِ طبع کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ اشعار بالا میں سے یہ دو شعر نہایت مشہور ہیں۔

فَلَسْتُ اُبَالِي جِئِنَ اُقْتَلَ مُسْلِمًا
عَلَى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ فِي اللّٰهِ مَصْرَعِي

اصحاب بدر

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يَبَارِكْ عَلَيَّ أَوْصَالَ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ
جب میں مسلمان ہو کر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے قتل کیے جانے کی کوئی پروا نہیں۔ اللہ
کی راہ میں گرنا خواہ کسی کروٹ پر ہو، ذات الہی کی یہ قدرت میں ہے کہ میرے جسم کے
ایک ایک ٹکڑے کو برکت عطا فرمائے۔ ^①

۳۰ سیدنا خلاد بن رافع ^{رضی اللہ عنہ}

سیدنا رفاع بن رافع ^{رضی اللہ عنہ} کے بھائی ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ ^②

۳۱ سیدنا ربیع بن ایاس ^{رضی اللہ عنہ}

ابن عمرو بن امیہ بن لوذان الانصاری۔

خود مع اپنے بھائی کے حاضر بدر تھے۔ ^③

۳۲ سیدنا رفاع بن حارث بن رفاع ^{رضی اللہ عنہ}

بنو عفرآ سے ہیں۔ ابن اسحق نے ان کا شمار بدریین میں کیا ہے، البتہ واقدی اس سے
انکار کرتے ہیں۔ ^④

۳۳ سیدنا رفاع بن رافع ^{رضی اللہ عنہ}

رفاع بن رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔
ابو معاذ کنیت، اہلی بن سلول کے نواسے ہیں۔ جنگ بدر میں مع اپنے ہردو برادران
خلاد و مالک کے شریک ہوئے۔

① الاستیعاب: 632. ② الاستیعاب: 675. ③ الاستیعاب: 751.

④ الاستیعاب: 773.

صحابہ بدر

احد اور دیگر جملہ مشاہد میں بھی ہمرکاب نبوی تھے۔ واقعہ جمل و صفین میں سیدنا علی مرتضیٰؑ کی جانب تھے۔ امارت معاویہؓ کے ابتدائی ایام میں وفات پائی۔^①
یہ ۲۳ حدیثوں کے راوی ہیں، جن میں سے ۳ صحیح بخاری میں ہیں۔

سیدنا ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر الانصاریؓ

ابن شہاب، ابن ہشام اور خلیفہ نے ان کا نام بشیر لکھا ہے۔ مگر امام احمد، ابن معین اور ابن اسحاق سے ثابت ہے کہ ان کا نام رفاعہ تھا۔ یہ انصاری اسی ہیں، سلسلہ نسب یہ ہے۔
رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن الاوس۔

عقبہ میں حاضر تھے اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ جنگ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تھے، راستے میں آپ نے انھیں کو مدینہ کا نگران مقرر فرما کر واپس کر دیا تھا اور غنیمت میں حصہ عطا فرمایا تھا۔ غزوہ سویق میں بھی انھیں نگرانی مدینہ کا عہدہ دیا گیا تھا۔ احد اور جملہ مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب نبوی رہے۔ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے، پھر انھیں اپنے اس ترک سعادت کا خیال پیدا ہوا تو خود کو مضبوط زنجیر کے ساتھ ستون مسجد سے بندھوادیا۔ اُن کے بیٹے نماز اور ضروریات بشری کے وقت ان کو کھول دیتے اور پھر باندھ دیتے۔ سات دن بھوکے پیاسے اسی طرح کاٹے۔ اسی عرصے میں شنوائی کم ہو گئی، بینائی کو بھی صدمہ پہنچا۔ ایک روز بوجہ ضعف غش کھا کر گر پڑے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی اور نبی کریم ﷺ نے ان کو رہائی بخشی۔ یہ روایت اس روایت سے زیادہ معتبر و صحیح ہے جس میں بنو قریظہ کے اشارے کا ذکر کیا گیا ہے۔ قبولیت توبہ کے شکرانے میں کل مال اور مکان صدقہ کرنا چاہا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ثمت مال کافی ہے۔“

غزوہ فتح مکہ میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ امیر المؤمنین سیدنا

علیؑ کے ایام خلافت میں انتقال کیا۔^②

صحابہ بدر

۳۵ سیدنا رفاعہ بن عمرو بن زید الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں داخل اور بدر میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے مگر یہ ابن ابی الولید کے نام سے اس لیے معروف ہیں کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابو الولید تھی۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۶ سیدنا رفاعہ بن عمرو الجبلی رضی اللہ عنہ

ابو معشر کہتے ہیں کہ بدر واحد میں حاضر تھے۔ ابن اسحاق و واقفی نے ان کے نام کی تصحیح و دیعہ بن عمرو کی ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۳۷ سیدنا زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی العجلانی رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ یمنی میں بھی رہے، اس لیے بکوی بھی کہتے ہیں، پھر بنو عمرو بن عوف کے حلیف بن گئے تھے، اس لیے انصاری ہیں۔ ثابت بن اقرم ان کے چچا ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدر تین میں شمار کیا ہے۔ جنگ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۳۸ سیدنا زید بن دشنا الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

زید بن دشنا بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ بدر واحد میں شریک ہوئے اور یوم الرجیع میں سیدنا ضحیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کفار کی قید میں اسیر ہوئے۔ سفوان بن امیہ نے انھیں مکہ میں خریدا اور قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۳ھ کا ہے۔ رضی اللہ عنہ ④

۳۹ سیدنا زید بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک

ابن التجار الانصاری التجاری۔

ان کی کنیت ابوطلحہ ہے اور زیادہ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ انس بن مالک کی والدہ سیدہ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا انہی کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿انْفِرُواْ خِفَافًا وَثِقَالًا﴾ ”جہاد کرو خواہ سامان ہو یا نہ ہو۔“ پھر کہا: یا اللہ! اس کا مطلب تو معلوم نہیں، البتہ جوانی و پیری تو جہاد ہی میں پوری کی ہے، پھر اپنی اولاد سے کہا کہ میں جہاد کو جاؤں گا، سامان درست کر دو۔ وہ بولے: ہا واجی! آپ نبی کریم ﷺ کے عہد میں، عہد صدیقی میں، نیز عہد فاروقی میں جہاد کر چکے ہیں، اب آرام کریں۔ بولے: نہیں! آخر بحری فوج میں داخل ہوئے اور جہاز پر ہی جان دی۔ ان کی لاش کو سات یوم جہاز پر بانٹنا جزیرہ رکھا گیا۔ لاش میں ذرا تغیر نہ آیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد چالیس سال تک متواتر روزے رکھے۔ مدائنی نے سن وفات ۱۵ھ تحریر کیا ہے۔ ﷺ ①

سیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے، غزوہ احد میں خود، ان کی زوجہ ام عمارہ اور ان کے ہر دو فرزند حبیب و عبداللہ نبرد آزما ہوئے۔ ان کی کنیت بطن غالب ابوحن، لکھی ہوئی ہے۔ ﷺ ②

سیدنا زید بن المزین الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

بدر و احد میں حاضر تھے۔ یوم الرجیع کو سیدنا حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے تھے، صفوان بن امیہ نے انہیں خریدنا اور قتل کر دیا تھا۔ واقندی نے ان کا نام بجائے زید کے یزید لکھا ہے۔ مواخاتِ مہاجرین و انصار میں سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ ان کے بھائی بنائے گئے تھے۔ ﷺ ③

اصحاب بدر

۳۲ سیدنا زید بن ودیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ موکی بن عقبہ نے ان کا صرف بدر میں شامل ہونا تحریر کیا ہے۔ مگر دیگر مؤرخین نے انھیں بدر واحد کے حاضرین میں درج کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۳ سیدنا زیاد بن لبید بن ثعلبہ انصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

یہ بنو بیاضہ بن عامر بن زریق سے ہیں۔ ابو عبد اللہ کنیت۔ یہ اسلام لانے کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس مکہ مکرمہ میں رہنے لگے تھے، پھر جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی تو انہوں نے بھی ہجرت کی، لہذا ان کو انصاری کہا جاتا ہے۔ عقبہ، بدر، احد، خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمراہ نبوی رہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو حاکم حضرت موت مقرر فرمایا تھا۔ آغاز حکومت معاویہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ①

۳۴ سیدنا سالم بن عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ

سالم بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری۔

بدر، احد، خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی ﷺ رہے۔ سلطنت معاویہ کے عہد میں وفات پائی۔ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو کثرت گریہ کے لیے مشہور تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۳۵ سیدنا سمیع بن قیس بن عیشہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بدر میں شامل تھے، ان کے بھائی سیدنا عباد بن قیس رضی اللہ عنہ بھی بدری ہیں۔ احد میں بھی شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

سیدنا سراقہ بن عمرو بن عطیہ الانصاری رضی اللہ عنہ

سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خضاء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار
الانصاری۔

بدر، احد، خندق، حدیبیہ، خیبر اور عمرۃ القضاء میں ہر کاب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ یوم موتہ کو
شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا سفیان بن بشر بن زید بن حارث

الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

ان کے والد کو چند مؤرخین نے بشر (باورشین کے ساتھ) اور چند مؤرخین نے نون اور
سین کے ساتھ (نسر) لکھا ہے۔ بدر و احد میں خدمت نبوی میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا سراقہ بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ

سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن النجار۔
بدر و احد اور دیگر جملہ مشاہد میں حاضر ہوئے اور سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں وفات
پائی۔ رضی اللہ عنہ ③

سیدنا سعد بن خولی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوئی ان کو مذحجی، کوئی کلبی تو کوئی فارسی
انسل بیان کرتا ہے۔ بدر میں شامل تھے۔ یہیں شہید ہوئے۔ بعض نے ان کی شہادت
غزوہ احد کی بیان کی ہے۔ رضی اللہ عنہ ④

۵۰۔ سیدنا سعد بن خیشمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بنو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے بدر پر چلنے کے لیے فرمایا تو ان کے والد نے کہا کہ میں جاؤں گا اور تم گھر پر ٹھہرو گے۔ سعد بولے: باوا جان! یہ بہشت کا معاملہ ہے، اس لیے مجھے ہی جانے دیجیے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس جنگ میں مجھے شہادت ضرور نصیب ہوگی۔ آخر قرعہ اندازی ہوئی تو قرعہ میں بھی ان کا نام نکل آیا۔ خوشی خوشی گئے، شہادت پا کر خوشی خوشی جنت کو سدھار گئے، یہ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ابوخیثمہ یا ابو عبد اللہ کنیت رکھتے ہیں۔ ان کے والد آئندہ سال جنگ احد میں فائز بہ شہادت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۵۱۔ سیدنا سعد بن ربیع الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امراء القیس بن مالک الاعز بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن حارث۔
عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ نبی کریم ﷺ کے دوازدہ (12) نقیبوں میں سے ہیں۔ ایام جاہلیت میں بھی کاتب تھے۔ عقبہ بیعت اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے، بدر میں بھی شامل تھے، احد میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد کا ذکر ہے کہ جنگ کے خاتمے پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ سعد رضی اللہ عنہ کی خبر کون لائے گا؟ میں نے دیکھا تھا کہ نیزہ برداروں کا ایک گروہ اسے گھیرے ہوئے ہے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خبر لانے کو اٹھے، دیکھا کہ شہیدوں کے ڈھیر میں پڑے ہیں۔ ابھی سانس چلتی ہے اور آنکھ چمکتی ہے، مجھے دیکھ کر کہا: کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری خبر کو بھیجا ہے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کو میرا سلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم آئے ہیں مگر میں نے بھی اپنے حملہ آور کو جانے نہیں دیا۔

اصحاب بدر

قوم کو بھی میرا سلام کہہ دینا اور کہنا: اللہ اللہ۔ وہ عہد نہ بھول جائیں جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شبِ عقبہ میں کیا تھا۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ اگر تم میں سے ایک شخص کی زندگی میں بھی رسول اللہ ﷺ کو ذرا سی آنچ لگی تو تم اللہ کے سامنے کچھ جواب نہ دے سکو گے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ زندگی اور موت اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی میں پوری کر گئے۔ یہ سیدنا سعد بن رضیع رضی اللہ عنہ ہیں جن کی اولاد کو سب سے پہلے ترکہِ عصبہ شرعی ملا۔ ان دو دختروں کو وارثت میں سے ۲/۳ حصہ ملا تھا۔ رضی اللہ عنہ ①

۵۲ سیدنا سعد بن زید زرقی الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن زید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق۔
بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۵۳ سیدنا سعد بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن سہل بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۵۴ سیدنا سعد بن عبید الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک ابن عوف بن عمرو بن عوف۔

ابوزید ان کی کنیت ہے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور ۱۵ھ کو ہجر ۶۲ سال جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ یہ ”سعد القاری“ کے نام سے معروف ہیں اور ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے عہدِ نبوی ﷺ میں قرآن مجید کو حفظ کر لیا تھا۔ ان کے فرزند عمیر بن سعد کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شام کا والی بھی بنایا تھا۔ رضی اللہ عنہ ④

اصحاب بدر

۵۵ سیدنا سعد مولیٰ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

غزوہ بدر میں اپنے مولیٰ سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۵۶ سیدنا سعد بن عثمان بن خلدہ الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

سعد بن عثمان بن خلدہ بن مغلہ بن عامر بن زریق الانصاری۔

ابوعمادہ کنیت ہے، بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ اُن تین اشخاص میں سے ہیں جو جنگ احد میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ دوسرا ان کا بھائی سیدنا عقبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی کو قرآن میں نازل فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ②

۵۷ سید الاوس سیدنا سعد بن معاذ الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن معاذ بن نعمان بن امراء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن ہشم بن حارث بن خزرج بن النبیث (عمر) بن مالک بن اوس۔

عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے درمیان (اللہ نبوت) کو سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ بدر، احد اور خندق میں حاضر ہوئے۔ جنگ خندق میں ایک تیران کے گھٹنے کی رگ پر لگا تھا۔ رگ کٹ گئی۔ جب خون بند کرتے تو ورم ہو جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں لگوادیا تھا، خود تیمارداری فرمایا کرتے۔ جنگ خندق کے بعد بنو قریظہ کا غزوہ شروع ہو گیا۔ انہوں نے دعا مانگی: الہی! جب تک میں بنی قریظہ کا فیصلہ نہ دیکھ لوں اس وقت تک مجھے موت نہ آئے۔ خون بند ہو گیا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی نہ نکلا۔

① الاستیعاب: 972. ② ارشاد ربانی ہے: ﴿إِنَّ الدِّينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ النُّفَى الْجَمْعِ لِأَنَّ مَا اسْتَوَلَّاهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ (ال عمران: 155) ”بے شک جب دو لشکر (غزوہ احد میں) آپس میں ٹکرائے تو تم میں سے جن لوگوں نے پسپائی اختیار کی، وہ اپنی بعض کوتاہیوں کے سبب شیطان کے بہکاوے میں آ گئے تھے اور بلاشبہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے، بے شک

اصحابِ بدر

اسی اثنا میں بنو قریظہ نے انھیں اپنا حاکم تسلیم کر لیا اور نبی کریم ﷺ نے بھی ان کو حاکم مان لیا۔ قبل از اسلام اوس اور بنو قریظہ کا اتحاد تھا اور یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ اس خاندانی اتحاد کی بنیاد پر سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہماری ہی اعانت کریں گے۔

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ یہ کیا کہ جنگ آوروں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی زن و بچہ کو اسیر کر کے ان کی قیمت سے مسلمانوں کی حالت درست بنائی جائے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ فیصلہ سن کر فرمایا: ((أَصَبَتْ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ))^① ”تم نے اس حکم کے مطابق کہا ہے جو اللہ تعالیٰ کا ان کے حق میں تھا۔“

اس فیصلے کے بعد پھر زخم سے خون جاری ہو گیا اور اسی عارضہ میں جنگ خندق سے ایک ماہ بعد فائزہ بہ شہادت ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سعد رضی اللہ عنہ کے لیے عرش الرحمن بھی جھوم گیا۔“^②
فرمایا: ان کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے ایسے شامل ہوئے ہیں جو کبھی زمین پر نہ اترے تھے۔“ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بڑے کڑیل لمبے جوان تھے مگر جنازے میں ذرا بوجھ نہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنازے کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔“
ایک بار سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو معمولی شخص ہوں لیکن تین باتیں مجھے ضرور حاصل ہیں۔

① جب نبی کریم ﷺ کچھ فرماتے تو مجھے یقین ہو جاتا کہ ٹھیک منجانب اللہ فرما رہے ہیں۔

② نماز میں اول سے آخر تک مجھے کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوتا۔

③ جب کسی جنازے کے ساتھ جاتا ہوں تو موت اور مرنے والے کے سوا اور کوئی

خیال میرے دل میں واپسی تک پیدا نہیں ہوتا۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ یہ خصلتیں انبیا کی سی ہیں۔

ان کی والدہ سیدہ کبشہ بنت رافع رضی اللہ عنہا بھی صحابیہ ہیں۔ رضی اللہ عنہا^③

① سنن الترمذی: 1528. ② صحیح البخاری: 3803.

③ الاستیعاب: 958، الاصابة: 3212.

۵۸ سیدنا سعید بن سہیل الانصاری الأشہلی رضی اللہ عنہ

سعید بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار۔
ابن اسحاق اور ابو معشر نے ان کو بدر واحد میں حاضر ہونے والا بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۵۹ سیدنا سفیان بن بشر رضی اللہ عنہ

انصاری ہیں، بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۶۰ سیدنا سلمہ بن اسلم الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن
عدی بن مالک بن اوس۔

بدر واحد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رہے۔

۱۲ھ کو جسر ابو عبیدہ والی جنگ میں شہید ہوئے۔ عمر بوقت شہادت بعض نے ۳۸ جبکہ
بعض نے ۶۳ سال درج کی ہے۔ جنگ بدر میں سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو انہی
نے اسیر کیا تھا۔ رضی اللہ عنہ ③

۶۱ سیدنا سلمہ بن ثابت بن قش الانصاری الأشہلی رضی اللہ عنہ

سلمہ بن ثابت بن قش بن زغیبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل الانصاری الأشہلی۔

بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ان کے

والد سیدنا ثابت اور چچا رفاعہ رضی اللہ عنہما بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کے بھائی

سیدنا عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی شہید احد ہیں۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: ۹۸۵۔ ② الاستیعاب: ۹۹۷۔ ③ الاستیعاب: ۱۰۱۵۔

④ الاستیعاب: ۱۰۱۹۔

صحابِ بدر

۶۲؎ سیدنا سلمہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ

سلمہ بن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید۔
بدر واحد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۶۳؎ سیدنا سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ

ابن زغب بن زعوراء بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔
ان کی والدہ سلمی بنت سلمہ بھی انصاریہ حارثیہ ہیں۔ ابو عوف کنیت ہے۔ عقبہ اولی و
ثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر اور مشاہد مابعد میں ہمرکاب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم رہے۔
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انھیں حاکم پیامہ بھی مقرر کر دیا تھا۔ ستر سال کی عمر میں ۴۵ھ کو
مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ ②

۶۴؎ سیدنا سلیط بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے اور مابعد کے جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے۔ جسر ابو عبید کے دن
شہید ہوئے۔ ان کے فرزند عبداللہ بن سلیط نے ان سے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

۶۵؎ سیدنا سلیم بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارث بن دینار بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضحاک اور نعمان فرزند ان عمرو بن مسعود بن
عبدالاشہل بن حارث بن دینار، ان (سلیم بن حارث) کے مات بھائی ہیں اور وہ بھی بدر
میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1020. ② الاستیعاب: 1021. ③ الاستیعاب: 1041.

④ الاستیعاب: 1045.

اصحاب بدر

۶۶ سیدنا سلیم بن قیس بن قہد الانصاری رضی اللہ عنہما

سلیم بن قیس بن قہد (خالد) بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک ابن النجار۔

بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ خلافت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ میں وفات پائی۔ ان کی ہمیشہ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ ان کے والد بھی صحابہ میں معدود ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

۶۷ سیدنا سلیم بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ عقبہ اور بدر میں حاضر تھے۔ یوم احد کو شہید ہوئے۔ ان کا آزاد کردہ غلام سیدنا عترة رضی اللہ عنہ بھی اسی روز شہید ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہ ②

۶۸ سیدنا سلیم بن ملکان الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن ملکان (مالک) بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن النجار۔

بدر اور احد میں یہ بھی اور ان کے بھائی سیدنا حرام بن ملکان رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور دونوں بھائی بزمعونہ کے واقعے میں شہید ہوئے، ان کی نسل نہیں چلی۔ سیدہ ام سلیم بنت ملکان رضی اللہ عنہا ان کی ہمیشہ ہیں۔ رضی اللہ عنہ ③

۶۹ سیدنا سماک بن خرشہ الانصاری رضی اللہ عنہ

سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبود بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب خزرج الاکبر۔

اصحاب بدر

ان کی کنیت ابودجانہ ہے اور اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔
ان کا شمار چیدہ اور برگزیدہ بہادروں میں ہوتا ہے، مغازی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ
ساتھ رہا کرتے تھے۔ بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ①

۷۰ سیدنا سماک بن سعد الانصاری

سماک بن سعد بن ثعلبہ بن خلاص بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج۔
بدر واحد میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی سیدہ بشر بن سعد ﷺ بھی حاضر بدر تھے۔ ②

۷۱ سیدنا سنان بن ابی سنان

سنان بن ابی سنان (وہب) بن مخصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن
دودان بن اسد بن خزیمہ۔

بدر میں یہ، ان کے بھائی، ان کے والد اور ان کے چچا سیدنا عکاشہ بن مخصن
حاضر تھے۔ یہ جملہ بزرگوار جملہ مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر رہے۔
بیعت رضوان سب سے پہلے سنان نے کی یا بقول بعض ان کے والد ابوسنان سے ابتدا
ہوئی۔ ③

۷۲ سیدنا سنان بن صفی

ابن صخر بن خنساء الانصاری۔

یہ بنو سلمہ میں سے ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ④

۷۳ سیدنا سہل بن حنیف الانصاری الاوسی

سہل بن حنیف بن ولہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس۔

① الاستیعاب: 1060. ② الاستیعاب: 1061. ③ الاستیعاب: 1072.

④ الاستیعاب: 1074.

صحابِ بدر

ابوسعید کنیت ہے۔ بعض نے کنیت میں اختلاف بھی کیا ہے۔ بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب ﷺ رہے۔ یہ اُن بزرگوں میں سے ہیں جو احد کے دن پہاڑ کی طرح جم کر رہے۔

سیدنا سہل ﷺ دشمن پر برابر تیر برساتے رہے۔ نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ سہل ﷺ کو تیر دیئے جاؤ! یہ سہل ہے۔

خلافت مرتضوی میں یہ سیدنا علی ﷺ کے رفقا میں سے تھے۔ بصرہ جاتے ہوئے سیدنا علی مرتضیٰ ﷺ انہی کو والی مدینہ بنا گئے تھے اور انہی کو حاکم فارس بھی کیا تھا، مگر اہل فارس نے ان کو نکال دیا۔ تب زیاد کو جناب امیر نے حاکم فارس بنایا۔

سیدنا سہل بن حنیف ﷺ کا کوفہ میں ۳۸ھ کو انتقال ہوا۔ ان کے فرزند اور ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی نماز جنازہ سیدنا علی مرتضیٰ ﷺ نے پڑھائی اور ۶ تکبیرات سے پڑھائی۔^① یہ امتیاز اہل بدر کی نماز جنازہ میں قائم رکھا جاتا تھا۔ ان سے چالیس حدیثیں مروی ہیں از اں جملہ متفق علیہ ۴، صرف صحیح مسلم میں ۲ ہیں۔ ﷺ

سیدنا سہل بن عتیک الانصاری رضی اللہ عنہ

سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک ابن نجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ان کی نسل آگے نہیں چلی۔ ﷺ^②

سیدنا سہل بن قیس الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری۔ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ﷺ^③

۷۶ سیدنا سہیل بن عمرو بن ابی عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں شامل ہوئے۔ واقعہ صفین ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ لشکر مرتضوی میں

تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۷۷ سیدنا سہیل بن رافع الانصاری رضی اللہ عنہ

سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔

بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں ہمراہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رہے۔

جس زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے اسی جگہ ان کے کھلیان کی زمین تھی، جس پر کھجوروں کو خشک کیا کرتے تھے، اسے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر شامل مسجد نبوی کر دیا تھا۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ②

۷۸ سیدنا سواد بن غزیہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عدی بن النجار میں سے ہیں۔

بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے۔

انہی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر خبیر بنایا تھا۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن کی کمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی کی نوک چھو دی تھی اور انہوں نے بدلہ لینے کو کہا تھا اور آپ نے اُسے بدلہ لینے کی اجازت فرمادی تھی۔ اس طرح یہ بزرگوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل بے عدیل کے شاہد صادق ٹھہرے تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۷۹ سیدنا سواد بن یزید الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سواد بن یزید (یا ابن رزق، یا ابن رزین، یا ابن زریق) بن ثعلبہ بن عبید بن عدی

اصحابِ بدر

ابنِ غنم بنِ کعب بنِ سلمہ۔ بدر اور احد میں حاضر تھے۔ ﷺ ①

۸۰۔ سیدنا ضحاک بن حارثہ الانصاری ﷺ

ضحاک بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے اور غزوہ بدر میں شامل تھے۔ ﷺ ②

۸۱۔ سیدنا ضحاک بن عبد عمرو الانصاری ﷺ

ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر و احد میں حاضر تھے۔ بدر میں اپنے بھائی سیدنا نعمان بن عبد عمرو ﷺ کی معیت
میں تھے۔ ﷺ ③

۸۲۔ سیدنا ضمیرہ بن عمرو الانصاری ﷺ

یہ بنی طریف کے (جو خزرجی ہیں) حلیف تھے۔ بدر میں شامل ہوئے اور احد میں
شہادت پا کر جنت میں داخل ہوئے۔ ﷺ ④

۸۳۔ سیدنا طفیل بن مالک الانصاری ﷺ

طفیل بن مالک بن نعمان بن خضاء۔
یہ سلمہ میں سے ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ احد میں مردانہ وار لڑے تھے، ان
کے جسم پر ۱۳ زخم آئے تھے۔ غزوہ خندق میں بھی شامل ہوئے اور اسی روز راہی عالم
بقا ہوئے۔ ﷺ ⑤

۸۴ سیدنا عاصم بن العکیر الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۸۵ سیدنا عاصم بن ثابت الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

عاصم بن ثابت بن ابوالفتح (قیس) بن عصمہ بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضمیعہ ابن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

ابو سلمان کنیت ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ یہی واقعہ رجز کے سردار تھے۔ عاصم ابن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا بھی یہی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر وفد کو قوم ہذیل کی تعلیم و ہدایت کے لیے بھیجا تھا۔ خود قوم کے سردار ان کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ جب یہ لوگ مکہ اور غسفان کے درمیان پہنچ گئے تو بنو لعیان کے ایک سواشخاص نے ان کے لشکر کو گھیر لیا، یہ سب ایک پہاڑی کے ٹیلے پر پہنچ گئے۔ دشمنوں نے کہا کہ تم سب نیچے اتر آؤ! عہد و میثاق یہ ہے کہ تم کو قتل نہ کیا جائے گا۔ سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ بولے: میں تو کافر کی پناہ لینا پسند نہیں کرتا۔ الہی! ہماری خبر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے۔ سات صحابہ کو جس میں سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے دشمن نے تیروں سے شہید کر دیا۔ سیدنا زید بن دہنہ، ضعیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور ایک صاحب رہ گئے جن کو پکڑ لیا۔ ان کا حال سیدنا ضعیب رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں ہے۔

سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر میں کفار کا ایک سردار قتل کیا تھا۔ دشمن نے چاہا کہ سر کاٹ لے، جب لاش کے قریب گئے تو شہد کی کھبوں نے لاش کے پاس ان کو جانے نہ دیا۔ واپس آ گئے، کہا: رات کو آئیں گے جب کھیاں آرام کریں گی۔ رات کو بارش آئی پانی کی رو میں لاش بہ گئی، کفار کو نہ ملی۔ رضی اللہ عنہ

اصحاب بدر

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار ہیں۔

لَعَمْرِي لَقَدْ شَانَتْ هُدَيْلُ بْنُ مُدْرِكٍ
أَحَادِيثُ كَانَتْ فِي خَيْبٍ وَعَاصِمٍ
أَحَادِيثُ لَحْيَانٍ ضَلُّوا بِقُبْحِهَا
وَلَحْيَانُ رَكَّابُونَ شَرَّ الْجَرَائِمِ ①

۸۶ سیدنا عاصم بن قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری۔
بدر میں حاضر تھے اور احد میں بھی شریک تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۸۷ سیدنا عامر بن امیہ رضی اللہ عنہ

ابن زید بن حساس بن مالک بن عدی بن غنم بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
یہ ہشام بن عامر کے والد ہیں، بدر میں حاضر ہوئے جبکہ احد میں شہید ہوئے۔
ایک دفعہ جب ان کے فرزند ہشام ام الوثین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر
ہوئے تو انہوں نے فرمایا:

عامر کیا ہی اچھا انسان تھا۔ رضی اللہ عنہ ③

۸۸ سیدنا عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

یہ عاصم بن ثابت کے بھائی ہیں۔ واقعہ بدر کے بعد انہی نے عقبہ بن ابی معیط ملعون
کی گردن تلوار سے اڑائی تھی۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1305. "میری عمر کی قسم! ہذیل بن مدرک نے خیب اور عاصم کے واقعات کو خوب یاد کیا
ہے اسی طرح لحيان کی مجرمانہ اور قبیح حرکتیں بھی اسے یاد ہیں۔" ② الاستیعاب: 1314.

③ الاستیعاب: 1319. ④ الاستیعاب: 1322.

۸۹ سیدنا عامر بن سلمہ بن عامر البکوی رضی اللہ عنہ

انصار کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں شمار کیا ہے۔ بعض نے ان کو عمرو بن سلمہ بھی لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۹۰ سیدنا عامر بن عبد عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے نام میں اختلاف ہے اور کنیت کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے۔ ان کا نام کسی نے ثابت اور کسی نے مالک بتایا ہے، مگر صحیح عامر ہے۔ کنیت ابوجہ (بالباء) ہے، بعض نے بالنون (ابوحنہ) بتائی ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی ہیں اور یہ سعد بن خثیمہ کے مات بھائی ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے۔ ابن اسحاق نے ان کو شہید احد لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۹۱ سیدنا عامر بن مخلد بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ

عامر بن مخلد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ بدر میں شجاعت دکھلائی اور احد میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ ③

۹۲ سیدنا عائد بن معص الانصاری رضی اللہ عنہ

عائد بن معص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ یہ اور ان کے بھائی سیدنا معاذ بن معص رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر تھے۔ مواخات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سیدنا سویط بن حرمہ رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تھا۔ بر معونہ یا بقول بعض یوم یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1329. ② الاستیعاب: 2907. ③ الاستیعاب: 1341.

④ الاستیعاب: 1349.

اصحاب بدر

۹۳ سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ البکوی الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن خزیمہ بن اصرم۔ یہ بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے ان کے بھائی سیدنا بھاش بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بھی بدری ہیں۔ ①

۹۴ سیدنا عبداللہ بن جبیر بن النعمان الانصاری رضی اللہ عنہ

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ احد میں تیر اندازوں کے سردار رہی تھے۔ مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مقام متعینہ پر شہید ہوئے۔ سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ ان کے حقیقی بھائی ہیں۔ ①

۹۵ سیدنا عبداللہ بن الجعد رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ میں سے ہیں۔ بدر واحد میں حاضر تھے۔ ①

۹۶ سیدنا عبداللہ بن حمیر الاشجعی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خضاء بن شان کے حلیف ہیں، اس لیے انصاری شمار ہوتے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی سیدنا خارجہ رضی اللہ عنہ بھی بدری ہیں، یہ احد میں بھی حاضر ہوئے۔ ①

۹۷ سیدنا عبداللہ بن ربیع بن قیس الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ⑤

۹۸ سیدنا عبداللہ بن رواحہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امراء القیس بن عمرو بن امراء القیس الاکبر۔
بارہ نقبائے محمدی میں سے ہیں۔ بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور عمرہ القضاء میں حاضر
تھے۔ فتح مکہ سے پیشتر فردوس نشین ہو چکے تھے۔

ان کا شمار شعرائے نبویہ میں ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبداللہ
بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان شعرائے برگزیدہ میں سے ہیں جن کو آیت:

﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾^① عام نے شعرا سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

ان کو نبی البدیہہ کہنے میں مہارت خاص تھی۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی
وقت کوئی شعر بنا کر سناؤ! اب سیدنا رواحہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فوراً عرض کر دیا:

إِنِّي تَفَرَّسْتُ فِيكَ الْخَيْرَ أَعْرِفُهُ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ مَا خَانَنِي الْبَصْرُ
أَنْتَ النَّبِيُّ وَمَنْ يَحْرُمُ شَفَاعَتَهُ
يَوْمَ الْحِسَابِ لَقَدْ أَرَزَى بِهِ الْقَدْرُ
فَبَكَتِ اللَّهُ مَا آتَاكَ مِنْ حَسَنِ
تَفِيَّتِ مُوسَى وَنَصْرًا كَالَّذِي نَصَرُوا^②

جنگِ موتہ کو جب فوج روانہ ہونے لگی تو اس وقت سالار فوج سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
تھے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائے تو جعفر طیار رضی اللہ عنہ کمان گری
کرے گا۔ وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار بنے گا۔

① (النہج: ۶) ”سوائے ان کے کہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔“^② ”میں نے آپ میں خیر
پہچان لی تھی اور میں خیر کو پہچانتا ہوں، اللہ جانتا ہے کہ میری بصیرت خیانت نہیں کرتی۔ آپ (ایسے) نبی ہیں کہ
اگر کسی کو آپ کی شفاعت سے محروم کر دیا گیا تو اسے قضا و قدر نے نکما کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خوبیوں کو قائم
دکھا ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ثابت قدم رکھا تھا اور اللہ آپ کی مدد کرے گا جیسے پہلے نبیوں کی گئی۔“

رواگی کے وقت الوداع کہنے والوں نے سیدنا ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تمہیں بخیر و عافیت واپس لائے۔ انہوں نے ان کے جواب میں یہ اشعار فرمائے:

لِكِنِّي أَسْأَلُ الرَّحْمَنَ مَغْفِرَةً
وَضَرْبَةً ذَاتَ فَزَعٍ تَفْذِفُ الزَّبَدَا
وَ طَعْنَةً بِيَدِي حَسْرَانَ مُجَهَّزَةً
بِحَرْبَةٍ تَنْقُذُ الْأَحْشَاءَ وَالْكَبَدَا
حَتَّى يَقُولُوا إِذَا مَرُّوا عَلَيَّ جُدَّتِي
يَا أَرْشَدَ اللَّهِ مِنْ غَايِرٍ وَقَدْ رَشَدَا ①

جب میدان جنگ میں سیدنا زید اور جعفر رضی اللہ عنہما شہید ہو چکے اور سیدنا ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ سردارِ فوج بن گئے اور شہادت کے لیے نفس کو تیار کرنے لگے تو یہ اشعار فرمائے۔

يَا نَفْسِ إِنْ لَمْ تُقْتَلِي تَمُوتِي
هَذَا حَمَامُ الْمَوْتِ قَدْ لَقِيَتْ
وَمَا تَمَنَيْتِ فَقَدْ أُعْطِيتِ
إِنْ تَفْعَلِي فِعْلَهُمَا هُدَيْتِ ②

اس کے بعد حملہ کر دیا۔ حملے سے واپس آئے تو ان کے چچیرے بھائی نے بخنی لاکر پیش کی۔ کہا: یہ تھوڑی سی پی لو۔ ذرا تھکان اترے گی اور طاقت آئے گی۔ دو گھونٹ پیئے تھے کہ فوج میں سے شور کی آواز آئی۔ بخنی کا برتن ہاتھ سے پھینک دیا۔ اور بولے: افسوس! میں ابھی تک دنیا میں ہوں۔ پھر یہ شعر پڑھے:

① "لیکن میں رحمن سے مغفرت، استخواں شکن، مغز پاش تلوار کی کاٹ کا، یا کسی نیزہ باز کے ہاتھوں، آنتوں اور جگر کے پار اتر جانے والے نیزے کی ضرب کا سوال کرتا ہوں تاکہ جب لوگ میری قبر سے گزریں تو کہیں: ہائے! وہ غازی جسے اللہ نے ہدایت دی اور جو ہدایت یافتہ رہا۔" ② "اے نفس! اگر تجھے قتل نہ کیا گیا تو تو پھر بھی مرجائے گا اس موت کے پرندے سے یقیناً تو ملے گا جو تو نے تمنا کی وہ تجھے عطا کر دی گئی اور اگر تو نے اپنے پیش رو دونوں شہیدوں جیسا کام کیا تو ہدایت یافتہ ہوگا۔"

صحابِ بدر

أَفْسَمْتُ بِاللَّهِ لَتُنَزَّلَنَّ
طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرِهَنَّ
مَالِي أَرَاكَ أَتُكْرِهَنَّ الْجَنَّةَ
وَقَبْلَ ذَٰمَا كُنْتَ مُطْمَئِنَّةً ①

پھر حملہ کیا اور جنت کو سدھا رکھے۔ ان کی شہادت جمادی الاول ۸ھ کو بمقام موت ہوئی۔ ﷺ ②

۹۹ سیدنا عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری الحارثی ﷺ

یہ بنو الحارث بن الخزرج میں سے ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں ملزم رکاب نبوی ﷺ رہے۔ ان کو صاحب الاذان بھی کہتے ہیں، کیونکہ انہی کو خواب میں اذان سکھائی گئی تھی، پھر نبی کریم ﷺ کے حکم سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے یاد کر لی تھی۔ یہ واقعہ بناء مسجد نبوی کے بعد اہم کا ہے۔ فتح مکہ کے دن بنو الحارث بن خزرج کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ۳۲ھ کو عمر ۶۳ سال مدینہ میں وفات پائی۔ ﷺ ③ انہوں نے تین احادیث روایت کی ہیں۔ ازاں جملہ ایک متفق علیہ ہے۔

۱۰۰ سیدنا عبداللہ بن سعد بن خیشمہ الانصاری الاوسی ﷺ

ان کے والد سیدنا سعد اور دادا خیشمہ رضی اللہ عنہما بھی صحابی ہیں، ان کے والد غزوہ بدر میں اور دادا غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بدر میں شامل ہونے کی بابت اختلاف ہے۔ ابن المبارک نے جو روایت مغیرہ بن حکیم کے واسطے سے بیان کی ہے اس میں ہے کہ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ وہ احد میں اپنے والد کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔

① "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں بخوشی یا مجبوراً میدان ضرور اتروں گا۔ کیا ہوا میں تجھے جنت میں جانے سے گریزاں دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس سے پہلے تم نے طویل مدت تک مطمئن زندگی بسر کی ہے۔"

② الاستیعاب: 1530. ③ الاستیعاب: 1539.

اصحاب بدر

فابہانی نے مغیرہ بن حکیم سے روایت کرتے ہوئے بتلایا کہ وہ بدر اور عقبہ میں حاضر ہوئے۔ محدثین کے نزدیک ابن المبارک اہفظ واضبط ہیں۔ رضی اللہ عنہ^① یہ تین احادیث کے راوی ہیں۔

۱۰۱۔ سیدنا عبداللہ بن سلمہ العجلانی البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے والد کا نام سلمہ (فتح سین و کسر لام) ہے۔ یمن میں سے بنو عجلان سب کے سب بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے، اس لیے یہ بلوی و انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ احد میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ^②

۱۰۲۔ سیدنا عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق اور ابن عتبہ نے ان کو بدری بتلایا ہے اور بنو عبد الأشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔ ابن ہشام نے انھیں بنی زعورا کا بھائی بتلایا ہے اور بعض نے انھیں غسانی الاصل بھی تحریر کیا ہے۔ غزوہ خندق میں شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ^③

۱۰۳۔ سیدنا عبدالرحمن بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے۔ یہ صاحب علم و فہم تھے۔ مقتول خیر عبداللہ بھی ان ہی کے بھائی تھے۔ حویصہ و حمیصہ ان کے چچا ہیں۔ جب ان کی موجودگی میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے میں ابتدا کی تھی تو انہی کو آپ نے «کَبْرُ کَبْرٍ»^④ فرمایا تھا۔ ایک سفر میں انھیں شراب مشکیزوں میں بھری ہوئی ملی۔ انہوں نے مشکیزوں کو اپنے نیزے سے چھید دیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں شراب پینے سے روکا ہے اور اسے گھروں میں داخل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ رضی اللہ عنہ^⑤

① الاستیعاب: 1552. ② الاستیعاب: 1563. ③ الاستیعاب: 1566.

④ صحیح البخاری: 3173 "برہوں کو بولنے کا موقع دو، برہوں کو موقع دو۔" ⑤ الاستیعاب: 1424.

صحابہ بدر

۱۰۴ سیدنا عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

قوم بلعی میں سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو نظفر کے حلیف ہیں۔ یہ اُس گروہ میں سے ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے تعلیم قرآن اور فقہ دین کے لیے عضل اور قارہ کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ رجب (جو ہذیل کے ایک جوہڑ کا نام ہے) پر عھلیوں نے اظہارِ غدر کیا۔ سیدنا مرشد، خالد اور عاصم رضی اللہ عنہم نے تلواریں کھینچ لیں اور مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

سیدنا عبداللہ، زید بن دشہ اور ضیب بن عدی رضی اللہ عنہم کو انہوں نے گرفتار کر لیا۔ سیدنا عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ نے کسی طرح خود کو روسی سے چھڑا لیا، مگر کفار نے انہیں پتھر مار مار کر شہید کر دیا۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اشعار میں ان کا نام نظم کیا ہے۔ یہ واقعہ ۳ھ کے آخر کا ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۰۵ سیدنا عبداللہ بن عامر البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

قوم بلعی سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو ساعدہ کے حلیف ہیں۔ بدر میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۰۶ سیدنا عبداللہ بن عبدمناف الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عبدمناف بن نعمان بن سان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ابو یحییٰ ان کی کنیت تھی۔ بدر واحد میں جو ہر شجاعت دکھائے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۰۷ سیدنا عبداللہ بن عیس الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عدی بن کعب بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور جملہ دیگر

اصحابِ بدر

مشاہد میں بھی نبرد آزار ہے۔ بعض نے ان کے والد کا نام عمیس بھی لکھا ہے۔ ①

۱۰۸ سیدنا عبداللہ بن عمیس الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو الحارث بن خزرج کے حلیف تھے، اس لیے انصاری کہلائے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ غزوہ بدر میں شامل تھے۔ ②

سیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول

۱۰۹ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ ان کا قبیلہ مدینہ بھر میں مشہور تھا۔ انہی کو ابن الحلی بھی کہتے ہیں، کیونکہ ان کا جد امجد سالم بن غنم اپنی بڑی توند کی وجہ سے حلی مشہور تھا۔ سلول عبداللہ منافق کی دادی کا نام ہے۔ اُبی اپنی ماں کی نسبت سے مشہور ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے باپ عبداللہ کو اہل یثرب اپنا بادشاہ بنانے لگے تھے، اس کے لیے تاج تیار کرنے کی تجویزیں ہو رہی تھیں کہ سرورِ عالم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہو گئے۔ خزرجی مسلمان ہو گئے اور اس طرح ابن اُبی کا اقتدار خاک میں مل گیا۔ رشک و حسد نے اسے رأس المنافقین بنا دیا۔

﴿لَيُخْرِجَنَّ الْأَعْوَضُ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ ③ کا فقرے کے قائل یہی ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اس گستاخی کی سزا میں اس کے باپ کو قتل کا حکم ہونے والا ہے۔ یہ نہایت مخلص تھے۔ آپ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو اپنے نالائق باپ کا سر کاٹ کر حاضر کر دوں۔

فرمایا: نہیں! تم اپنے باپ سے حسن سلوک رکھو۔

① الاستیعاب: 1600. ② الاستیعاب: 1601. ③ [۶۳/ المنافقون: ۸] "عزت دار لوگ"

ذلیل ترین لوگوں کو نکال دیں گے۔"

صحابِ بدر

الغرض ابن اَبی رَأْسِ السَّنَانِيْنِ كَے گھر ميں سيدنا عبد اللہ ﷺ صدق و اخلاق كا نمونہ تھے۔ ايمان اور محبت رسول اللہ ﷺ كے مدارج ميں ترقی يافتہ تھے۔ ان كا شمار خييار صحابہ اور فضلاء صحابہ ميں ہوتا ہے۔ بدر و احد اور ديگر جملہ مشاہد ميں ملتزم ركاب نبوي ﷺ رہے۔ ۱۲ھ كو جنگ يمامہ ميں شريعت شہادت سے شيرين كام ہوئے۔ ﷺ ①

۱۱۰ سيدنا عبد اللہ بن عرفطہ الانصاري ﷺ

ابن عدی بن امیہ بن حذارہ بن عوف بن نجار بن خزرج۔ یہ مہاجر بھی ہیں۔ سيدنا جعفر طيار ﷺ كے ساتھ ہجرت حبشہ كي تھی اور بنو الحارث بن خزرج كے حليف بھی ہیں، اس ليے انصاري ہیں۔ بدر ميں حاضر تھے۔ ﷺ ②

۱۱۱ سيدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاري ﷺ

عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن كعب بن غنم بن كعب بن سلمہ۔ ان كي كنيت ابو جابر ہے۔ سيدنا جابر ﷺ صحابی جن سے روایات حديث كثرت ہیں، انہي كے نامور فرزند ہیں۔

سيدنا عبد اللہ ﷺ عقبی بھی ہیں، بدری بھی اور نقيب محمدی ﷺ بھی۔ يوم احد كو شہيد ہوئے، ان كے ناك، كان كاٹے گئے تھے۔

جابر ﷺ کہتے ہیں کہ میری پھوپھی وہاں پہنچ گئیں۔ وہ بھائی کی لاش کی بے حرمتی دیکھ کر رونے لگیں، میں بھی رونے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رؤویا نہ رؤو، فرشتوں نے اپنے پروں سے ان کی لاش پر سایہ کر رکھا ہے۔“ ایک روز نبی کریم ﷺ نے جابر ﷺ سے فرمایا: ”تجھے بتا دوں کہ تیرے باپ كے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا انعام كیا؟“ میں نے عرض كي: ہاں! فرمایا: ”اللہ نے اسے سامنے بلایا اور گفتگو فرمائی اوروں سے پس پردہ ہی گفتگو ہوئی تھی“

اصحاب بدر

اور حکم ہوا کہ اے میرے بندے! جو تمنا ہو بیان کر۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں بار دیگر شہادت حاصل کر سکوں۔ حکم ہوا یہ تو قطعی ہے کہ مر کر کوئی شخص دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ عرض کی: ہمارا حال پسماندگان تک پہنچا دیا جائے۔ اس پر آیت: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ ① کا نزول ہوا۔

عمر بن الجوع رضی اللہ عنہ ان کے بہنوئی تھے، وہ بھی شہید احد ہیں۔ دونوں ایک ہی قبر میں آرام فرما رہے ہیں۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا عبداللہ بن عمیر بن عدی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن الخزرج۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شامل تھے مگر ابن عمارہ نے اپنی کتاب ”انصاب انصار“ میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ ③

سیدنا عبداللہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس بن خالد بن غلہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ بدر میں حاضر تھے۔ ابن سعد کا قول ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے مگر دیگر مؤرخ کہتے ہیں کہ جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ④

سیدنا عبداللہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس بن صحز بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے کہ سیدنا عبداللہ اور ان کے بھائی سیدنا معبد رضی اللہ عنہ ہر دو غزوہ بدر

① (۱۳/ آل عمران: ۶۹) ”ان لوگوں کو مردہ خیال نہ کرو کہ جنہیں اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہے۔“

② الاستیعاب: 3084. ③ الاستیعاب: 1627. ④ الاستیعاب: 1637.

صحابِ بدر

میں حاضر تھے مگر ابن عقبہ نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا۔

اس بات پر سب متفق ہیں کہ یہ احد میں حاضر تھے۔ ^①

۱۱۵ سیدنا عبداللہ بن کعب الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن التجار۔

بدر میں حاضر ہوئے اور غنائم بدر کے تحویلدار بھی یہی تھے دیگر جملہ مشاہد نبوی ﷺ میں

بھی برابر حاضر ہوتے رہے اور خمس نبوی کے تحویلدار بھی یہی تھے۔

سیدنا ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ہیں۔ ۳۰ھ کو مدینہ میں وفات پائی امیر المومنین

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ^②

۱۱۶ سیدنا عبداللہ بن نعمان بن بلذہ الانصاری رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوقادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی ہیں۔ بدر واحد میں حاضر ہوئے۔ ^①

۱۱۷ سیدنا عبدالرحمن بن جبر الانصاری رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بن جبر بن عمرو بن زید بن حشم بن حارث بن حارث بن خزرج بن عمرو بن

مالک بن اوس۔

ابوعبس کنیت تھی اور یہی کنیت نام پر غالب آگئی تھی۔ غزوہ بدر میں ان کی عمر ۴۸

سال تھی۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں یہ بھی شامل تھے۔ ۳۴ھ کو بھر ستر سال

انتقال کیا۔

یہ ان اشخاص میں سے ہیں جو قبل از اسلام لکھنے پڑھنے سے واقف تھے۔ ^④

① الاستیعاب: 1640. ② الاستیعاب: 1643. ③ الاستیعاب: 1674.

④ الاستیعاب: 1396.

۱۱۸ سیدنا عبدالرحمن بن عبداللہ البکوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ فرار بن بکی کی نسل اور بنو قضاء میں سے ہیں۔ بنو جحجی کے حلیف تھے، ان کا نام عبدالعزی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمن عدو الاوثان (بتوں کا دشمن) تجویز فرمایا۔ بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۱۹ سیدنا عبدالرحمن بن کعب المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

ابولیلی لقب رکھتے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور ۲۴ھ کو انتقال فرمایا۔ یہ بھی ان بزرگوں میں سے ہیں جنھیں غزوہ تبوک میں سواری نہ ملی تھی اور وہ جہاد میں شامل نہ ہونے کی حسرت میں گریہ و زاری کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں ہے:

﴿تَوَلَّوْاۗ وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّفْعِ حَزَنًاۙ اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يَنْفِقُوۡنَ﴾ ②

۱۲۰ سیدنا عبد ربہ بن حق الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

ابن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ مورخین نے نام میں تھوڑا اختلاف کیا ہے۔ کسی نے عبد رب کسی نے عبداللہ لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۲۱ سیدنا عباد بن بشر بن وقش الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

عباد بن بشر بن وقش بن زعبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔ یہ قدیم الاسلام ہیں۔ مدینہ میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ بدر واحد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ فضلاء صحابہ

① الاستیعاب: 1432. ② ۹/ التوبة: ۹۲. ”وہ اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے جسے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں۔“ الاستیعاب: 1454.

صحابِ بدر

میں سے ہیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ شبِ تاریک میں ان کا عصاروٹن ہو جایا کرتا تھا۔

یہ ان چھ بزرگوں میں سے ہیں جو کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ یہ یہودی ہمیشہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف آمادہ جنگ و اذیت کرتا رہتا تھا۔ اس واقعے کے متعلق اُن کے اپنے اشعار بھی ہیں۔

صَرَخْتُ لَهُ لَمْ يَغْرِضْ لِي صَوْتِي
وَوَافِي طَالِعًا مِنْ رَأْسِ جُدُرِ

فَعَدْتُ لَهُ فَقَالَ مِنَ الْمُنَادِي
فَقُلْتُ أَخُوكَ عَبَادُ بْنُ بَشْرِ

وَهَذَا دِرْعَانَا رَهْنَا فَخَذَهَا
لِشَهْرٍ إِنْ وَفَى أَوْ نَصَفِ شَهْرٍ

فَقَالَ مَعَاشِرُ شَبَعُوا وَجَاعُوا
وَمَا عَدَلُوا الْغِنَى مِنْ غَيْرِ فَقِرِ

فَأَقْبَلَ نَحُونَا يَهُوِي سَرِيْعًا
وَقَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْتُمْ بِأَمْرِ

وَفِي أَيَّمَانِنَا بِيضُ جِدَادٍ
مُجْرَدَةٌ بِهَا الْكُفَّارَ نَضْرِي

فَعَانَقَهُ ابْنُ مُسَلَّمَةَ الْمُرْدِي
بِهَا الْكُفَّارَ كَاللَّيْلِ الْهَزِيرِ

وَشَدَّ بِسَيْفِهِ صَلْتًا عَلَيْهِ
فَقَطَّرَهُ أَبُو عَبَّاسِ بْنُ جَبْرِ

فَكَانَ اللَّهُ سَادِسْنَا قَانِبًا
بِأَنْعَمِ نِعْمَةٍ وَأَعَزَّ نَضْرِي

اصحابِ بدر

وَجَاءَ بِرَأْسِهِ نَضْرَ كِرَامٍ
هَمُونًا هُوَكُ مِنْ صِدْقٍ وَبِرٍّ ①

یوم الیمامہ کو مردانہ وار لڑتے ہوئے ہمر ۳۵ سال شہید ہوئے۔ ﷺ ②

۱۲۲ سیدنا عبادہ بن خشخاش بن عمر والا نصاریٰ ﷺ

واقدی نے خشخاش کو بسین ہائے مہملہ (خشخاس) بیان کیا ہے۔ قوم بکی (قضاء) سے تھے انصار کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ سیدنا مجزر بن زیاد ﷺ ان کے چچیرے اور مات بھائی تھے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ سیدنا نعمان بن مالک، مجزر بن زیاد اور عبادہ بن خشخاش ﷺ ہر سہ ایک قبر میں سلانے گئے۔ ﷺ ③

۱۲۳ سیدنا عباد بن عبید بن التیمیان ﷺ

طبری نے انھیں حاضرین بدر میں تحریر کیا ہے۔ ④

۱۲۴ سیدنا عباد بن قیس ﷺ

ابن عامر بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ احد میں بھی حاضر تھے۔ ﷺ ⑤

① میں نے اسے آواز دی تو وہ میری آواز سے بے پروا نہ ہو پایا اور ایک دیوار سے اپنے سر کو باہر نکالا اور پوچھا کہ جانے والا کون ہے؟ میں نے کہا کہ تمہارا بھائی عباد بن بشر ہوں اور یہ ہیں ہمارے ہتھیار جو ہم رهن کے طور پر رکھنا چاہتے ہیں، لہذا ایک ماہ یا اگر ہم کر سکتے تو آدھے ماہ (میں ہی سے تم سے واپس لے لیں گے پس تب) تک ہمارے ہتھیار اپنے پاس رکھو، پھر سب نے یک زبان کہا کہ ہائے ہم بھوکے مارے گئے! یہ سن کر وہ جلدی جلدی ہماری طرف بڑھا اور کہنے لگا کہ تم پورے وقت پر آئے ہو اور ہماری قسمیں اور وعدے بڑے بختہ ہیں۔ لیکن ہمارا پورا ذہن اس کافر کے کام تمام کرنے پر ہی تھا، لہذا ابن مسلمہ نے اس سے معافہ کیا اور اس کافر کو بہادر شیر کی طرح مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ابو بھیس بن جبر نے اپنی تلوار سونت کر اس پر وار کیا اور اسے دو لخت کر دیا۔ (کہتے ہیں کہ ہم پانچ ہیں اور) ہمارے ساتھ چھٹا اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر ہم پوری نعمت اور نعلبے سے واپس آئے۔ معزز لوگوں کی جماعت اس کا سر لے کر آئی جو کہ سب کے سب نیکو کار اور سچے ہیں۔ ② الاستیعاب: 1364.

اصحابِ بدر

۱۲۵ سیدنا عباد بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عباد بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔

یہ اور ان کے بھائی سیدنا سمیع بن قیس رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر تھے۔ انہوں نے یوم موتہ کو شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۲۶ سیدنا عبادہ بن الصامت الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

عقبہ اولی، ثانیہ اور ثالثہ میں حاضر تھے۔ آپ بارہ (۱۲) لقبائے محمدی رضی اللہ عنہ میں سے ایک ہیں۔ مواخات میں یہ سیدنا ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ بدر اور جملہ مشاہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہے۔ امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں شام کا قاضی و معلم بنا کر بھیجا تھا۔ حمص میں قیام رکھا کرتے تھے، پھر فلسطین گئے، وہیں انتقال کیا۔ بعض نے مقام وفات رملہ و بیت المقدس بھی تحریر کیا ہے۔ ۳۶ھ کو ہجر ۷۲ سال انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۲۷ سیدنا عبادہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبادہ بن قیس بن زید بن امیہ (الخزرجی)

بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں حاضر تھے۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۲۸ سیدنا عبید بن ابو عبیدہ الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہے۔ بدر و احد اور خندق میں

برابر حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1365. ② الاستیعاب: 1372. ③ الاستیعاب: 1375.

④ الاستیعاب: 1734.

۱۲۹؎ سیدنا عبید بن اوس الانصاری الحضرمی رضی اللہ عنہ

عبید بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب۔

ابو العثمان کنیت تھی، قبیلہ اوس میں سے تھے۔ جنگ بدر کے دن انہی نے عقیل بن ابی طالب اور عباس و نوفل کو اسیر کیا تھا اور ان تینوں کو مع ایک اور قیدی کے ایک ہی رسی میں باندھ کر نبی کریم ﷺ کے ہاں پیش کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: «لَقَدْ أَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلِكٌ نَّكَرْتُمْ.» «گرفزاری کرانے میں ایک بزرگ فرشتے نے تیری معاونت کی ہے۔» اسی بات پر انہیں 'مُؤْمَرُونَ' کا خطاب بھی عطا ہوا۔

امام ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عباس کو سیدنا کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ نے گرفتار کیا تھا۔^①

۱۳۰؎ سیدنا عبید بن تیہان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ ابو الہیثم بن تیہان کے بھائی ہیں۔ بعض مؤرخین نے انہیں نفس انصار میں شمار کیا ہے اور بعض نے انہیں قبیلہ بکلی کا بتلا کر حلیف انصار بتلایا ہے۔

یہ ان (۷۰) ستر میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعت نبوی ﷺ کی تھی۔ غزوہ بدر میں بھی حاضر تھے، غزوہ احد میں شہید ہوئے۔^②

۱۳۱؎ سیدنا عبید بن زید الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

عبید بن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔

بدر اور احد ہر دو مقامات شرف میں حاضر تھے۔^③

۱۳۲؎ سیدنا عبس بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ

عبس بن عامر بن عدی بن نابلی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

صحابِ بدر

بیعت عقبہ کی عزت حاصل کی۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں داؤد شجاعت حاصل کی۔ ﷺ ①

۱۳۳ سیدنا عتبہ بن ربیعہ البہرانی الانصاری ﷺ

یہ بہرانی یا بہزی ہیں، انصار کے حلیف تھے۔

بدر میں حاضر ہوئے، بعض کو اس بارے میں اختلاف بھی ہے۔ ﷺ ②

۱۳۴ سیدنا عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء الانصاری ﷺ

عقبہ میں بھی بیعت سے مشرف ہوئے اور بدر میں بھی حاضر ہوئے۔ ﷺ ③

۱۳۵ سیدنا عتبہ بن غزوآن بن جابر المازنی ﷺ

ان کا نسب نبی کریم ﷺ کی اٹھارویں پشت میں مضر بن نزار میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بنو نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف بھی ہیں۔ ان کی کنیت ابو غزوآن اور ابو عبد اللہ ہے۔ ان کا اسلام چھ صحابہ کے بعد تھا۔ انہوں نے اول ہجرت حبشہ کی تھی، پھر مکہ میں آ رہے، پھر سیدنا مقداد بن عمرو ﷺ کی رفاقت میں ہجرت مدینہ فرمائی۔ اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی۔ امیر المومنین عمر فاروق ﷺ نے ان کو تنخیر حیرہ پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس علاقے کا فاتح بنائے گا۔ میں نے سیدنا علاء بن حضرمی اور عرفجہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہما (یا ہرثمہ) کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ تیری ماتحتی میں کام کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی، فتح ابلہ اور فتح حیرہ انہی کے دست و بازو پر ہوئی۔ انہی نے بصرہ کو بسایا اور انہی کے حکم سے عجن بن ادراع نے بصرہ کی مسجد اعظم کی بنیاد رکھی تھی۔ ۵ھ کو ہجر ۷۵ سال انہوں نے انتقال کیا، مدینہ یا ربذہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا ایک خطبہ

اصحابِ بدر

محدثین کے نزدیک محفوظ ہے جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے: حمد و ثناء کے بعد فرمایا:
 فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اذْنَتْ بِصَرْفِمْ وَ دَلَّتْ حَدَاءً وَّ اِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا صُبَابَةٌ
 كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ وَّ اَنْتُمْ مُنْقَلُونَ عَنْهَا اِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا مِنْهَا
 بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ..... الخ- ①

۱۳۶؎ سیدنا عتبان بن مالک الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ ان کی بیٹائی شروع ہی سے کمزور تھی۔ آخر میں بیٹائی بالکل ختم ہو گئی تھی۔ حکومت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۳۷؎ سیدنا عدی بن الزغباء الجہنی الانصاری رضی اللہ عنہ

عدی بن سنان (زغباء) بن سبیح بن ثعلبہ بن ربیعہ۔
 قوم جہینہ سے ہیں، انصار بنو النجار کے حلیف تھے۔ بدر واحد و خندق اور جملہ مشاہد میں
 ملتزم رکاب محمدی رضی اللہ عنہ رہے۔
 واقعہ بدر میں انھیں اور بسیس بن عمرو جہنی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی خبر
 لانے کو مامور فرمایا تھا۔ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۳۸؎ سیدنا عاصمہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن نجار کے حلیف ہیں اور قوم اشجع میں سے تھے۔

① بے شک دنیا ختم ہونے والی ہے اور اس کی مثال ایسے چمڑے کی ہے جو سوکھ گیا ہے اور اس میں سے اتنا ہی
 باقی رہ گیا ہے جیسے برتن میں تھوڑا سا پانی بچ جاتا ہے۔ تم یہاں سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو جو
 ہمیشہ رہنے والا ہے، لہذا وہاں ایسی چیزیں لے کر جانا جن کی وہاں ضرورت ہے۔ الاستیعاب: 1764.

② الاستیعاب: 1764. ③ الاستیعاب: 1783.

صحابہ بدر

موسیٰ بن عقبہ نے انھیں بدرتین میں شمار کیا ہے۔ ﷺ ①

۱۳۹ سیدنا عصمہ بن الحصین الانصاری ﷺ

عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان۔

یہ قبیلہ بنوعوف بن خزرج میں سے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی سیدنا میل بن وبرہ بن العجلان (اپنے دادا وبرہ کی طرف منسوب ہیں) بدر میں شامل ہوئے تھے۔

موسیٰ بن عقبہ، واقدی اور ابن عمارہ کی یہی تحقیق ہے۔ عروہ بن زبیر کی ایک روایت بھی اسی کی مؤید ہے، البتہ ابن اسحاق اور ابو محشر نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا۔ ﷺ ②

۱۴۰ سیدنا عصیمہ الاسدی ﷺ

یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔ بنو مازن بن نجار کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر تھے۔ ﷺ ③

۱۴۱ سیدنا عصیمہ الاشجعی ﷺ

یہ بنو سواد بن مالک بن غنم کے حلیف تھے۔ بدر، احد اور جملہ مشاہدہ مابعد میں حاضر ہوتے رہے۔ امارت امیر معاویہ ﷺ میں انتقال فرمایا۔ ﷺ ④

۱۴۲ سیدنا عطیہ بن نوریہ ﷺ

ابن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ الانصاری الزرقی البیاضی۔ بدر میں حاضر تھے۔ ﷺ ⑤

① الاستیعاب: 1813. ② الاستیعاب: 1809. ③ الاستیعاب: 1814.

④ الاستیعاب: 1815. ⑤ الاستیعاب: 1819.

اصحاب بدر

۱۳۳ سیدنا عقبہ عامر بن نابی الانصاری الخزرجی السلمی رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ اولیٰ سے مشرف تھے۔ بدر واحد میں حاضر ہوئے، یوم احد کو خود آہنی پر ہنر عمامہ سجا رکھا تھا، اور دور سے نمایاں ہوتے تھے۔ خندق اور دیگر مشاہد نبوی ﷺ میں بھی بالالتزام حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۳۴ سیدنا عقبہ بن ربیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔

موسیٰ بن عقبہ نے انھیں اہل بدر میں سے بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۳۵ سیدنا عقبہ بن عثمان بن خلدہ رضی اللہ عنہ

ابن مقلد بن عامر بن زریق الانصاری۔

بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی سیدنا ابو عبادہ و سعد بن عثمان رضی اللہ عنہما حاضر تھے۔ عقبہ و سعد اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یوم احد کو داماں کوہ اعوص تک بھاگ گئے تھے، وہاں پہنچ کر پھر سنبھلے اور پھر جنگ میں آ شامل ہوئے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ یہ بھی اصحابہ مصطفویہ کا خاص شرف ہے کہ ان کی لغزش کی معافی کلام الہی میں فرمائی گئی، جیسا کہ ہمارے آباء آدم و یونس علیہم السلام کے عفو کا اعلان فرمایا گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ

۱۳۶ سیدنا عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور اور بنو حارث بن خزرج سے ہیں۔ ابو مسعود بدری کے عرف سے مشہور ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ انہوں نے بمقام بدر سکونت اختیار کر لی تھی، اس لیے بدری کہلائے، ورنہ غزوہ بدر میں شامل نہ تھے۔ ہاں بیعت عقبہ میں حاضر تھے اور اس روز سب سے چھوٹے یہی تھے۔

اصحاب بدر

امام بخاری اور ایک جماعت کی تحقیقات یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ احد اور مشاہد ما بعد کی حاضری پر سب کا اتفاق ہے۔ جنگ صفین کے لیے جاتے ہوئے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہی کو امیر کوفہ بنایا تھا۔ ان کا انتقال ۴۱ یا ۴۲ھ میں مدینہ یا کوفہ میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۳۷ سیدنا عقبہ بن وہب بن کلدہ الغطفانی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر اور احد میں نمایاں کام کیے۔ یہ پہلے بزرگوار ہیں جو انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مکہ ہی میں حاضر ہو گئے تھے، پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی تو انہوں نے بھی ہجرت کی، اسی لیے آپ کو انصاری مہاجر کہا جاتا ہے۔ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں خود آہنی کے حلقے کھب گئے تھے، ان کے نکالنے میں یہ بھی سیدنا ابو عبیدہ اور عامر بن جراح رضی اللہ عنہما کے ساتھ شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۳۸ سیدنا علیفہ بن عدی بن عمرو الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

علیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عمر بن مالک بن علی بن بیاضہ۔ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ ان کے نام میں مؤرخین کو التباس ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا نام خائے مجہم (خلیفہ) سے تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۳۹ سیدنا عمرو بن ایاس بن زید الیمینی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ یمن کے باشندے اور انصار کے حلیف تھے۔ بدر اور احد میں حاضر تھے۔ سیدنا ربیع بن ایاس اور ورقہ بن ایاس رضی اللہ عنہما ان کے دو بھائی ہیں اور دونوں صحابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1827. ② الاستیعاب: 1833. ③ الاستیعاب: 2044.

④ الاستیعاب: 1895.

۱۵۰ سیدنا عمرو بن ثعلبہ بن وہب الانصاری رضی اللہ عنہ

عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غم بن عدی بن النجار۔
ابو حکیم یا ابو حکیمہ کنیت تھی اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور تھے۔ بدر اور احد میں
حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۵۱ سیدنا عمرو بن الجموح الانصاری المسلمی رضی اللہ عنہ

عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
ایام جاہلیت میں یہ انصار کے دیوتاؤں اور بتوں کے پجاری تھے۔ عقبہ میں بیعت
سے مشرف ہوئے۔ بدر میں حاضر تھے۔ احد میں فاتز بہ شہادت ہوئے۔ یہ اعرج
(لنگڑے) تھے۔ بیٹوں نے کہا کہ آپ گھر ٹھہریں! آپ معذور ہیں۔ کہا: مجھے امید ہے
کہ میں بھی لنگڑا ہوا جنت میں پہنچوں گا۔ جب گھر سے چلے تو ان الفاظ میں دعا مانگی
”اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الشَّهَادَةَ وَلَا تُرِدْنِي إِلَىٰ أَهْلِی خَابِئًا“ ②

احد کے دن جب مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں تو یہ اور ان کے فرزند سیدنا خلد بن العنبر
دونوں آگے بڑھے اور مشرکین پر چاڑھے اور اتار لے کر وہیں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۵۲ سیدنا عمرو بن عنتمہ بن عدی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عمرو بن عنتمہ بن عدی بن نابی۔

بنو سلمہ میں سے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے۔ بدر میں
حاضر تھے۔ یہ اُن رونے والوں میں سے ایک ہیں جن کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل
ہوئی تھی ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾ ④ رضی اللہ عنہ

① الاستیعاب: 1902. ② ”اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما اور مجھے ناکام گھر نہ لوٹانا۔“
③ الاستیعاب: 1903. ④ [۹/ التوبة: ۹۲] ”(اے نبی!) ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے جو آپ
کے پاس آئے ہیں کہ آپ انہیں (جہاد پر جانے کے لیے) سواری مہیا کریں۔“ الاستیعاب: 1941.

۱۵۳؎ سیدنا عمرو بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں۔ مدینہ ہی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن اسحاق کی تحقیق یہ ہے کہ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کی نسل ختم ہو گئی۔ مسور بن مخرمہ نے ان سے ایک حدیث یہ روایت کی ہے۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ الْجَزِيَّةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ. ① رضی اللہ عنہ

۱۵۴؎ سیدنا عمرو بن غزیہ بن عمرو الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ان کے فرزند کلاں سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حارث کے دوسرے بھائی صحابی نہیں ہیں۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۵۵؎ سیدنا عمرو بن قیس بن زید الانصاری النجاری رضی اللہ عنہ

جمہور کی رائے ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب متفق ہیں کہ احد میں یہ اور ان کے فرزند سیدنا قیس رضی اللہ عنہ دونوں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۵۶؎ سیدنا عمرو بن معاذ بن النعمان الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

مشہور صحابی سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادر خورد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ احد میں ہجر ۳۲ سال شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۵۷؎ سیدنا عمارہ بن حزم الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار۔

① ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔“ الاستیعاب: 1942.

② الاستیعاب: 1944. ③ الاستیعاب: 1947. ④ الاستیعاب: 1956.

یہ اُن ستر (۷۰) بزرگواریوں میں سے ہیں جنہوں نے شبِ عقبہ میں میں نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ مواخات میں یہ سیدنا محرز بن نھلہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے، غزوہ فتح مکہ میں بنو مالک بن النجار کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔ قتالِ اہل الردہ میں سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے تھے۔ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی سیدنا عمرو بن حزم اور عمر بن حزم رضی اللہ عنہما بھی صحابی ہیں۔ معمر کی اولاد میں سے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمن، امام مالک کے شیخ ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۵۸ سیدنا عمرو بن معید رضی اللہ عنہ

عمرو بن معید بن ازعر بن زید بن عطف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو ابن عوف بن مالک بن اوس الانصاری الضبیعی۔

بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض نے ان کا نام عمیر بھی تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۵۹ سیدنا عمیر بن عامر بن مالک الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

ابوداؤد کثیت ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۶۰ سیدنا عمیر بن حارث بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو حرام میں کعب سے ہیں۔ عقی و بدری ہیں۔ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۶۱ سیدنا عمیر بن حرام بن عمرو بن الجوح الانصاری رضی اللہ عنہ

واقدی اور ابن عمارہ کا بیان ہے کہ بدری ہیں۔ مگر موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور ابو محشر نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ ⑤

① الاستیعاب: 1866. ② الاستیعاب: 1957. ③ الاستیعاب: 1986.

اصحابِ بدر

۱۶۲ سیدنا عمیر بن الحمام بن الجموح الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

مواخات میں یہ سیدنا عبیدہ بن الحارث مطلی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ یہ کھجوریں کھا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ خطبہ فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُقَاتِلُهُمُ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ إِلَّا دَخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ))^①

عمیر بولے! خوب خوب۔ بس جنت میں جانے کی صرف اتنی ہی دیر ہے کہ کفار میں سے کوئی مجھے قتل کر دے۔ یہ کہہ کر کھجوریں پھینک دیں اور یہ رجز پڑھتے ہوئے آگے بڑھے

رَكُضًا إِلَى اللَّهِ بِغَيْرِ زَادٍ إِلَّا التَّقَىٰ وَ عَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرُ فِي اللَّهِ عَلَى الْجَهَادِ وَ كُلَّ زَادٍ عَرَضَةَ النَّقَادِ
غَيْرَ التَّقَىٰ وَالْبِرِّ وَالرِّشَادِ^②

اور تلوار چلاتے ہوئے شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

۱۶۳ سیدنا عمیر بن معبد بن ازعر الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو ضبیعہ بن زید میں سے ہیں۔ بعض نے ان کا نام عمرو بھی لکھا ہے۔ بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں ملترزم رکاب نبوی ﷺ تھے۔ ان کا شمار ان ایک سو صابریں کے اندر ہوتا ہے جو یوم حنین میں صابر رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ^③

① ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! آج جو شخص بھی کفار سے لڑائی کرے گا اور اس سلسلے میں آنے والی ہر مصیبت کو برداشت کرے گا، اس پر صبر کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے پیش قدمی کرے اور پیچھے نہ بٹے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔“^② ”ہم اللہ کی طرف جا رہے ہیں جبکہ ہمارے پاس زادِ راہ نہیں ہے اور اس کے پاس جانے کے لیے تو تقویٰ اور آخرت میں کام آنے والے اعمال ہی کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہیے اور تقویٰ، تسکین اور ہدایت کے سوا باقی سب ختم ہونے والا ہے۔“ الاستیعاب: 1981. ③ الاستیعاب: 1993.

۱۶۳ سیدنا عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کا پتہ اسی قدر درج ہے کہ یہ سیدنا سعید بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث نقل کی ہے: «أَمِنَ صَلَاتِي عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَوةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا» ”جو کوئی میری امت میں سے مجھ پر بصدق دل ایک بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا“ ①

۱۶۵ سیدنا عمار بن زیاد بن سکن الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر ہوئے اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۶۶ سیدنا عترة السلمی الذکوانی رضی اللہ عنہ

کسی نے ان کو انصار کا مولیٰ اور کسی نے بنو سلمہ انصار کا حلیف تحریر کیا ہے۔ سب متفق ہیں کہ بدر میں حاضر تھے۔ جمہور کا اتفاق ہے کہ احد میں شہید ہوئے اور شاذ قول ہے کہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۶۷ سیدنا عوف بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

عوف بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن عنتم بن مالک بن نجار۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ ان کے بھائی سیدنا معاذ و معوز رضی اللہ عنہما بھی بدری ہیں۔ عوف بن عفراء کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اُن چھ میں تھے جنہوں نے عقبہ کی بیعت کی۔ بعد ازاں عقبہ کی دوسری و تیسری بیعت میں بھی شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 1984. ② الاستیعاب: 1860. ③ الاستیعاب: 2047.

④ الاستیعاب: 2002.

اصحابِ بدر

۱۶۸ سیدنا عویم بن ساعدہ بن عارکش رضی اللہ عنہ

یہ بنو قضاع میں سے ہیں۔ بنو امیہ بن زید کے حلیف تھے۔ عقبہ کی بیعت میں یکے از ہفتاد (۷۱ میں سے ایک) تھے۔ بدر واحد اور خندق میں حاضر تھے۔ عہد نبوی میں انتقال کیا یا بقول بعض عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں ہجر ۶۵، ۶۶ سال، مدینہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۶۹ سیدنا عویم بن اشقر بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ

انھیں بنو مازن میں سے بیان کیا گیا ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۷۰ سیدنا غنام رضی اللہ عنہ

انھیں رجل من الصحابہ بتلایا گیا ہے۔ اہل بدر میں شامل ہیں، سیدنا ابن غنام رضی اللہ عنہ صحابی اور راویان حدیث میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۷۱ سیدنا فروہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

فروہ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ الانصاری البیاضی۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی اور مشاہد مابعد میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہا کرتے تھے۔ مواخات میں سیدنا عبد اللہ بن مخزمہ العامری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۷۲ سیدنا فاکہ بن بشیر الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق۔

① الاستیعاب: 2052. ② الاستیعاب: 2005. ③ الاستیعاب: 2065.

④ الاستیعاب: 2074.

یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۷۳ سیدنا قتادہ بن نعمان بن زید الانصاری الظفیری رضی اللہ عنہ

قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن کعب (المسیمی ظفر) بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

ابو عمرو کنیت تھی اور ابو عبد اللہ بھی۔ عقیبی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں حاضر ہونے والے۔ جنگ احد میں ان کی آنکھ باہر نکل گئی تھی۔ لوگ قطع کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ڈیلے کو آنکھ میں رکھ دیا اور ہتھیلی سے دبا دیا اور زبان سے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اَنْكَسِهَا جَمَلًا)) ② ”الہی! اس آنکھ کو صاحب جمال بنا دے۔“ یہ آنکھ عمر بھر کبھی نہ دکھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ بنو ظفر کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت تاریکی تھی، بجلی چمک رہی تھی، ابر تھا۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نماز عشا کے لیے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: ”قتادہ رضی اللہ عنہ ہے؟“ یہ بولے: ہاں! پھر کہا: میں نے سمجھا کہ آج نماز میں حاضر ہونے والے کم ہوں گے۔ میں ضرور چلوں۔ فرمایا: ”واپس جاؤ تو مل کر جانا“ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجور کی ایک شاخ دے دی جو تاریکی میں روشنی دیتی تھی۔ دس قدم آگے دس قدم پیچھے۔

ان کا انتقال ۲۳ھ ہجر ۶۵ سال ہوا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو ان کے مات بھائی تھے، نے قبر میں اتارا۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۷۴ سیدنا قطبہ بن عامر بن حدیدہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

① الاستیعاب: 2067. ② مستخرج ابی عوانہ: 345/4 رقم الحدیث: 6929.

③ الاستیعاب: 2107.

صحابہ بدر

بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر، احد اور جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جنگ احد میں ان کے جسم پر ۹ زخم آئے تھے۔ ایک پتھر ان کے جسم پر آ کر گرا۔ یہ بولے: جب تک یہ پتھر نہیں بھاگے گا میں بھی نہ بھاگوں گا۔ فتح مکہ کے دن بنو سلمہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ابو زید کنیت تھی۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۷۵ سیدنا قیس بن السکن الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قیس بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی ابن النجار۔

ابو زید کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی نسل باقی نہیں رہی۔ بدر میں حاضر تھے۔ ۱۵ھ کو جنگ جمر ابو عبیدہ کے دن شہید ہوئے۔ یہ انصار کے اُن چار بزرگوں میں سے ہیں جو عہد نبوی میں جامع قرآن تھے، یعنی: سیدنا زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور جو تھے خود یہ۔

مہاجرین میں حافظ و جامع قرآن مجید یہ ہیں: سیدنا عثمان بن عفان، علی، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ ②

۱۷۶ سیدنا قیس بن عمرو بن سہل الانصاری المدنی رضی اللہ عنہ

قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔ بدر میں حاضر تھے۔ یہ بزرگوار یحییٰ، سعید اور عبد ربہ فقہائے مدینہ کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ رضی اللہ عنہ ③

① الاستیعاب: 2116. ② الاستیعاب: 2135. ③ الاستیعاب: 2144؛ الاصابہ: 7226؛ اسد الغابۃ: 4376۔ کوشش کے باوجود ان کا بدری ہونا معلوم نہیں ہو سکا، ممکن ہے کہ شیخ رحمہ اللہ سے غلطی ہو گئی ہو کہ انہوں نے قیس بن عمرو بن قیس کی بجائے قیس بن عمرو بن سہل لکھ دیا ہو، اول الذکر کے بدر میں شامل ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، دیکھیے: الاستیعاب: 2145۔

اصحاب بدر

۱۷۷ سیدنا قیس بن محسن بن خالد بن مخلد الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

بدر واحد میں شریک ہوئے تھے۔ بعض نے ان کے والد کا نام حصن بھی لکھا

ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۷۸ سیدنا قیس بن مخلد الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار۔

بدر میں شامل ہوئے جبکہ احد میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۷۹ سیدنا قیس بن ابی صعصعہ الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

قیس بن ابی صعصعہ عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن عنم بن مازن

ابن النجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ بدر میں پیدل نوجوانوں کے سردار تھے۔ بعد ازاں احد

میں بھی حاضر ہوئے۔ وقت وفات معلوم نہیں ہو سکا۔ ③

۱۸۰ سیدنا کعب بن جہاز الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو غسان میں سے ہیں مگر بنو ساعدہ کے حلیف تھے، اس لیے انصاری ہیں۔

بدری ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

دارقطنی نے ان کے والد کا نام حمان تحریر کیا ہے مگر ابن عبدالبر جہاز ہی کو صحیح

بتاتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 2152. ② الاستیعاب: 2154. ③ الاستیعاب: 2137. طبقات لابن

سعد میں ہے کہ معرکہ یمامہ میں شہید ہوئے 392/3، رقم الترجمة: 194. ④ الاستیعاب: 2189.

اصحابِ بدر

۱۸۱ سیدنا کعب بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے اور یوم الخندق کو شہید ہوئے۔ یہ بڑے معونہ کے بزرگوں میں سے
ہیں۔ جہاں ان کے سب ساتھی شہید ہو گئے تھے اور صرف یہی ایک جانبر ہو سکے
تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۸۲ سیدنا کعب بن عمرو بن عباد الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں 'ابوالیسر' کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبہ میں
حاضر ہوئے، پھر بدر میں شامل ہوئے۔ یہ قد کے چھوٹے تھے۔ انہوں نے عباس بن
عبدالمطلب کو جو بلند و بالا اور قوی الجثہ شخص تھے، بدر میں اسیر کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا: ((أَعَانَكَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ)) "بزرگ فرشتہ نے تجھے تیری مدد کی ہے۔" انہی
نے مشرکین کا جھنڈا بھی، جو ابن عمیر کے ہاتھ میں تھا، چھین لیا تھا۔ صفین میں سیدنا علی
رضی اللہ عنہ کی جانب تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ھ کو انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۸۳ سیدنا مالک بن تیران رضی اللہ عنہ

ابن مالک بن عبید بن عمرو بن عبدالمعلم البلوی الانصاری۔
ابوالہیثم کنیت ہے۔ عقبہ کے ہر سہ مواقع میں حاضر تھے اور بنو عبدالاشہل کا گمان ہے
کہ سب سے پہلے بیعت عقبہ کرنے والے بھی یہی تھے۔
بعض نے ان کو قوم یثی بن الحاف بن قضاء سے بتایا اور بنو عبدالاشہل کا حلیف
تحریر کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ خود انصاری الاوسی ہیں۔ بدر واحد اور جملہ مشاہد میں
نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رہے۔

صحابِ بدر

۲۰ عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں انتقال ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ یہ صفین میں منجانب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے، وہیں شہید ہوئے، لیکن صفین میں ان کے بھائی عبید کا شہید ہونا متحقق ہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۸۴ سیدنا مالک بن دحشم الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق و موسیٰ کا بیان ہے کہ انہوں نے بیعت عقبہ بھی کی تھی مگر واقدی و ابو معشر کو اختلاف ہے۔ سب متفق ہیں کہ یہ بدر اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر رکاب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ایک بار ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا، ایک شخص نے جو ان کو نفاق آلود سمجھتا تھا ان کو گالی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا تَسُبُّواْ اَصْحَابِيْ)) ”میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو۔“ رضی اللہ عنہ ①

۱۸۵ سیدنا مالک بن رافع بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ ان کے والد رافع، ان کے بھائی خلاد اور رفاعہ رضی اللہ عنہا چاروں بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۸۶ سیدنا مالک بن ربیعہ الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابو اسید ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ بدر واحد اور جملہ مشاہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آخر عمر میں بینائی ختم ہو گئی تھی۔ 60ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔ اہل بدر میں سے یہ آخری شخص ہیں ان کی وفات کے بعد کوئی بدری صحابی زندہ نہ تھا۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۸۷ سیدنا مالک بن قدامہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

مالک بن قدامہ بن عرفجہ بن کعب بن النخاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن

① الاستیعاب: 2258. ② الاستیعاب: 2264. ③ الاستیعاب: 2265.

امراء القیس بن مالک بن الاوس۔

بدر میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی سیدنا منذر بن قدامہ رضی اللہ عنہ بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۸۸ رضی اللہ عنہ سیدنا مالک بن مسعود بن البدن الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

مالک بن مسعود بن بدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الجموح بن ساعدہ۔

سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر واحد میں حاضر تھے۔ سیدنا ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ ان کے چچیرے بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۸۹ رضی اللہ عنہ سیدنا مالک بن نمیلہ مزی الانصاری رضی اللہ عنہ

نمیلہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ والد کا نام مالک بن ثابت ہے۔ مزینہ قوم سے ہیں، وہ انصار اوس کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۹۰ رضی اللہ عنہ سیدنا مبشر بن عبدالمنذر الانصاری رضی اللہ عنہ

مبشر بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

بدر میں مع برادر خورد سیدنا ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور بدر ہی میں شہید ہوئے۔ بعض نے انھیں شہید خیبر بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۹۱ رضی اللہ عنہ سیدنا الحجزر بن زیاد البکوی الانصاری رضی اللہ عنہ

حجزر (عبداللہ) بن زیاد بن عمرو بن زمرہ بن عمرو بن عمارہ۔

③ الاستیعاب: 2291. ④ الاستیعاب: 2298. ⑤ الاستیعاب: 2301.

⑥ الاستیعاب: 2511.

اصحابِ بدر

بدر میں حاضر تھے۔ یہ قوم مکئی سے تھے۔ جاہلیت میں انہوں نے سوید بن صامت کو قتل کیا تھا۔

جنگِ احد میں حارث بن سوید نے باوجود خود مسلمان ہو جانے کے سیدنا مجزر رضی اللہ عنہ کو پشت سے حملہ کر کے قتل کر دیا اور پھر مرتد ہو کر مکہ میں چلا گیا۔ فتح مکہ کے بعد پھر حارث مسلمان ہو کر آ گیا۔ اس پر قتل سیدنا مجزر رضی اللہ عنہ کا مقدمہ چلایا گیا اور قصاص لیا گیا۔

جنگِ بدر میں سیدنا مجزر رضی اللہ عنہ ہی نے ابوالبختری عاص بن ہشام بن حارث کو قتل کیا تھا۔ ابوالبختری لشکرِ کفار میں تھا۔ لیکن اُس نے مسلمانوں کے خلاف کوئی حصہ نہ لیا تھا بلکہ قریش نے جو عہد نامہ بنو ہاشم و بنو مطلب کے خلاف لکھ کر خانہ کعبہ سے آویزاں کر دیا تھا۔ ابوالبختری نے اُس کے منسوخ کرانے میں سعی کی تھی۔

لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا تھا کہ جس کسی کی ہڈ بھینز ابوالبختری سے ہو جائے وہ اسے قتل نہ کرے۔ ابوالبختری انہی کو مل گیا سیدنا مجزر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ تجھے قتل نہ کیا جائے۔

ابوالبختری نے کہا: ایک شخص جبارہ بن ملیحہ قوم بنو لیث کا ہے، وہ میرا ہم عہد ہے اور میرے ساتھ ہے تم اسے بھی چھوڑ دو۔ سیدنا مجزر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اور کسی کے چھوڑنے کی اجازت نہیں، آخر لڑے اور ابوالبختری مارا گیا۔ سیدنا مجزر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ میں نے اسے اسیر ہو جانے کو کہا تھا مگر وہ اس پر رضامند نہ ہوا اور آخر مجھے لڑنا پڑا۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا محرز بن عامر بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ بدر میں حاضر ہوئے، ان کی وفات ٹھیک اس دن بوقت صبح ہوئی جس روز جنگِ احد واقع ہوئی تھی۔ ان کی نسل نہیں چلی۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۹۳ سیدنا محمد بن مسلمہ الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزاج بن عمرو ابن مالک بن اوس۔

بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں۔ بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہے۔ تازندگی مدینہ ہی میں آباد رہے۔ ۳۷ھ ہجر ۷۷۷ء سال انتقال کیا۔

گندم گوں، لمبا قد اور پر بدن تھے۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ ان کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بارہا حاکم مدینہ مقرر فرمایا جبکہ آپ غزوات کو باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو مسلمانوں کی باہمی جنگ کے وقت سب سے الگ تھلگ رہے اور ابذہ میں جا ٹھہرے تھے۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمر، محمد بن مسلمہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم وہ بزرگ ہیں جو جملہ وصفین سے علیحدہ ہے۔ انہوں نے ان دنوں میں لکڑی کی تلوار ہاتھ میں لے لی تھی اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ دس بیٹوں اور ۶ بیٹیوں کے والد ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۹۴ سیدنا مرارہ بن ربیعہ العمری الانصاری رضی اللہ عنہ

مرارہ بن ربیعہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ ان تین صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ جو غزوہ تبوک میں مچھڑ گئے تھے اور قرآن مجید میں ان کی قبولیت توبہ کا فرمان اترا۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۹۵ سیدنا مسعود بن اوس بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ مالک بن النجار سے ہیں۔ غزوہ احد اور مشاہد مابعد میں حاضر ہوئے تھے۔

اصحاب بدر

ابن اسحاق نے ان کا نام اہل بدر میں نہیں تحریر کیا۔

خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں انتقال کر گئے تھے۔ کلبی کا بیان ہے کہ جنگ صفین تک زندہ تھے اور منجاب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ لڑے تھے۔ ان کا مذہب تھا کہ وتر واجب ہیں۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اس بات کی تکذیب کیا کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۱۹۶ سیدنا مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور احد میں بھی۔ بڑے معونہ پر شہادت پائی، بعض نے انھیں شہید جنگ خیبر بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۱۹۷ سیدنا مسعود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ

قوم قارہ سے تھے، اس لیے قاری مشہور ہوئے۔ مواخات میں سیدنا عبید بن تیہان رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ ۳۰ھ کو عمر زائد از ششت (۶۰ سے زیادہ) سال وفات پائی۔ ابو عمیر کنیت ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

۱۹۸ سیدنا مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ

مسعود بن سعد بن قیس بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔
واقدی کا قول ہے کہ بدر واحد میں حاضر تھے اور بڑے معونہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

۱۹۹ سیدنا مسعود بن عبد سعد الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ اوس میں سے ہیں، صرف ابن اسحاق نے انھیں خزرجی بتلایا ہے۔
بدر میں حاضر تھے اور خیبر میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ⑤

① الاستیعاب: 2372. ② الاستیعاب: 2377. ③ الاستیعاب: 2378.

④ الاستیعاب: 2380. ⑤ الاستیعاب: 2384.

۲۰۰؎ سیدنا امام العلماء معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی ؓ

معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائد بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن سارودہ بن یزید بن چشم بن الخزرج الانصاری۔

ابو عبدالرحمن کنیت ہے۔ دراز قد، خوب رو، سفید رنگ، دانت سفید و روشن، بزرگ چشم، انہوں نے بیعت عقبہ ستر صحابہ ؓ کی شمولیت میں کی تھی اور مواخات میں انھیں سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ کا بھائی بنایا گیا تھا۔ بعض نے بیان کیا کہ سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ ان کے دینی بھائی تھے۔ بدر اور جملہ غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ برابر حاضر ہوئے۔ سرور عالم ﷺ نے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے انھیں یمن کے ایک حصے کا حاکم بنا کر بھیج دیا تھا۔ رخصت کے وقت فرما دیا تھا کہ تم مجھے اب اس دنیا میں نہ ملو گے۔ نبی کریم ﷺ نے ملک یمن کو پانچ حصوں پر تقسیم فرما دیا تھا۔

۱؎ صنعاء یہاں کا حاکم سیدنا خالد بن سعید ؓ مقرر فرمایا۔

۲؎ کندہ یہاں کا حاکم سیدنا مہاجر بن ابوامیہ ؓ کو مقرر فرمایا۔

۳؎ حضرموت یہاں کا حاکم زیاد بن لبید ؓ کو مقرر فرمایا۔

۴؎ زبید، عدن اور ساحل یہاں کا حاکم ابوموسیٰ اشعری ؓ کو مقرر فرمایا۔

۵؎ جند یہاں کا حاکم معاذ بن جبل ؓ کو مقرر فرمایا۔

شرائع اسلام کی تعلیم اور قرآن مجید کی عام تدریس اور مقدمات عامہ کی نگرانی اور جملہ عمال یمن کے اموال کی فراہمی بھی سیدنا معاذ بن جبل ؓ ہی کے متعلق تھی۔

ان کی مدح میں ایک تو یہ ارشاد نبوی ہے:

«أَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ» حرام و حلال کے بارے میں سب

سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ؓ ہیں۔

دوسری یہ حدیث: «يَأْتِي مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ الْعُلَمَاءِ» ①

اصحابِ بدر

”قیامت کے دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جملہ علما کے پیش پیش چلتے ہوئے حاضر ہوں گے۔“
 فروہ اشجعی کی روایت ہے کہ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے باواز بلند یہ الفاظ پڑھے:

”إِنَّ مَعَاذًا كَانَتْ أُمَّةً فَأَتَيْنَا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ“^① میں نے کہا کہ قرآن مجید میں تو ان ابراہیم ہے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مکرر ان مَعَاذًا كَانَتْ أُمَّةً پڑھا، میں سمجھ گیا کہ یہ دانستہ پڑھ رہے ہیں۔ بعد ازاں ہم سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم جانتے ہو کہ ”امت اور قانت“ کے معنی کیا ہیں؟ میں نے کہا: اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: امت وہ ہے جو خیر کا معلم ہو اور اس کی اقتدا کی جائے اور قانت کے معنی اللہ کی اطاعت کرنے والا کے ہیں۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اسی صفت سے متصف تھے وہ معلم الخیر بھی تھے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے بھی تھے۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ امور خیر میں بہت خرچ کرنے والے تھے، حتیٰ کہ ان کے سر بہت قرضہ ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائیداد کو اپنی زیر نگرانی میں لے کر جملہ قرضداروں کا قرضہ چکا دیا۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہ رہا۔

فتح مکہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن تجارت کرنے کے لیے بھیج دیا اور بیت المال سے امداداً روپیہ عنایت فرمایا۔ جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بعد از انتقال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روپیہ واپس لینا چاہیے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو کچھ نہ لوں گا وہ خود واپس کریں تو ان کی مرضی ہے، کیونکہ یہ روپیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا تھا۔

① بے شک معاذ (رضی اللہ عنہ) بھلائی کے معلم اور اللہ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور وہ مشرکوں میں سے نہیں ہیں۔

اصحابِ بدر

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے خود علیحدہ ملے اور انھیں رقم واپسی کے لیے کہا۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رقم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی میری حالت کو درست کرنے کے لیے دی تھی۔ اب میں کیوں واپس کروں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ واپس آ گئے، پھر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا: میں آپ کی بات مان لینے کو تیار ہوں، کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں پانی کے گڑھے میں ہوں اور ڈوبنے لگا ہوں، آپ نے مجھے وہاں سے نکالا۔ بعد ازاں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور تمام ماجرا سنایا اور قسم اٹھا کر کہا کہ میں کوئی رقم چھپا کر نہ رکھوں گا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے کچھ واپس نہ لوں گا بلکہ تمام رقم تمہیں بہہ کر دیتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بہت خوب ہے۔ بعد ازاں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جہادِ شام کو چلے گئے۔

ان کا انتقال طاعونِ عمواس میں ۱۸ھ کو ہوا۔ بوقت انتقال ان کی عمر ۳۳ یا ۳۸ سال تھی۔^①

دواؤین احادیث میں ان سے ۱۵۷ مرویات ثبت ہیں۔ متفق علیہ ۲، صرف صحیح بخاری میں ۳ جبکہ صحیح مسلم میں ایک ہے۔

سیدنا معاذ بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو مالک بن النجار سے ہیں۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے جس کی طرف منسوب ہیں۔ ان کے والد حارث بن سواد بن مالک ہیں۔

یہ انصار میں سے ایمان لانے میں اُن اولین میں سے ہیں جن پر کسی انصاری کو تقدم حاصل نہیں۔ جنگِ بدر میں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ان کے دونوں بھائی سیدنا عوف و معوذ رضی اللہ عنہ بھی۔ یہ دونوں تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے مگر معاذ رضی اللہ عنہ دیر تک زندہ رہے۔

ابوجہل کی پنڈلی پر انہی نے تلوار ماری تھی۔ ابوجہل کے بیٹے نے ان کے شانے پر تلوار ماری، ہڈی کٹ گئی مگر بازو لٹکتا رہا، یہ اسی طرح مصروف جہاد رہے۔

جب اس مجروح ہاتھ کو انہوں نے مانع سعی جہاد سمجھا تو کئے ہوئے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبایا اور جھٹک کر علیحدہ کر دیا اور پھر بفریغت تمام دن مصروف جہاد رہے۔

ان کے سن وفات میں اختلاف ہے، بعض نے بتلایا ہے کہ یہ خلافت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۰۲ سیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح الانصاری رضی اللہ عنہ

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ دونوں بدر میں شامل تھے۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بدر میں صف بندی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں انصار کے دونوں جوان لڑکے ہیں۔ میں نے دل میں کہا: میرے برابر اگر پورے جوان ہوتے تو خوب ہوتا۔

ان میں سے ایک بولا: چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ تم کیا چاہتے ہو؟ کہا: سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ دیکھ لوں تو اسے قتل کر کے ہی چھوڑوں۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے بآہستگی یہی بات کہی۔ اتنے میں مجھے سامنے ابوجہل نظر آ گیا، میں نے دونوں سے کہا: تمہارا مطلوب وہ ہے، دونوں شہباز کی طرح جھپٹ پڑے۔ سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بیان میں بھی بازو کٹ جانے اور جھپٹ کر گرا دینے کا واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے جس طرح سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بیان میں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلواروں کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ہاں تم دونوں نے ابوجہل کو ضربات لگائی ہیں۔ سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۰۳ سیدنا معاذ بن ماعض الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

معاذ بن ماعض بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔
بدر واحد میں حاضر تھے۔ یہ شہسوار تھے، نبی کریم ﷺ نے انھیں بدر میں ابو عیاش زرقی
کا گھوڑا دلا دیا تھا جب کہ ابو عیاش گھوڑے سے گر پڑے تھے۔
واقعی اس قول میں متفرد ہیں کہ بزمعونہ کے واقعے میں شہید ہوئے۔ ①

۲۰۴ سیدنا معبد بن عباد الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

معبد بن عباد بن قیس۔ یہ قبیلہ بنو سالم بن عوف سے ہیں۔ ابو حمضہ ان کی کنیت ہے اور
کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ②

۲۰۵ سیدنا معبد بن قیس بن صخر الانصاری رضی اللہ عنہ

معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
بدر میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی بھی بدری ہیں، دونوں بھائی احد میں بھی حاضر
ہوئے۔ ③

۲۰۶ سیدنا معبد بن وہب بن عبد القیس العبیدی رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر چلا رہے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ
سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن سیدہ ہریرہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں۔ ④

① الاستیعاب: 2424. ② الاستیعاب: 2446. ③ الاستیعاب: 2449.

④ الاستیعاب: 2454.

اصحاب بدر

۲۰۷ سیدنا معتب بن بشیر بن ملیل الانصاری رضی اللہ عنہ

معتب بن بشیر (قشیر) بن ملیل بن زید بن عطف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی، احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۰۸ سیدنا معتب بن عبید بن ایاس البکوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انصار بنو ظفر کے حلیف تھے، بدر میں حاضر تھے۔ بعض نے اُن کا نام مغیث بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۰۹ سیدنا معقل بن منذر بن سرح الانصاری رضی اللہ عنہ

معقل بن منذر بن سرح بن خناس بن شان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔

عقبی ہیں، اپنے بھائی سیدنا زید بن منذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بدر میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۱۰ سیدنا معمر بن حارث القرظی الحموی رضی اللہ عنہ

معمر بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن نج۔

حاطب کے بھائی اور سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ہم شیر زادہ ہیں۔ والدہ کا نام

قبیلہ تھا۔ مواخات میں معاذ بن عفراء کے بھائی ہیں۔ بدر، احد اور جملہ مشاہد میں شامل

ہوئے اور خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 2456. ② الاستیعاب: 2458. ③ الاستیعاب: 2462.

سیدنا معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیحہ

البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

۲۱۱

انصار بنو عمرو کے حلیف تھے۔ سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے برادرِ حقیقی ہیں۔ موآخات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنایا تھا۔

عقبہ میں بھی حاضر ہوئے، بدر و احد، خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں بھی ہمرکاب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے: کاش! ہم آپ سے پہلے مر گئے ہوتے۔ معن بن عدی نے کہا: میں تو یہ پسند نہیں کرتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مر گیا ہوتا۔ اس لیے کہ میں آپ کی تصدیق آپ کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ کی زندگی میں آپ کی تصدیق کرتا رہا۔ مسیلمہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

سیدنا معن بن یزید بن اخص بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ

سیدنا معن، یزید اور اخص رضی اللہ عنہم تینوں صحابی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ②

سیدنا معوذ بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ معاذ بن عفراء کے بھائی ہیں۔ ابو جہل پر حملہ کرنے میں بھائی کے ساتھ شامل تھے، بدر میں حاضر تھے، وہیں سے خلد بریں کو سدھا گئے۔ رضی اللہ عنہ ③

سیدنا معوذ بن عفراء بن الجموح الانصاری رضی اللہ عنہ

سیدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ بھائی کے ساتھ ہی بدر میں شامل تھے۔ ابنِ اسحق نے ان کا نام اہل بدر میں ذکر نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ ④

① الاستیعاب: 2471. ② الاستیعاب: 2472. ③ الاستیعاب: 2473.

④ الاستیعاب: 2474.

صحاب پر

۲۱۵ سیدنا منیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنوعوف بن خزرج سے ہیں، بدر واحد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۱۶ سیدنا منذر بن قدامہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بنوعنم میں سے ہیں، بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۱۷ سیدنا منذر بن عرفجہ الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ

بنوعنم میں سے ہیں، بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۱۸ سیدنا منذر بن محمد بن عقبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ مالک بن اوس میں سے ہیں، بدر واحد میں حاضر ہوئے اور بڑ معونہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

۲۱۹ سیدنا نحات بن ثعلبہ بن خزیمہ البکوی رضی اللہ عنہ

نحات بن ثعلبہ بن خزیمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ۔ قوم بکئی سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ بعض نے ان کا نام (بائے موحدہ سے) نحات لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ ⑤

سیدنا نصر بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب

الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ ۲۲۰

بدر میں حاضر تھے۔ انکے والد سیدنا حارث رضی اللہ عنہ کو بھی صحابی ہونے کا شرف ہے۔ رضی اللہ عنہ ⑥

① الاستیعاب: 2567. ② الاستیعاب: 2495. ③ الاستیعاب: 2492.

④ الاستیعاب: 2497. ⑤ الاستیعاب: 2653. ⑥ الاستیعاب: 2604.

اصحاب بدر

۲۲۱ سیدنا نعمان بن ابی خزیمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بعض نے خزیمہ بن نعمان نام لکھا ہے، ابن امیہ بن برک (امراء القیس) بن ثعلبہ۔
بدر میں حاضر تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ احد میں بھی موجود تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۲۲ سیدنا نعمان بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ کے مولیٰ ہیں، بدر واحد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۲۳ سیدنا نعمان بن عبد عمرو نجاری الانصاری رضی اللہ عنہ

نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الأشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں اپنے بھائی سیدنا ضحاک بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ کی معیت میں حاضر تھے۔ یوم احد کو
شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۲۴ سیدنا نعمان بن عصر بن الربیع البکوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ انصار بنو معاویہ بن مالک کے حلیف تھے۔ بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں حاضر
ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

۲۲۵ سیدنا نعمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

مالک بن النجار کے قبیلے سے ہیں۔ انھیں نعیمان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اُن ہفتاد تن
(۷۰) میں سے ہیں جو بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر
جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے۔

① الاستیعاب: 2615. ② الاستیعاب: 2617. ③ الاستیعاب: 2618.

④ الاستیعاب: 2621.

سلطنتِ امیر معاویہ میں وفات پائی۔ ﷺ ①

سیدنا نعمان بن قوطل (بن ثعلبہ) ﷺ ۲۲۶

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا شمار اہل بدر میں کیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ احد میں بھی حاضر

تھے۔ ﷺ ⑦

سیدنا نعمان بن مالک بن ثعلبہ الانصاری ﷺ ۲۲۷

نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج۔

ثعلبہ بن دعد کو قوطل بھی کہا کرتے تھے اور ان کی اولاد کو دیوان فاروقی میں بنو قوطل

کے نام سے تحریر کیا گیا تھا۔ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

محمد بن عمارہ کا قول ہے کہ بدر میں حاضر ہونے والے نعمان الاعرج بن مالک تھے، یہ

نعمان بن مالک وہی ہیں جنہوں نے میدانِ احد کی طرف جاتے ہوئے کہا تھا: یا رسول

اللہ! اللہ کی قسم! میں جنت میں ضرور داخل ہوں گا، فرمایا: ”کیونکر؟“ عرض کی: کلمہ شہادت

پر میرا ایمان ہے اور جنگ میں سے فرار ہونا میں نہیں جانتا۔ فرمایا: ”سچ کہتے ہو“ چنانچہ

میدانِ احد ہی میں شہید ہوئے۔ ﷺ ③

سیدنا نعیمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری ﷺ ۲۲۸

نعیمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

ان کا شمار کبرائے صحابہ اور قدمائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کی

ظرافت و خوش طبعی کی حکایات بہت سی ہیں۔ ازاں جملہ ایک یہ ہے۔

اصحابِ بدر

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے بصری روانہ ہوئے۔ سیدنا نعیمان بن عمرو اور سویط بن عمرو رضی اللہ عنہما (دونوں بدری ہیں) بھی ان کے ہمراہ تھے۔ باورچی خانے کا انتظام سیدنا سویط رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔ سیدنا نعیمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے کھانا کھلا دو! سیدنا سویط رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آ لینے دو۔ سیدنا نعیمان رضی اللہ عنہ بولے: اچھا! تمہاری خبر لوں گا۔ سیدنا نعیمان رضی اللہ عنہ پاس کے گاؤں میں چلے گئے لوگوں سے کہا: میرے پاس عربی غلام ہے، زبان دراز ہے، خریدنا ہو تو خرید لو۔ لیکن وہ کہے گا کہ میں آزاد ہوں، اگر تمہیں خریدنا ہو تو اس کی بات نہ سننا ورنہ وہ اور زیادہ خراب ہو جائے گا۔

آخر دس اونٹنیوں پر بات پختہ ہو گئی۔ اونٹنیاں لے لیں اور ان لوگوں کو ساتھ لے کر کمپ میں آئے اور سویط کی طرف اشارہ کر دیا کہ غلام وہ ہے۔ یہ لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے سیدنا سویط رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم نے تجھے خرید لیا ہے۔ وہ بولے: وہ جھوٹ بولتا ہے میں تو آزاد ہوں۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تیری بات پہلے ہی سے معلوم ہو چکی ہے۔ غرض سیدنا سویط رضی اللہ عنہ کو وہ باندھ کر لے گئے۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور انہوں نے ماجرا سنا۔ تب انہوں نے سیدنا سویط رضی اللہ عنہ کو چھڑایا اور اونٹنیاں واپس کرائیں۔

انہی کی عادت تھی کہ جب کوئی نیا پھل یا نئی چیز مدینہ میں آتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آتے اور عرض کرتے کہ یہ ہدیہ ہے، پھر جب قیمت کا ان پر مطالبہ ہوتا تو دکاندار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاتے کہ اس کی قیمت دی جائے۔ آپ ہنستے اور فرماتے: وہ تو ہدیہ تھا۔ نعیمان عرض کرتے: یا رسول اللہ! میرے دل نے چاہا کہ آپ کے سوا اور کوئی نیا پھل نہ کھائے، مگر قیمت میرے پاس موجود نہیں۔ آپ ہنسا کرتے اور قیمت ادا فرمادیتے۔

کہتے ہیں کہ یہ عہد معاویہ رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۲۹ سیدنا نوفل بن ثعلبہ الانصاری السالمی الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج میں سے ہیں۔
بدر میں حاضر ہوئے اور یوم احد کو شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۳۰ سیدنا ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ

ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید۔
قوم لکی اور بنو قضاہ میں سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابو بردہ کنیت تھی اور کنیت
ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔
دیگر مشاہد میں بھی برابر حاضر ہے۔ مشہور صحابی سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں
ہیں۔ ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۳۱ سیدنا نبیل بن ویرہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن الخزرج سے ہیں۔ یہ بھی بدری ہیں اور ان کے بھائی عصمہ بن
ویرہ بھی، بعض نے کہا ہے کہ ویرہ ان کے دادا کا نام ہے اور باپ کا نام حصین بن
ویرہ ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۳۲ سیدنا ہلال بن امیہ الانصاری الواقفی رضی اللہ عنہ

یہ انصار کے قبیلہ بنو واقف سے ہیں۔ یہ ان تین میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں سے
پیچھے رہ گئے تھے اور قرآن مجید کی آیت: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ ④ میں ان کا
ذکر ہے۔ ان ہر سہ کے نام یہ ہیں: سیدنا کعب بن مالک از بنو سلمہ، مرارہ بن ربیع از

① الاستیعاب: 2641. ② الاستیعاب: 2670. ③ الاستیعاب: 2704.

④ الاستیعاب: 2689. [۹/ التوبة: ۱۱۸] "اور وہ تین لوگ جو چھوڑ دیے گئے تھے۔"

اصحاب بدر

بنو عمرو بن عوف، ہلال بن امیہ از بنو واقف۔

۲۳۳ سیدنا ہلال بن معلیٰ الانصاری الخزرجی

ہلال بن معلیٰ بن لوذان بن حارث۔

یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں مع برادر خود سیدنا رافع بن معلیٰ کے ساتھ حاضر تھے۔

۲۳۴ سیدنا ہمام بن حارث بن ضمروہ

بدر میں حاضر تھے۔ ان سے کسی روایت کا ہونا نہیں پایا گیا۔

۲۳۵ سیدنا ووقہ بن ایاس الانصاری

ووقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان۔

بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں سرور عالم کی خدمت میں حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۲۳۶ سیدنا ودیعہ بن عمرو بن جراؤ بن یربوع الجہنی

انصار کے قبیلہ بنو سواد کے حلیف ہیں۔ بدر واحد میں حاضر تھے۔

۲۳۷ سیدنا یزید بن اخنس السلمی

یہ ملک شام کے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مع والد خود و پسر خود معن غزوہ بدر میں حاضر تھے مگر اہل بدر میں ان کا نام معروف نہیں، البتہ یہ تینوں بیعت نبوی سے مشرف ضرور

① الاستیعاب: 2695. ② الاستیعاب: 2711. ③ الاستیعاب: 2742.

④ الاستیعاب: 2743.

اصحاب بدر

ہوئے۔ کثیر بن مرہ اور سلیم بن عامر نے ان سے روایات بیان کی ہیں۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۳۸ سیدنا یزید بن ثابت بن الضحاک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ مشہور صحابی سیدنا یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شامل تھے۔ احد میں ان کی شہادت اور جنگ یمامہ میں ان کا شہید ہونا مسلم ہے۔ یزید بن ثابت نے ان سے روایت بیان کی ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۳۹ سیدنا یزید بن ثعلبہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ بکلی سے ہیں، انصار بنو سالم بن عوف کے حلیف تھے۔ بیعت عقبہ یا عقبین میں حاضر تھے۔ بدری ہیں، احد میں بھی حاضر تھے، ابو عبد الرحمن کنیت سے مشہور تھے۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۴۰ سیدنا یزید بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ

یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن الحارث بن الخزرج۔ انہی کو یزید بن قثم بھی کہتے ہیں۔ مؤاخات میں سیدنا ذوالشمالین رضی اللہ عنہ مہاجر ان کے بھائی تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی روز شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ④

۲۴۱ سیدنا یزید بن عامر بن حدیدہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو سواد بن غنم میں سے ہیں۔ سب متفق ہیں کہ یہ بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں لیا ہے اور اکثر مورخین نے ان کو بدر واحد میں شمار کیا ہے۔ ابو المنذر کنیت سے معروف ہیں۔ ⑤

① الاستیعاب: 2752. ② الاستیعاب: 2761. ③ الاستیعاب: 3070.

④ الاستیعاب: 2764. ⑤ الاستیعاب: 3187.

صحابِ بدر

۲۲۲ سیدنا یزید بن منذر الانصاری رضی اللہ عنہ

یزید بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ عقبہ، بدر اور احد میں حاضر تھے۔ سلسلہ مواخات میں سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ حلیف بنو عدی المہاجر ان کے بھائی تھے۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۲۳ سیدنا ابوصرمہ الانصاری المزنی رضی اللہ عنہ

ان کے نام میں اختلاف ہے، مالک بن ابی بن انس یا مالک بن اسعد ان کا نام بتلایا گیا ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان کا شمار عمدہ شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ نمونہ درج ہے۔

لناصرم یزول الحق فیہا و اخلاق یسود بہا الفقیر
 ونصح للعشیرۃ حیث کانت اذا ملئت من الغش الصدور
 وحلم لایسوغ الجہل فیہ و اطعام اذا قحط الصبیر
 بذات یدعلیٰ ما کان فیہا نجد بہ قلیل او کثیر ②

ان سے احادیث کی بھی روایت ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۲۴ سیدنا ابو الضیاح الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

ان کا نام نعمان یا عمیر بن ثابت بتایا گیا ہے ابن نعمان بن امیہ بن امراء القیس۔ اور

① الاستیعاب: 2796. ② "ہمارے پاس ایسی تلوار ہے کہ جو حق کو غالب کرنے والی ہے اور ایسا اخلاق ہے کہ جو فقیر کو بھی بلند و بالا مرتبے پر فائز کر دے اور ایسی معاشرتی نصیحت ہے کہ جو برائی سے بھرے سینوں کو بھی صاف کر دے اور ایسی بردباری ہے جو جہالت کو گوارا نہیں کرتی اور قحط سالی میں بھی ایسا کھانا میسر ہوتا ہے کہ جیسے چوری ہے، ہمارے اندر ایسی شخصیت ہے کہ ان کا ہاتھ جس چیز میں بھی شامل ہو جائے اس میں برکت ہو جاتی ہے، وہ چیز کم ہو چاہے زیادہ۔ ③ الاستیعاب: 3044۔

اصحابِ بدر

کنیت کے ساتھ معروف ہوئے بدر، احد، خندق اور حدیبیہ میں حاضر تھے۔ جنگِ خیبر میں آبِ شمشیر سے شربتِ شہادت پیا۔ رضی اللہ عنہ ①

۲۳۵ سیدنا ابو عیسیٰ الحارثی الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے۔ خلافتِ عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال کیا۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے تھے۔ محمد بن کعب قرظی اور صالح نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہ ②

۲۳۶ سیدنا ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور صفین میں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھے۔

ان کے فرزند فضالہ بن ابو فضالہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیہوش میں سخت بیمار ہو گئے، حالت خطرناک ہو گئی۔ میرے والد نے کہا: بہتر ہے کہ ہم آپ کو مدینہ میں لے چلیں۔ یہاں تو قومِ نجیبینہ کے سوا اور کوئی جنازے پر بھی نہیں آنے والا۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس مرض میں فوت نہ ہوں گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ میری موت اس وقت ہوگی جبکہ میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین ہوگی۔ رضی اللہ عنہ ③

۲۳۷ سیدنا ابو قتادہ انصاری السلمی رضی اللہ عنہ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ”فارس رسول اللہ“ ان کا لقب تھا۔ ان کے نام میں سخت اختلاف ہے۔ حارث بن نعمان یا عمرو بن ابی کہا گیا ہے۔ بعض نے نعمان بن عمرو بتایا ہے اور بعض نے بلدمہ بن خناس۔

اصحابِ بدر

یہ مسلم ہے کہ ان کی والدہ کبشہ بنت مطہر بن حرام ہیں۔ ابن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان کا نام اہل بدر میں نہیں لکھا۔ لیکن واقدی کی تحریر اور دیگر روایات سے ثابت ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب کا اتفاق ہے کہ امیر المومنین علیؑ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ میں سات یا چھ تکبیریں ادا کی تھیں۔ اہل بدر کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جایا کرتی تھی۔ غزوہ احد میں اور دیگر مشاہد میں ہمراہ نبویؐ رہے اور خلافت علی مرتضیٰؑ میں بھی جملہ مشاہد میں جناب مرتضویؑ کی طرف سے حاضر رہے۔ ۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔^①

۲۳۸ سیدنا ابو ملیل الانصاری الضعیؑ

ابو ملیل بن ازعر بن زید بن عطف بن ضعیو۔ بدر واحد میں حاضر تھے۔^②

مست

رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مکتبہ اسلامیہ جو دعے علم دوستی کا پیغام

تذکرہ
مولانا محی الدین لکھوی
حالات • خدمات • خاندان

تالیف
محمد اسحاق حبیبی
ترجمہ
پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

موت سے سوگ تک کے تمام مسائل کا
انسانی کلوپیڈیا
کتاب الجنازہ

تالیف
پروفیسر حسنہ محمد اعظم چیمہ

ہدایۃ المصلین
فضائل نماز
(السرور)

تالیف ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان
ترجمہ و تحقیق الامام وقاص زبیر، مولانا حافظ امجد حسین

نماز کی تیاری سے لے کر نماز جمعہ و عیدین کے
فضائل پر مبنی ایک منفرد اور ایمان افروز کتاب

تقویٰ کے ثمرات
اور
گناہوں کے اثرات

تالیف
سعید بن علی بن وحفص القحطانی
مظاہر
محمد سرور عجم

عورتوں کی جینی مسائل
اور ان کا حل

تالیف ڈاکٹر حفصہ المیزان
ترجمہ ڈاکٹر رضا اللہ محمد اور شیخ ہادی حنفی و تصنیف حافظ امجد حسین
روم روز زندگی میں پیش آنے والے مسائل اور ان
کے حل پر ایک بہترین تصنیف

حسنِ اسلام

تالیف سعید بن علی بن وحفص القحطانی
مظاہر
محمد سرور عجم
ترجمہ ڈاکٹر حفصہ المیزان
روم روز زندگی میں پیش آنے والے مسائل اور ان
کے حل پر ایک بہترین تصنیف

مکتبہ اسلامیہ

لاہور ہادیہ علیہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
041-2631204 - 2641204 042-37244973 - 37232369
0300-8661763 maktabaislamiapk@gmail.com /maktabaislamia1

